Presented by www.ziaraat.com

فتنہ وضع احادیث

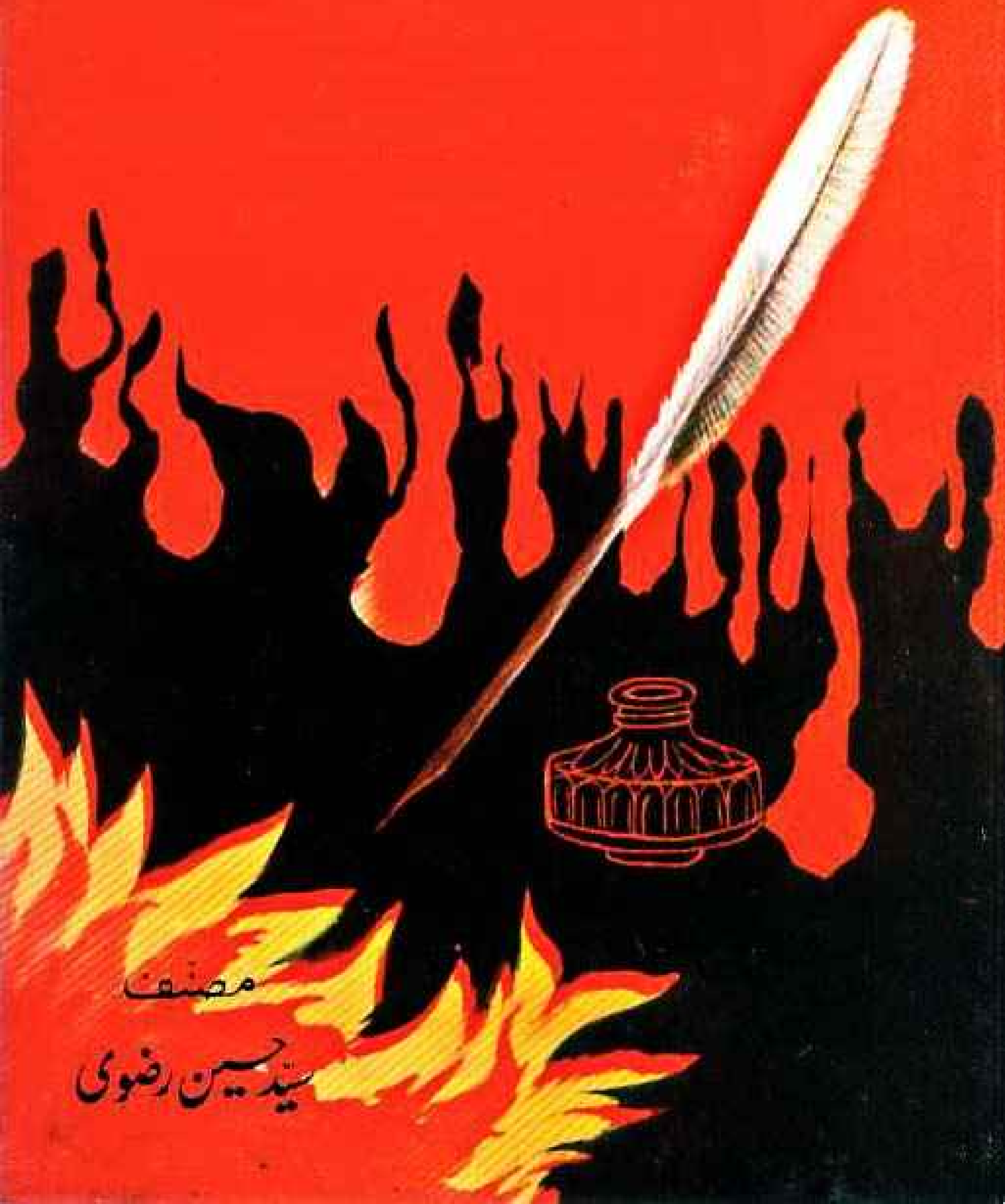

مصنف

سید حسین رضوی

Presented by www.ziaraat.com

فتنۂ وضعِ احادیث

مصنف

سید حسین رضوی

اسلام میں سب سے بڑا فتنہ جھوٹی احادیث گھڑنے سے پیدا ہوا۔ تاریخ اسلام پر روایتی و درایتی اصولوں پر مبنی ایک قابل قدر تحقیق جو پوشیدہ حقائق سے پردہ اٹھاتی ہے۔

ناشر :

رحمت اللہ بک ایجنسی

ناشران و تاجران کتب بمبئی بازار نزد خوجہ شیعہ اثنا عشری مسجد کھارادر کراچی نمبر ۲

جملہ حقوق تالیف وترجمہ بحق طابع محفوظ ہیں

نام کتاب ـــــــ فتنہ وضع احادیث
مصنف ـــــــ سید حسین رضوی
طابع ـــــــ اکبر ابن حسن
تاریخ اشاعت ـــــــ سال ۱۹۷۶ء
مطبوعہ ـــــــ المناظر پریس
تعداد ـــــــ ۵۰۰

:- ناشر -

رحمت اللہ بک ایجنسی (ناشران وتاجران کتب)
بمبئی بازار نزد خوجہ شیعہ اثنا عشری مسجد کھارادر
کراچی ۲

Presented by www.ziaraat.com

فہرست

نمبر شمار	عنوان	صفحہ نمبر
۱	دیباچہ	۴
	باب اوّل	
۲	فتنہ وضع احادیث	۷
۳	پہلا مرحلہ احادیث کو جلوانا	۱۰
۴	دوسرا مرحلہ احادیث کو بیان کرنے پر پابندی	۱۱
۵	تیسرا مرحلہ وضع احادیث	۱۳
	باب دوم	
۶	احادیث نبوی کے چند نادر نمونے	۳۱
	ضمیمہ الف	
۷	ناقابلِ اعتبار راویوں اور وضاعِ احادیث کی اجمالی فہرست	۶۰
۸	چند اصطلاحات کی تشریح	۶۱
	ضمیمہ ب	
۹	روایات احادیث جو خود اکثریت کے نزدیک ان دروغ گو راویوں نے گھڑلی ہیں۔	۱۵۴
	ضمیمہ ج	
۱۰	مشکوک کتب اور ناقابلِ اعتبار کتابیں جن کی بنیاد جھوٹے راویوں کے بیانات پر رکھی گئی ہے۔	۱۵۸

دیباچہ !

تعلیمات اسلامی حاصل کرنے کے دو ہی ذرائع ہیں۔ اوّل قرآن اور دوسرے اقوال رسولؐ یعنی احادیث نبوی۔ مسلمانوں نے قرآن کو نہ تو خود ترتیب نزول کے مطابق مدون کیا اور حضرت علیؑ نے ترتیب نزول کے مطابق نقل کر کے پیش بھی کیا تو اسے قبول نہیں کیا اور اب مگرمچھ کے آنسو بہاتے ہیں کہ کاش علیؑ کا جمع کردہ قرآن ہمیں مل جاتا تو ایک بہت بڑا علمی ذخیرہ ہاتھ آجاتا۔

رہیں احادیث رسولؐ تو ان کا حشر قرآن سے بھی بدتر ہے۔ قرآن کم سے کم پورا لکھ تو لیا گیا۔ وہ بالترتیب یا مطابق نزول نہ سہی مگر کچھ چھوٹا بھی نہیں اور نہ ہی کوئی زیادتی ہوئی ؎ مگر احادیث رسولؐ کا تو مسلمانوں نے بیڑا غرق کر دیا۔ رسولؐ کے انتقال فرماتے ہی احادیث بیان کرنے پر پابندی عائد کر دی گئی۔ جو احادیث لوگوں کے پاس لکھی ہوئی موجود تھیں ان کو بھی لے کر نذر آتش کر دیا گیا۔ نتیجہ یہ نکلا کہ قرآنی احکام کی تشریح کے لیے جب احادیث کی ضرورت پڑی تو اس خلاء کو قیاس اور جعلی حدیثوں کے ذریعہ پر کیا گیا۔ حدیث سازی کے لئے مخصوص مشاورتی کاؤنسل ترتیب دی گئی۔ واضعان حدیث کی باقاعدہ تنخواہیں مقرر کی گئیں۔

گزشتہ دور (قرون اول) کی تو بات ایک طرف، اس سلسلہ میں آج بیسویں صدی کے مسلمانوں کے خیالات و عقائد ملاحظہ ہوں۔

؎ یعنی انشاء اللہ بشرط حیات عنقریب تدوین قرآن پر ایک مکمل مقالہ ہدیہ ناظرین کر دوں گا۔

Presented by www.ziaraat.com

ایمان تو بڑی چیز ہے جھوٹ اور کذب اور غلط فعل سے نبی کی عزت ہوتی ہو تو اس وقت غلط فعل کو ایمان صدق اور عمل صالح پر ترجیح دی جائے گی۔ تاکہ نبی کی عزت ہو۔

(اقتباس از کتاب مقالات ایوبی صفحہ ۳۳۹ از محمد ایوب طبع مکتبہ رازی ۱۲۰ امیر کالونی کراچی)

ظاہر ہے کہ جب جھوٹ کا دروازہ اس طرح پاٹوں پاٹ کھول دیا جائے تو بات کہاں تک پہونچے گی۔ اس کا اندازہ لگانا ہی ناممکن ہے۔

اس طرح جھوٹی احادیث کا جو انبار لگایا گیا اور ان کو دنیائے اسلام میں حکومت کے زور اور اقتدار کے بل بوتے پر پھیلایا گیا ان سب کا تو احاطہ کرنا ممکن ہے۔ اور نہ ہی ایسی تمام جھوٹی حدیثوں کی نشاندہی کرنا ہی ممکن ہے۔

مسلمانوں میں کیسے کیسے جری اور واضعان حدیث گزرے ہیں ان میں سے چند افراد کے مختصر حالات اس کتاب میں ناظرین کو مل جائیں گے علامہ محمد طاہر گجراتی نے اپنی مشہور تصنیف "قانون الاخبار الموضوعہ والرجال الضعفاء" میں تقریباً دو ہزار ایسے اشخاص کے نام دیئے ہیں جو زندگی بھر جھوٹی حدیثیں گڑھتے رہے کسی نے ہزار تراشیں اور کسی نے دس ہزار۔

غرض ان مسلمانوں نے اسلام کی ایسی کایا پلٹی کہ اب کتابوں اور اسلامی لٹریچر میں اصل اسلام ہی نہیں ہے۔ باقی سب کچھ ہے۔ اس پر بھی اکثریت مصر ہے کہ مسلمان تو بس ہم ہیں بقیہ لوگ مسلمان ہی نہیں۔

؎ ببیں تفاوت رہ از کجا است تا بہ کجا

کتاب ہذا کے آخر میں تین ضمیمہ جات دے گئے ہیں۔ ضمیمہ الف میں ناقابل اعتبار راویوں اور واضعان حدیث کی اجمالی فہرست دی گئی ہے ضمیمہ ب میں

چند ان روایات کی نشاندہی کی گئی ہے جن کو ان دروغ گو راویوں نے گھڑا ہے۔ ضمیمہ ج میں ان مشکوک کتب کی فہرست دی گئی ہے جن کی بنیاد ان جھوٹے راویوں کی بیان کردہ روایت و احادیث پر رکھی گئی ہے۔

چونکہ ہر روایت کے ساتھ ساتھ حوالہ دے دیا گیا ہے لہٰذا کتابیات کی فہرست غیر ضروری سمجھ کر نظر انداز کر دی گئی ہے۔

سید حسین رضوی

Presented by www.ziaraat.com

فتنہ وضع احادیث

باب اوّل

فتنہ وضع احادیث کوئی نیا فتنہ نہیں ہے۔ واضعان حدیث رسول اللہؐ پر جھوٹ بولنے والے، عہد رسولؐ ہی میں منافق صحابہ کی شکل میں موجود تھے۔ فرق اتنا تھا کہ اس وقت ان میں اتنی جرأت نہیں تھی کہ وہ ان وضعی یا جعلی احادیث کی نشر و اشاعت باقاعدہ کھلے عام کر سکیں۔ یہ احادیث افواہ کی شکل میں بلا کسی سلسلہ سند کے اپنے ہی حلقہ میں پھیلائی جاتی تھیں تاکہ اصل راوی کا پتہ نہ چل سکے اور وہ پہچان نہ لیا جائے۔ رسول اللہ کو ان کی ان حرکات کا علم تھا چنانچہ آپ نے عام مسلمانوں کو اس فتنہ کی طرف مندرجہ ذیل الفاظ میں متوجہ کیا۔

"اے لوگو! خدا سے ڈرو جیسا کہ اس سے ڈرنے کا حق ہے اور مرتے دم تک مسلمان رہو اور جان لو کہ عذاب کو محیط ہے۔ معلوم کرو کہ میرے بعد فوراً ہی ایسے لوگ ظاہر ہوں گے جو میرے اوپر جھوٹ بولیں گے اور میری نسبت جھوٹی احادیث لوگوں میں بیان کریں گے اور وہ قبول کر لی جائیں گی۔ میں پناہ مانگتا ہوں خدا سے اس بات سے کہ میں خدا کی طرف سے حق کے علاوہ کچھ اور کہوں یا تم کو ایسی بات کا حکم دوں جس کا خدا نے حکم نہیں دیا یا خدا

کے سوا اور کسی کی طرف تمہیں بلاؤں۔ عنقریب یہ ظالم جان لیں گے کہ ان کا کیا حشر ہوتا ہے۔

پس عبادہ بن صامتؓ کھڑے ہوگئے اور سوال کیا کہ:۔
اے رسولؐ خدا یہ کب واقع ہوگا تاکہ ہم ان لوگوں کو پہچان لیں اور ان سے پرہیز کریں۔

آپؐ نے فرمایا۔ یہ جماعت اپنی ظاہری اسلام لانے کے دن ہی سے اپنی تیاریوں میں مشغول ہے اور تم پر وہ فوراً ظاہر ہو جائیں گے۔ جب میرا سانس یہاں تک پہنچے گا (اور آپ نے اپنے حلقوم کی طرف اشارہ کیا) عبادہ بن صامتؓ نے کہا کہ جب ایسا ہو تو ہم کیا کریں اور کس طرف پناہ لیں۔ آپ نے فرمایا میری عترت میں سے سابقین کی طرف یعنی حضرت علیؑ کی طرف۔ ان کی اطاعت کرو اور ان کے قول کو مانو۔ وہ میری نبوت کے آخذین ہیں وہ تم کو بدی سے بچائیں گے خیر کی طرف لے جائیں گے۔ وہ اہل حق ہیں، معادن صدق ہیں وہ تم میں کتاب و سنت کو زندہ کریں گے، الحاد و بدعت سے تم کو بچائیں گے۔ اہل باطل کا قلع قمع کریں گے اور جاہلوں کی طرف رخ نہیں کریں گے۔

(سید شہاب الدین۔ توضیح الدلائل علی ترجیح الفضائل)

اس کے ساتھ ہی اپنے مسلمانوں کو یہ بھی بتا دیا کہ اگر تمہارے سامنے دو متضاد احادیث آئیں تو ان میں صحیح و غلط معلوم کرنے کا آسان طریقہ کیا ہے آپ نے فرمایا:
میرے اوپر جھوٹ باندھنے والے بہت ہوں گے پس حدیث کو قرآن کے مطابق کر لیا کرو جو قرآن کے مطابق ہو اس پر تو عمل کرو جو مخالف کلام اللہ ہو اسے چھوڑ دو یعنی وہ قابل عمل درآمد نہیں ہے۔[1]

---

[1] آپ دیکھیں گے کہ جناب رسالتمآب نے گمراہی سے بچنے اور صحیح راستہ معلوم کرنے کے لیے قرآن و اہل بیت کا نام لیا ہے۔ حضورؐ نے بوقت وفات ان ہی دو (کتاب اللہ عترت) سے متمسک رہنے کی ہدایت فرمائی تھی۔ اب آپ خود ہی اندازہ لگا لیں کہ کن کن اور کتنے مسلمانوں نے اس فرمانِ نبوی پر عمل کیا اور اہل بیتؑ سے احادیث رسولؐ کو اخذ کیا یا ان احادیث کی صحت کو قرآن سے جانچا اور کتنے ان سے بے بہرہ رہے۔

Presented by www.ziaraat.com

(موعظۂ حسنہ از علامہ حائری)

چنانچہ ان لوگوں نے رسول اکرمؐ کے انتقال کے وقت آپ کی منہ در منہ حدیث رسولؐ سننے سے صاف انکار کر دیا اور آپ کی وہ پیشگوئی حرف بحرف پوری ہو گئی کہ"

یہ جماعت اپنی ظاہری اسلام لانے کے دن ہی سے اپنی تیاریوں میں مشغول ہے۔ اور تم پر وہ ظاہر ہو جائیں گے جب میرا سانس یہاں تک پہنچے گا۔ (اور آپ نے اپنے حلقوم کی طرف اشارہ کیا) (حوالہ ادبیہ گذرا)

بعد رسولؐ یہ لوگ کھل کر سامنے آ گئے اور سب سے پہلے احادیث رسولؐ کو مٹانے کی فکر کی کیونکہ اسلامی تعلیمات کا ماخذ یا تو قرآن ہے یا حدیثِ رسولؐ ان دونوں کی موجودگی منافقوں کی راہ میں ایک بڑی رکاوٹ تھی جیسے مٹانا ان کا اولین مقصد تھا۔ ان کو خوب معلوم تھا کہ اگر یہ دونوں (قرآن و حدیث) باقی رہ گئیں تو ہمارا قدم جمانا مشکل ہے۔ اور آج نہیں کل کا آنے والا مسلمان ان پر غور کریگا اور اس کو ہماری سازش اور اسلام کے اصلی رہنماؤں کا پتہ لگانے میں دیر نہ لگے گی۔

احادیث رسول ختم کرانے کے پیچھے سب سے زیادہ خطرے کا سبب تھیں کیونکہ قرآن میں تو اسلامی تعلیمات کے اصول ہی کا تذکرہ ہے۔ انکی تشریح و تفصیل احادیث رسولؐ ہی میں تھی احادیث رسولؐ کی موجودگی میں وہ قرآن کی غلط اور من مانی

تاویل بھی نہیں کر سکتے تھے۔ واقعۂ قرطاس کے دن انہوں نے حسبنا کتاب اللہ بھی سوچ کر کہا تھا کہ احادیث کی بہ نسبت قرآن کی آیات کی تاویل کر لینا آسان ہے۔ اس کے علاوہ اہل بیت علیؑ اور اولاد علیؑ کے فضائل و مناقب کا بہت بڑا ذخیرہ احادیث رسولؐ ہی کی شکل میں تھا قرآنی آیات میں بھی اہل بیت کا تذکرہ آیا تھا۔ مگر ان کی تفصیل اور ناموں کی تشریح احادیث ہی میں پائی جاتی تھی پس اس کام کو انہوں نے باقاعدہ منصوبہ بندی کے ساتھ کئی مرحلوں میں انجام دیا۔ (تفصیل ذیل میں ہے۔)

پہلا مرحلہ احادیث کو جلوانا

عہد رسولؐ ہی میں اکثر لوگوں نے احادیث رسول کو قلمبند کر لیا تھا. بلکہ خود رسول اللہؐ نے قلمبند کرا دیا تھا منجملہ اور لوگوں کے حضرت ابوبکر کے پاس بھی رسولؐ کی احادیث کا مجموعہ تحریری شکل میں موجود تھا۔ اس مجموعے کے متعلق شبلی نعمانی صاحب کا بیان ہے۔

"حضرت ابوبکر نے ۵۰۰ حدیثیں قلمبند کی تھیں لیکن پھر کچھ سوچ کر انکو آگ میں جلا دیا۔ اور کہا ممکن ہے کہ میں نے ایک شخص کو ثقہ سمجھ کر اس کی ذریعہ سے روایت کی ہو اور وہ حقیقت میں ثقہ نہ ہو" (الفاروق ص [illegible])

مندرجہ بالا الفاظ پر پھر غور کیجئے۔ یہ اس شخص کا بیان ہے جو رسول اللہؐ کا خسر ہے۔ جس نے رسولؐ کے ساتھ مکہ سے مدینہ ہجرت کی۔ ہر وقت رسول کے ساتھ رہا۔ ان (ابوبکر) کے متعلق تو یہ شبہ بھی نہیں کیا جا سکتا کہ ان کو کبھی بالواسطہ حدیثیں لکھنے کی ضرورت پیش آئی ہو گی۔ اور اگر شاذ و نادر ایک دو حدیثیں ایسی تھیں بھی تو آخر وہ کونسی مجبوری تھی کہ انہوں نے اس طویل عرصہ میں ان احادیث کی تصدیق رسولؐ سے نہیں کی یا شاید ابوبکر کے اس قول میں ایک شخص سے مراد خود ذات رسالتمآبؐ رہی ہو۔ اگر یہ

Presented by www.ziaraat.com

بات ہے تب تو حضرت ابوبکر نے ان احادیث کو نذر آتش کر دیا۔ تو بالکل ٹھیک کیا تاریخ کا بیان ہے ایک مرتبہ حضرت فاروق نے تمام صحابہ سے فرمایا کہ گھر جاؤ اور سب احادیث کا تمام ذخیرہ اٹھا لاؤ۔ جب یہ ذخیرہ جمع ہو گیا تو آپ نے تمام صحابہ کے سامنے اسے جلا دیا۔[1] (دو اسلام از غلام جیلانی برق بحوالہ الطبقات ابن سعد ج ۵ ص [illegible]۔ طبقات کے موجودہ اردو ترجمہ کی جلد (۵) ص ۱۹۲ پر یہ واقعہ موجود ہے۔

دوسرا مرحلہ احادیث کو بیان کرنے پر پابندی

اس کے بعد ہر شخص کو منع کر دیا گیا کہ کوئی شخص احادیث رسولؐ بیان نہ کرے۔ اس پر بھی اگر کسی نے کبھی کوئی حدیث بیان کر دی تو اسے حکومت نے سزا دی ڈاکٹر غلام جیلانی برق بحوالہ علامہ ذہبی بیان فرماتے ہیں۔

ایک مرتبہ حضرت عمر نے ابی بن کعب جیسے جلیل القدر صحابی کو روایت احادیث کی بنا پر پیٹنے پر تل گئے تھے۔ اور اسی جرم میں عبداللہ بن مسعود، حضرت ابوذر اور حضرت ابودرداء جیسے عظیم المرتبت اصحاب کو بند کر دیا تھا۔

(دو اسلام تذکرہ بحوالہ تذکرۃ الحفاظ از علامہ ذہبی (الفاروق شبلی ص [illegible])

فقہ اسلامی ص ۱۴۲ پر ہے

ابن علیہ نے رجاء بن ابی سلمہ سے روایت کی ہے کہ انہوں نے کہا ہم کو یہ خبر پہنچی ہے کہ امیر معاویہ کہا کرتے تھے کہ تم لوگ بھی حدیث کے ساتھ وہی طریقہ عمل اختیار کرو جو حضرت عمر کے زمانے میں جاری تھا کیونکہ انہوں نے رسولؐ کی روایت

---

[1] یہ حضرت بڑے زور و شور اور طمطراق کے ساتھ کہتے پھرتے ہیں کہ رسول اللہؐ نے اپنی احادیث کو لکھنے سے منع فرمایا تھا۔ وہ ذرا یہ بتا دیں کہ کیا یہ تمام صحابہؓ بشمول حضرت ابوبکر کے رسول اللہؐ سے سرکشی کی تھی

کرنے کے متعلق لوگوں کو دھمکیاں دی تھیں (فقہ اسلامی ص۱۴۳) [1]

نیز :-

حافظ ذہبی نے تذکرۃ الحفاظ میں مراسیل ابن ابی ملیکہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہؐ کی وفات کے بعد ابوبکر صدیق نے ان لوگوں کو جمع کیا اور فرمایا کہ تم لوگ رسول اللہ سے ایسی روایتیں کرتے ہو جن میں اختلاف ہوتا ہے [2] اور تمہارے بعد جو لوگ ہوں گے ان میں اس سے زیادہ اختلاف ہوگا تم رسولؐ سے کوئی حدیث نہ روایت کرو جو شخص تم سے سوال کرے اس سے کہو کہ ہمارے تمہارے درمیان خدا کی کتاب ہے اس کے حلال کیے ہوئے کو حلال اور اس کے حرام کیے ہوئے کو حرام سمجھو۔ (فقہ اسلامی ص۱۴۱) اور یہ کہ

حافظ ذہبی کا بیان ہے کہ شعبہ وغیرہ نے بیان سے اور بیان نے شعبی سے اور شعبی نے قرظہ بن کعب سے روایت کی ہے کہ حضرت عمر نے جب ہم کو عراق کی طرف روانہ کیا تو ساتھ ساتھ خود بھی چلے اور فرمایا تم کو معلوم ہے کہ میں کیوں تمہاری مشایعت کرتا ہوں۔ لوگوں نے کہا ہاں ہماری عزت افزائی کے لئے۔ بولے اس کے ساتھ یہ بھی ہے کہ تم ایسی آبادی کے پاس جاتے ہو جو شہد کی مکھی کی طرح گنگنا کر قرآن پڑھتے ہیں۔ تو احادیث کی روایت کر کے ان کی تلاوت قرآن میں رکاوٹ نہ پیدا کرنا۔ صرف قرآن پر بس کرو اور

بقیہ

کہ باوجود منع کرنے کے یہ تمام الجھنیں کچھ ڈالے جنہیں بعد میں جلوانا پڑے ۔

[1] معاویہ نے احادیث کے متعلق جو فرمان جاری کیا تھا وہ حضرت عمر ہی کی تقلید کرتے ہوئے جاری کیا تھا۔ (تفصیل آگے آرہی ہے)

[2] رسول کے بعد حقیقتاً احادیث میں یہ اختلاف اسی وجہ سے تھا کہ منافقوں نے وضعی احادیث کھل کر بیان کرنی شروع کر دیا تھا۔ اب وہ لوگ گریبان میں منہ ڈال کر دیکھیں جو یہ پروپیگنڈہ کرتے پھرتے ہیں کہ روایات احادیث کا اختلاف بھی سازش کا نتیجہ ہے۔ یہ تو خلافت کا پہلا ہی دور ہے۔ ابھی تو بعید کا دور باقی ہے۔ پھر بھی بخاری جلد ۲ ص۷۰۷ میں تو صاف یہ بتا دیا گیا کہ حدیثیں بنی امیہ کے ہاتھوں یا خیر یا شر ان کے ہاتھوں ہی ترتیب پائی ہیں۔

Presented by www.ziaraat.com

رسول اللہؐ سے روایت کم کرو چنانچہ جب قرظہ آئے تو لوگوں نے روایت حدیث کی کوشش کی تو انہوں نے جواب دیا کہ ہم کو عمر نے اس کی ممانعت کر دی ہے (فقہ اسلامی ص۱۴۳)

اور یہ کہ :-

ابو سلمہ کہتے ہیں ہم نے ابوھریرہ سے پوچھا کہ آپ عمر کے زمانہ میں بھی اسی طرح حدیثیں روایت کرتے تھے۔ انہوں نے کہا کہ اگر میں ایسا کرتا تو عمر مجھ کو درے سے مارتے۔ (الفاروق ص۴۹۵، نور اسلام ص۸۰)

تیسرا مرحلہ وضع احادیث

ملاحظہ فرمایا، اصل احادیث رسولؐ جلا ڈالی گئیں۔ راویوں کو احادیث رسولؐ بیان کرنے سے روکا گیا۔ اور جنہوں نے اس سلسلہ میں ذرا سی بھی بے احتیاطی برتی ان کو فوراً واقعی سزا دی گئی۔ اب چونکہ قرآن کی آیات تفصیل و تفسیر چاہتی تھیں اور وہ احادیث رسولؐ ہی میں پائی جاتی تھیں لہٰذا ان احادیث رسولؐ کی جگہ وضعی، قیاسی اور جعلی احادیث سے پر کی گئی۔ جو یہ منافقین وقتاً فوقتاً اپنے مطلب کے مطابق بنا لیا کرتے تھے۔ اور اس کا طریقہ کار یہ تھا کہ حکومت نے اپنی پارٹی پر مشتمل ایک کمیٹی بنا رکھی تھی جو احادیث اور فقہی مسائل تیار کیا کرتی تھی۔ اس پر بھی مزید احتیاط یہ کی جاتی تھی کہ اپنے خاص آدمیوں کے ذریعہ ان وضعی احادیث اور مسائل کو شائع و رائج کیا جاتا تھا۔

حامیان حکومت سے یہ امید رکھنا کہ وہ سچی بات کا صاف طور سے اقرار کریں گے ایک امر محال ہے پھر بھی عقلمند کے لئے اشارہ ہی کافی ہے۔ علامہ شبلی فرماتے ہیں۔

ایک بات اور بھی لحاظ کے قابل ہے کہ حضرت عمر نے اس بات کی بڑی احتیاط کی کہ عموماً ہر شخص تعلیم مسائل کا مجاز نہ ہو۔ مسائل بھی خاص کردہ تعلیم دیے جاتے تھے، جن میں صحابہ کا اتفاق رائے ہو جاتا تھا۔ یا جو مجمع صحابہ میں پیش ہو کر طے کر لیے جاتے ہیں۔

الفاروق شبلی ص۲۵۳

اس طرح ان منافقوں نے صحیح احادیث رسولؐ کے مقابلہ میں وضعی احادیث کا ایک پورا ذخیرہ تیار کر کے عالم اسلامی کے گوشے گوشے میں رائج و شائع کر دیا۔

حضرت علیؑ نے اپنے ایک خطبہ میں اس دور کا نقشہ یوں کھینچا ہے۔

اور منافق جو ایمان کا دعوی کرتا ہے اور آداب اسلام سے اپنے آپ کو آراستہ دکھلاتا ہے۔ حالانکہ گناہ سے پرہیز نہیں کرتا ہے بے داہ ہے۔ عمداً و دانستہ رسول خداؐ پر جھوٹ بولتا ہے۔ پس اگر لوگ ایسے منافق اور دروغ گو سمجھتے تو اس کی حدیث قبول نہ کرتے لیکن چونکہ باطن سے باخبر نہیں ہوتے لہٰذا کہتے ہیں کہ یہ اصحاب رسول خداؐ میں سے ہے اس نے آنحضرت کو دیکھا ہے اور آپ سے حدیث سنی ہے پس اس کی گفتار کو قبول کر لیتے ہیں اور بہ تحقیق خدا نے تم کو مردوم منافق سے باخبر کر دیا ہے اس کے اوصاف سے آگاہ کر دیا ہے

اسی سلسلہ میں آپ نے ان منافقوں کو یہ کہہ کر پہچنوا دیا۔

پھر یہ منافقین رسولؐ کے بعد بھی باقی رہے یہ منافقین ان پیشوایانِ گمراہ کے ساتھ جہنم کی طرف بلانے والوں کے بوسیلۂ دروغ و بہتان ساتھی بن گئے۔ پس انہیں پیشوایان گمراہ کو صاحب اختیار کار اور

Presented by www.ziaraat.com

حاکم مال و جان مردم (یعنی خلیفہ) بنا دیا۔ ان کے وسیلے سے انہوں نے (منافقوں نے) دنیا کمائی اور عام طور پر لوگ بادشاہوں اور دنیا کا ساتھ دیتے ہی ہیں۔ سوا ان لوگوں کے جنہیں خدا محفوظ رکھے۔

(ترجمہ۔ نہج البلاغہ بندری ۱۱ الف ۲۱۰)

(نوٹ از ناقل)

واضح ہو کر علیؑ نے جس وقت یہ خطبہ دیا ہے اس وقت تک بنی امیہ مملکت اسلامیہ پر مطلق العنان بادشاہ نہیں بنے تھے۔ اور خلافت راشدہ کا دور بھی ختم نہیں ہوا تھا پس وضع احادیث کی یہ وبا رسولؐ کے مرتے ہی شروع ہو گئی تھی۔ اور جیسا کہ خطبہ کے الفاظ بتاتے ہیں یہ فتنہ خود صحابہ رسولؐ نے شروع کر دیا تھا۔ یہ ضرور ہے کہ وضع احادیث کی تکمیل اموی دور میں ہوئی اور اس کے بعد یہ عبد عمر بن عبد العزیز اموی ان کی جمع اور کتابت کا کام انجام کو پہونچا [1]

علامہ شبلی نے ایک مقام پر صاف صاف تسلیم کیا ہے کہ "فن تاریخ و روایت پر جو خارجی اسباب اثر کرتے ہیں ان میں سب سے زیادہ قوی اثر حکومت کا ہوتا ہے۔ سیرت النبی (۱ ص۹۶) مگر اس جگہ انہوں نے شیخین کو بچا کر پورا زور بنی امیہ پر ڈال دیا ہے۔

لکھتے ہیں:۔

حدیثوں کی تدوین بنی امیہ کے زمانے میں ہوئی جنہوں نے پورے

---

[1] اموی دور کے بعد جب عباسی دور شروع ہوا تو انہوں نے بھی یہی پالیسی جاری رکھی۔ فرق اتنا ہوا کہ ابھی تک حدیثیں اموی حکومت کے منشا کے مطابق بنائی جاتی تھیں اب عباسیوں کے۔

۹۰ برس تک سندھ سے ایشیائے کوچک اور اندلس تک مساجد جامع میں آلِ فاطمہ کی توہین کی اور مجمع میں سرِ منبر حضرت علیؑ پر لعن کہلوایا۔ سیکڑوں ہزاروں حدیثیں امیر معاویہ کے فضائل میں بنوائیں عباسیوں کے زمانے میں ایک ایک خلیفہ کے نام بنام پیشین گوئیاں حدیثوں میں داخل ہو گئیں۔ (سیرۃ النبی (۱) ص ۶۷)

حالانکہ یہی شبلی ہیں جنہوں نے اپنی دوسری تصنیف سیرۃ النعمان میں لکھا ہے کہ وضعِ حدیث کی وبا صحابہ (خلفائے راشدین) ہی میں شروع ہو گئی تھی۔ حضرت عثمان کے عہد کی بغاوت اور اسلام میں فرقہ بندی کا حال لکھ کر آپ فرماتے ہیں: حضرت علی کی خلافت شروع ہی سے پُر آشوب رہی ان اختلافات و فتن کے ساتھ وضعِ احادیث کا سلسلہ شروع ہوا اور اگرچہ کثرت اور

انتشار زیادہ تر زمانہ مابعد میں ہوا لیکن خود صحابہ کے عہد میں اہلِ بدعت نے سیکڑوں ہزاروں حدیثیں ایجاد کر لی تھیں، زبانی روایات سے گزر کر تحریروں میں بھی جعل شروع ہو گیا تھا جو شخص چاہتا تھا قال رسول اللہ کہہ دیتا تھا۔ (سیرت النعمان ص ۱۹)

ادھر یہ سب کچھ ہو رہا تھا مگر ابھی علیؑ اولادِ علیؑ بنی ہاشم اور کچھ خالص العقیدہ اور جانثار مومن زندہ تھے۔ گو اربابِ اقتدار کی طرف سے ان پر مسلسل معاشی دباؤ ڈالا جا رہا تھا۔ ان کو مدینے سے باہر جانے یا عام اجتماع کرنے کی اجازت نہ تھی پھر بھی ان میں اتنا دم خم باقی تھا کہ ان کی موجودگی میں اگر کوئی شخص غلط بیانی کرے تو یہ اسے برملا ٹوک دیں۔ فریقِ مخالف بھی معاملہ کی سنگینی کو سمجھتا تھا۔ لہٰذا ایسے موقع پر وہ وقتی معذرت کر لینے میں کوئی عار محسوس نہ کرتا تھا لولا

Presented by www.ziaraat.com

علی، قسم کے فقرے ایسے ہی موقعے کی یادگار ہیں۔

یہی وجہ تھی کہ جب بھی کسی شخص نے ان لوگوں کے سامنے کوئی غلط حدیث رسولؐ سے منسوب کی تو قبل اس کے کہ مومنین کی طرف سے کسی شدید ردِ عمل کا اظہار ہو خود ان کی ہی پارٹی کا کوئی شخص اس راوی حدیث کی تردید کر دیتا تھا تاریخ نے ایسے بہت سے واقعات محفوظ کر لیے ہیں ان میں چند ملاحظہ ہوں۔

۱۔ محدث شاہ طاؤس کہتا ہے۔ کہ ایک دن میں حضرت عبداللہ بن عمر کے پاس بیٹھا ہوا تھا۔ کہ ایک شخص نے وتر کے متعلق ابوھریرہ کی روایت کردہ حدیث پڑھی۔ ابن عمرؓ نے فرمایا کذب ابوھریرہ (ابوھریرہ جھوٹا ہے)
(جامع بیان العلم، دو اسلام ص ۹۵)

واضح رہے کہ ان ابوھریرہ سے روایت کردہ احادیث پانچ ہزار سے کم نہیں۔

۲۔ جب عائشہ کے سامنے حضرت عبداللہ بن عمر کی یہ حدیث پڑھی گئی کہ رات کی نماز دو دو رکعت ہے۔ اور جب صبح ہو جائے تو ایک رکعت ادا کرو تو آپ نے فرمایا کذب ابن عمر (ابن عمر جھوٹا ہے) (جامع ص ۱۴۱ دو اسلام ص ۹۵)

۳۔ جب عمر بن خطاب کی یہ حدیث کہ میت پر رونے سے میت کو سزا ملتی ہے۔ حضرت عائشہ کے سامنے پیش کی گئی۔ تو آپ نے فرمایا۔ اللہ عمر پر رحم کرے کیا اس نے قرآن میں یہ آیت نہیں پڑھی کہ کوئی شخص دوسرے کے گناہوں کا بوجھ نہیں اٹھائے گا۔ (دو اسلام ص ۱۶)

نوٹ: یہ روایت مسلم نے چند صحابہ سے روایت کی ہے کہ یعنی مغیرہ بن شعبہ، نافع بن عبداللہ، عمر بن خطاب، عبداللہ بن عمر، ابو موسیٰ، انس بن

مالک سے۔ حضرت عائشہ کے قول سے یہ سب جھوٹ ثابت ہو گئے۔

۴۔ امام حسن بن علیؑ سے کسی نے شاہد و مشہود کی تفسیر پوچھی۔ جب آپ بیان کر چکے تو سائل نے کہا ابنِ عمر و ابن زبیر کی تفسیر تو کچھ اور ہے۔ فرمایا قد کذبا (ان دونوں نے جھوٹ بولا ہے)

۵۔ جب سمرہ کی یہ حدیث کہ حضور قراءت نماز میں دو مرتبہ سکتہ (ٹھہرنا وقفہ کرنا) فرمایا کرتے تھے۔ حضرت عمران بن حصین (م۔۵۲ھ) نے سنی تو کہا کذب سمرہ (سمرہ جھوٹا ہے) (دو اسلام ص۵۳ بحوالہ جامع ص۳۸)

ان جعلی اور وضعی احادیث کا اثر یہ ہوا کہ ۱۲۔۱۳ سال ہی میں عوام میں سیرۃ شیخین کی ایک نئی اصطلاح جاری ہو گئی۔ وفات حضرت عمر کے بعد مجلس شوریٰ نے جب حضرت علیؑ کو خلافت پیش کی تو اسمیں سیرت شیخین پر عمل پیرا ہونے کی شرط بھی تھی علیؑ خوب واقف تھے کہ سیرت شیخین کیا ہے۔ لہٰذا انہوں نے دنیائے اسلام کی حکومت ٹھکرا دی مگر یہ شرط منظور نہیں کی۔ نتیجہ میں حضرت عثمان برسر اقتدار آگئے۔ اور یہ ڈھرا یوں ہی چلتا رہا

قتل عثمان کے بعد اہالیان مدینہ نے ایک مرتبہ پھر حضرت علیؑ کو خلافت پیش کی اب کی بار سیرت شیخین والی شرط کا ذکر نہ تھا۔ پھر بھی احتیاطاً علیؑ نے جملہ حاضرین کے سامنے یہ واضح کر دیا کہ وہ صرف قرآن و سنتِ نبویؐ کے پابند ہونگے۔ اس شرط پر اگر لوگ تیار ہوں تو مجھے خلافت منظور ہے، ورنہ نہیں سب نے اس کا اقرار کر لیا اور کسی ایک نے بھی سیرت شیخین کا ذکر نہیں کیا۔

علیؑ چونکہ مع اپنے عقیدت مندوں کے گزشتہ ۲۵ برس سے مدینہ

Presented by www.ziaraat.com

میں عملاً نظر بندی کی زندگی بسر کر رہے تھے۔ اور اس عرصہ میں مدینہ کے اندر تبلیغِ دین کا کام جس حد تک حالات کے تحت ہو چکا تھا اس سے زیادہ ممکن نہ تھا اور اب بقیہ دنیائے اسلام پر حق واضح کرنا تھا۔ لہٰذا آپؑ نے اپنی پہلی فرصت میں مدینہ کی بجائے کوفہ مرکزِ حکومت قرار دیا۔ یہ مقام منجملہ اور باتوں کے یہ خصوصیت رکھتا تھا کہ یہ مشرقی و مغربی ممالک سے اپنی تجارتی راستہ کی گزرگاہ تھا اور دریائی راستے سے سمندر سے بھی ملا ہوا تھا تبلیغ دین اور ملکی دفاع کے لحاظ سے دنیائے اسلام میں اس سے زیادہ موزوں اور کوئی مقام نہیں تھا۔ (نوٹ از ناقل) علیؑ کے بعد امام حسینؑ کو بھی جب آوازِ حق دنیائے اسلام کو سنانے کی ضرورت پڑی تو آپ نے بھی اسی کوفہ کا انتخاب کیا تھا علی جانتے تھے کہ ان کے چاروں طرف چڑھتے سورج کے پجاریوں کی اکثریت ہے جو کسی وقت بھی ان کو چھوڑ کر دوسرے کے پیچھے جا سکتی ہے۔ لہٰذا اس قلیل عرصہ کے اندر تبلیغ دین کے سلسلہ میں آپ نے زیادہ سے زیادہ فائدہ اٹھانے کی کوئی کسر نہ اٹھا رکھی۔

علیؑ عربوں کی اس کمزوری سے واقف تھے کہ وہ ادب کے اس حد تک دلدادہ ہیں کہ قرآن نے نہایت ہی بلیغ انداز میں ان کو جرأتِ تنگ کیا مگر وہ اسے بھی نہ صرف برداشت کر گئے بلکہ اس پر یقین تک کر لیا (تاریخ نے ولید مخزومی کا قصہ محفوظ رکھا ہے جس نے اس الزام کو سن کر اپنی ماں سے تصدیق کی تھی) چنانچہ علیؑ نے نہایت فصیح و بلیغ انداز میں دعاؤں کے ذریعہ مدینہ کے لوگوں تک حق کا پیغام پہنچایا تھا کیونکہ اس کے علاوہ اور ذرائع سے وہ محروم کر دیئے گئے تھے کوفہ میں آکر آپنے بڑے بڑے طلاقی خطبے دے کر اس کام

کو انجام دیا آپ دیکھیں گے کہ جب انہوں نے اپنے سابقہ پیشروں پر نہایت سخت تنقید کی ہے تو اس کو بھی ان عربوں نے لفظ بہ لفظ محفوظ کر لیا اور یوں علی کا پیغام مخالفین اور سابق حکومتوں کے پرستاروں نے دنیائے اسلام کے گوشہ گوشہ میں پھیلا دیا۔ صرف ایک شام کا صوبہ تھا جہاں معاویہ گزشتہ ۲۰ سال سے باطل کا پروپگنڈہ کر رہا تھا اور جہاں ایک فرد بھی علی یا اہل بیت کے نام و مقام سے آشنا نہ تھا۔ وہاں جہالت کا اس حد تک دور دورہ تھا کہ جب معاویہ لشکر لے کر علیؑ سے مقابلہ کرنے کے لیے صفین کی طرف چلا تو اس نے یہ کہہ کر شاید جمعہ کو جنگ کی وجہ سے نماز جمعہ کا موقع نہ ملے لہٰذا دو دن پہلے بدھ ہی کو کیوں نہ اس فریضہ سے سبکدوشی حاصل کر لی جائے سب کو بدھ کے دن جمعہ کی نماز پڑھا دی اور کسی نے اس پر کوئی اعتراض نہیں کیا۔ غالباً وہاں اس قسم کی حدیث بھی پہلے ہی سے تیار کر لی گئی ہوگی۔

بہر حال شام کے علاقہ میں پیغام حق کے لیے سب سے پہلے عقیل بن ابو طالب نے بیڑہ اٹھایا اور اس خیال سے دربار شام میں اپنے قدم جمائے کہ معاویہ ایسا چالاک شخص بھی دھوکہ کھا گیا۔ یہ عقیل ہی کی کوششوں کا نتیجہ تھا کہ وہ شام جہاں یہ مشہور تھا کہ دنیائے اسلام میں بنی امیہ ہی رسولؐ کے نسبی رشتہ دار باقی رہ گئے ہیں۔ اور کوئی شخص علیؑ، فاطمہؑ یا حسنینؑ کو نہ جانتا تھا وہاں کے شہروں سے جب بعد واقعہ کربلا، اسیران اہل بیتؑ کا قافلہ گزرا تو ایک سے زیادہ مقامات پر شہریوں نے یزید کی فوجوں کو نہ صرف شہر میں داخل ہونے دیا بلکہ بعض جگہ تو انہوں نے سرکاری فوجیوں سے باقاعدہ مقابلہ کیا۔

اس سلسلہ کے دوسرے شخص عبداللہ بن عباس تھے۔ وہ بھی علیؑ نے نکالا ہو

Presented by www.ziaraat.com

جدا ہو گئے یہ بھی پہلے شام پہونچے مگر جب انہوں نے دیکھا کہ عقیل نے وہاں رنگ جما لیا ہے تو انہوں نے مکہ کا رخ کیا جہاں علاوہ موسم حج کے بھی سال کے تقریباً ہر ماہ میں مسلمان آتے جاتے رہتے ہیں اور اس طرح ان دونوں نے علیؑ کے مشن کو کامیاب کرنے میں مدد دی

یوں علیؑ کے دور ہی میں ہزارہا اشخاص درس گاہ علیؑ سے مختلف علوم و فنون حاصل کر کے دنیائے معمورہ کے چپہ چپہ میں پھیل چکے تھے اور اہل بیت کے دشمنوں کے قابو سے باہر تھا کہ وہ اب پیغام اہل بیتؑ کو دبا سکیں اور یہ اسی دور ہی کی برکت ہے کہ صحیح اسلامی تعلیمات آج تک باقی ہیں۔ کاش یہ دور ذرا اور طویل ہو جاتا[1]

شہادت علیؑ کے بعد مملکت اسلامیہ پر بنو امیہ پورے طور پر قابض ہو گئے ان کے دور میں وضع احادیث کا فتنہ اپنے عروج کو پہنچا۔ علامہ محمد بن عقیل بن عبداللہ کہتے ہیں۔

جس سال ۴۱ھ میں معاویہ نے امام حسنؑ سے صلح کر لی اس کے

---

[1] شاید اس دور کو کم کرنے میں قدرت کا یہ منشا رہا ہو کہ لوگ یہ نہ کہہ سکیں کہ اور مذاہب کی طرح مذہب اہل بیت بھی کسی دولت یا حکومت کا رہین منت ہے۔

اسی جگہ ایک اور شخص کا تذکرہ نامناسب نہ ہوگا۔ اور وہ ہیں علی بن موسیٰ الرضا، وقت نے آپ کو بھی مدینہ سے نکال کر دربار عباسی میں پہنچا دیا تھا۔ دشمن (مامون رشید عباسی) اسی درپے تھا کہ سیرت شیخین پر عمل کرنے کا عزم کیا تھا۔ کر کے امام رضا کی [illegible] مختلف مکانات پر نہ صرف کوئی نظر رکھتے بلکہ ان کو اپنے محل کی چار دیواری میں نظر بند رکھے مگر نتیجہ الٹا نکلا۔ اور اسی کی پوری آگہی میں ایک ایسا چل نکلا شروع ہو گیا۔ آخر کار مامون نے آپ کو زہر دے کر راستہ سے ہٹا دیا۔

بعد ہی اس نے دنیائے اسلام کے ہر گورنر، والی اور حاکم کو یہ پُر ہیبت فرمان لکھ کر روانہ کیا کہ جو شخص بھی ابو تراب (حضرت علیؑ) اور ان کے اہل بیتؑ کی فضیلت میں کوئی حدیث روایت یا

کوئی خطبہ بیان کرے گا اس سے حکومت بری الذمہ رہے گی۔ اس اعلان کا نتیجہ یہ ہوا کہ ہر شہر و دیہات میں بلکہ ہر منبر پر خطبہ اور وعظ کرنے والے کھڑے ہو کر حضرت علیؑ پر لعنت اور حضرتؑ سے تبرا کرنے لگے۔ اور حضرت کو اور حضرتؑ کے اہل بیتؑ کو برا کہنے لگے اور ان حضراتؑ کی مذمت کا سلسلہ جاری ہو گیا۔

معاویہ نے دنیائے اسلام کے کل والیوں کے نام یہ فرمان بھی جاری کیا کہ حضرت علیؑ کے کسی شیعہ کی گواہی قبول نہ کریں اور اپنی ماتحت لوگوں کو یہ فرمان بھی لکھ بھیجا کہ حضرت عثمان کو خلیفہ ماننے والے جو لوگ ان کی (عثمان کی) فضیلتیں بیان کرتے رہتے ہیں انکی بڑی عزت کرو۔ اس پر حضرت عثمان کے فضائل و مناقب کا ایک انبار لگ گیا۔ کیونکہ جو لوگ ان کی فضیلت میں کوئی بھی روایت یا حدیث لکھ کر بھیج دیتے تھے۔ انکو معاویہ کی طرف سے بڑی بڑی جاگیروں کے پروانے انعام میں پہنچ جاتے تھے۔

پھر زمانے کے بعد معاویہ نے اپنے عاملوں کو لکھ بھیجا کہ حضرت عثمان کے فضائل میں حدیثیں بہت زیادہ ہو گئیں اب سب لوگوں کو بلا کر کہو کہ صحابہ اور خلیفہ اوّل و دوم کے فضائل میں حدیثیں بیان کریں۔ اور ابو تراب (علیؑ) کی فضیلت میں کوئی شخص جو حدیث بیان کرتا ہو اس کے مقابل کی حدیث صحابہ کے لیے بھی گھڑ کر وضع کریں۔ غرض معاویہ کے یہ سب فرمان لوگوں کے

Presented by www.ziaraat.com

سامنے پڑھے گئے جس پر بکثرت ایسی جعلی حدیثیں صحابہ کے فضائل میں گڑھ دی گئیں جن کی کوئی اصلیت نہیں تھی۔ اور لوگوں نے ان موضوع حدیثوں اور ان کے

(بقیہ ص ۲۹ پر)

---

* اس طرح جعلی احادیث کا جو انبار لگا دیا گیا اور اس کو دنیائے اسلام میں حکومت کے زور پر اور اقتدار کے بل بوتے پر پھیلا دیا گیا۔ ان سب کا شمار کرنا ممکن ہے اور نہ ہی ایسی جعلی حدیثوں کی نشاندہی کرنا ہی ممکن ہے۔ صرف چند واضح احادیث نمونہ درج ذیل ہیں۔

۱۔ رسول اکرمؐ پر سب سے پہلے علیؑ ایمان لائے (عبیداللہ امرتسری ص۹۱ ص۱۱۰ ص۲۴۲ ص۳۴۵ و دیگر کتب جن میں کم کتب کے حوالے صرف میرے ہی پاس موجود ہیں)

مگر سواد اعظم نے یہ اعزاز ابو بکر کے سر منڈھنے کی کوشش کی جب ناکامی ہوئی تو یہ اعزاز یوں بانٹا گیا کہ مردوں میں ابو بکر، عورتوں میں خدیجہ الکبریٰ، بچوں میں علی اور غلاموں میں زید بن حارثہ سب سے پہلے ایمان لائے، حالانکہ ابو بکر سے قبل پچاس آدمی اسلام لا چکے تھے (طبری تاریخ جز ۲ ص۲۱۱ وغیرہ)

معلوم نہیں بیچارے اور خاص کر سانحہ واقع عثمان کا نام کیسے چوک گیا۔

۲۔ رسول اکرمؐ نے علیؑ کو صدیق اکبر اور فاروق اعظم قرار دیا تھا۔ (تاریخ خمیس جز ۲ ص۲۳۰ و دیگر کتب)

مگر اب صدیق اکبر ابو بکر کے لیے اور فاروق اعظم عمر کے لیے مستعمل ہے

۳۔ رسول اللہؐ نے علیؑ کو امیر المومنین کہا (ارجح المطالب ص۱۷۱) مگر اب یہ لفظ خلفائے مسلمین و علمائے دین کے لیے استعمال کیا جاتا ہے۔

بقیہ حاشیہ

۴- رسول اللہؐ نے سیف اللہ علیؑ کو کہا تھا (ارجح المطالب ص۳۲ و تذکرہ سبط ابن جوزی)۔

مگر اب یہ لقب خالد بن ولید کے لیے مخصوص کر دیا گیا ہے۔

۵- رسول اللہؐ نے علیؑ کا دروازہ مسجد نبوی میں کھلا رہنے دیا تھا کیونکہ قرآن نے علی اور ان کے متعلقین کو طاہر قرار دیا تھا۔ بقیہ تمام لوگوں کے دروازے جو مسجد نبوی کی طرف کھلتے تھے، بند کرا دیئے (احمد بن حنبل و مسند، دیگر کتب)

مگر مسلمانوں نے علیؑ کے دروازے کے ساتھ ساتھ ابوبکر کا دروازہ کھلا رکھنے کی روایت گڑھ دی۔ حالانکہ ابوبکر عہد رسولؐ میں (بلکہ بعد انتقال رسولؐ چھ ماہ تک) مدینہ ہی میں نہیں رہتے بلکہ اپنی سسرال مقام سنح میں مقیم رہے جو مدینہ سے ۳ میل دور تھا۔ اور پھر اپنے عہد حکومت میں مدینہ آکر مقیم ہوئے (طبقات ابن سعد جلد ۳ ص۲۲، ص۳۳، تاریخ اسلام از شوق امرتسری ص۲۹۹)

۶- قرآنی آیت ومن الناس من یشری نفسہ۔ علیؑ کی شان میں نازل ہوئی تھی (ینابیع المودۃ، ارجح المطالب وغیرہ) مگر معاویہ بن ابوسفیان اموی نے ۴ لاکھ درہم دے کر سمرہ بن جندب سے یہ حدیث بنوا کر بیان کرائی کہ یہ آیت ابن ملجم (قاتل علیؑ) کی شان میں نازل ہوئی تھی اور آیت ومن الناس من یعجبک (جو منافقوں کے بارے میں نازل ہوئی۔ اسے علیؑ کی شان میں نازل ہونا بیان کرا دیا۔ (نقش اکبر ص۱۳ خلفائے النبی ص۳۲ حاشیہ)

Presented by www.ziaraat.com

بقیہ حاشیہ

۷- حدیث ثقلین میں رسولؐ نے قرآن و اہل بیت عترت سے تمسک رہنے کی ہدایت کی تھی۔ (طبقات ابن سعد ص۲۹۹، و دیگر ۲۰ کتب اسلامی)

مسلمانوں نے اس حدیث میں قرآن تو رہنے دیا۔ لیکن بغض اہل بیت کی وجہ سے اہل بیتؑ کا لفظ ہٹا کر وہاں سنّت کا لفظ رکھ دیا۔

۸- رسولؐ نے تو علیؑ کے لئے کہا تھا کہ اگر میرے بعد نبوت ہوتی تو علیؑ نبی ہوتے (ارجح المطالب ص۱۲۳)

مگر یاران طریقت نے علیؑ کا نام ہٹا کر عمر کا نام لکھ دیا۔

۹- رسولؐ نے کہا کہ میں شہر علم ہوں اور علیؑ اس کا دروازہ ہے (حاکم مستدرک، ۵۰ دیگر کتب اسلامی) اور قرآنی حکم کہ دروازہ سے آیا کرو۔ لیکن مسلمانوں نے قرآن و حدیث کے خلاف کسی کو شہر علم کی دیوار بنایا کسی کو چھت کسی کو پرنالہ کسی کو کچھ کسی کو کچھ۔

۱۰- رسولؐ نے چار یار علیؑ، سلمانؓ، ابوذرؓ، مقدادؓ کو بتایا تھا (مشکوٰۃ ۱۲/۹ حدیث ص۵۱۶۳)

مگر اب چار یار کوئی اور ہی ہیں۔

۱۱- روایات میں علیؑ کو قاتل مرحب بتایا گیا تھا۔

مگر اب بجائے علیؑ کے محمد بن مسلمہ کو قاتل مرحب کہا جا رہا ہے۔

۱۲- قرآن وحدیث سے ثابت ہے کہ علیؑ کعبہ میں پیدا ہوئے (ازالۃ الخفا از ولی اللہ محدث دہلوی ودیگر کتب الزام النواصب بجواب القرآن ناطق ص۶۶)

مگر مسلمان حکیم بن حزام کا کعبہ میں پیدا ہونا ثابت کرنے کی فکر میں ہیں۔

۱۔ رسول اللہ نے کہا تھا اے علیؑ جو تمہاری پیروی کرے گا وہ دوزخ سے نجات پائے گا اور جو تمہارے خلاف ہوگا۔ وہ ہلاک ہو جائے گا
(ینابیع المودة صـ۱۰۹، صـ۹۰، صـ۹۷)

مسلمانوں نے حدیث بنا ڈالی کہ میرے صحابہ ستاروں کی مانند ہیں ان میں سے جس کسی کی بھی تم پیروی کروگے نجات پاجاؤ گے۔ اور معیت یہ ہے کہ وہ اس پر بھی قائم نہیں رہتے اور جب ان سے کہا جاتا ہے کہ اچھا تو علیؑ کی پیروی کرلو اور سب ایک ہو جاؤ یہ روز روز کا جھگڑا تو نپٹے کیونکہ علیؑ بالاتفاق صحابیٔ رسولؐ بھی ہیں۔ مگر وہ اس سے بھی کتراتے ہیں اور کہتے ہیں کہ اس لفظ صحابہ سے مراد شیخین (یعنی ابوبکر و عمر ہیں) گویا ان بزرگواروں کی خاطر لفظ صحابہ کے معنی بھی محدود کئے جائیں گے۔ جو وہ فرمادیں۔ ان کے قول کے سامنے قرآن و سنت اور تمام اسلامی لٹریچر سب دریا برد کر دینے کے قابل ہے

یہ فضائل و مناقب کے علاوہ اعمال و عبادات تک میں کی گئی
۔ دیکھو کتب احادیث

مسلمانوں میں کیسے کیسے جری واضعان حدیث گزرے ہیں ان میں سے چند افراد کی نشاندہی اس کتاب کے آخر میں کردی گئی ہے۔ علامہ محمد طاہر گجراتی نے اپنی مشہور تصنیف تذکرۃ الاخبار الموضوعہ والرجال الضعفا میں تقریباً دو ہزار ایسے اشخاص کے نام دیئے ہیں جو زندگی بھر جھوٹی حدیثیں گھڑتے رہے کسی نے ہزار تراشیں کسی نے دس ہزار۔

ملا علی قاری نے موضوعات کبیر میں ایک واقعہ لکھا ہے کہ ایک مرتبہ امام احمد

Presented by www.ziaraat.com

بقیہ حاشیہ

بن حنبل اور یحییٰ بن معین بغداد کے محلہ رصافہ میں نماز جمعہ ادا کرنے کے لیے تشریف لے گئے خطیب نے دوران وعظ مندرجہ ذیل حدیث بیان کی۔

میں نے احمد بن حنبل اور یحییٰ بن معین سے سنا۔ انھوں نے معمر سے معمر نے قتادہ سے قتادہ نے انس سے انس نے رسول اکرمؐ سے کہا
جب کوئی کلمہ پڑھتا ہے تو ہر لفظ سے ایک پرندہ پیدا ہوتا ہے
جس کے پر زمرد کے ہوتے ہیں اور چونچ اس کی سونے کی ہوتی ہے
تا آخر حدیث (سیرۃ النبی شبلی ج۱ ص۴۲)

وعظ کے بعد ان بزرگواروں نے خطیب سے پوچھا کہ یہ حدیث تم نے کس سے سنی کہا احمد بن حنبل اور یحییٰ سے بولے وہ تو ہم ہیں ہم نے کوئی ایسی حدیث نہیں بیان کی۔ خطیب کہنے لگا۔ اس وقت دنیائے اسلام میں (۱۷) احمد بن حنبل اور (۱۷) یحییٰ بن معین موجود ہیں۔ تم کس باغ کی مولی ہو
یہ دو بزرگ اس ملا کی دیدہ دلیری اور بے حیائی پر لعنت بھیجتے چلے گئے
(اس پورے واقعہ کے لیے دیکھو کتاب دو اسلام از ڈاکٹر غلام جیلانی برق ص۲۷۸)

عبداللہ بن محمد بن جعفر کے ذیل میزان میں ہے کہ یہ شخص حدیث کے متون معروفہ پر سندیں گھڑتا تھا۔ یعنی اصل حدیث کے الفاظ برقرار رکھتے ہوئے صرف ناموں کو بدل دیتا تھا۔ ہم نے جو اوپر چند وضعی احادیث بطور نمونہ درج کی ہیں۔ ان میں سے اکثر ایسے ہی بزرگواروں کے دماغ کی اختراع ہیں۔
روایتیں تیار کرنے کے بعد ان کا ثبوت کیونکر فراہم کیا جاتا تھا اس کا طریقہ کار بھی سن لیجیے علامہ شبلی فرماتے ہیں۔
ایک نکتہ خاص طور سے لحاظ رکھنے کے قابل ہے۔ بنو امیہ اور عباسیوں کے زمانہ میں یہ مذاق پیدا ہوگیا تھا کہ اپنے زمانہ کے

بقیہ حاشیہ

شعراء اور فصحا سے اشعار اور خطبے تصنیف کراتے اور جاہلیت یا ابتدائے اسلام کے شعراء اور خطباء کے نام سے مشہور کرتے تھے۔

• یہ وضاعی مختلف اغراض سے کی جاتی تھی زیادہ اس وجہ سے کہ ان خطبوں یا شعروں میں آنحضرتؐ کے مبعوث ہونے کی پیشگوئی یا اور کوئی بات اسلام کی تصدیق کی شامل کر دیتے تھے۔

(سیرۃ النبی شبلی ج ۱ ص ۱۹۵ — ۱۹۶ حاشیہ)

علامہ موصوف (جناب شبلی نعمانی) یہ بھی فرماتے ہیں

اکثر لوگ یہ کرتے تھے کہ قرآن مجید میں توحید اور معاد کے متعلق جو باتیں ہیں ان کے مطابق اشعار تصنیف کراتے اور سمجھتے تھے کہ اس سے اسلام کی تائید ہوگی۔ امیہ بن صلت کے نام سے جو اشعار منقول ہیں ان کو دیکھ کر صاف یقین ہو جاتا ہے کہ کسی نے قرآن مجید کو سامنے رکھ کر یہ اشعار کہے ہیں

(سیرۃ النبی شبلی ج ۱ ص ۱۹۶ حاشیہ)

واضح رہے کہ یہ خالص یہودیانہ ذہنیت اور طریقہ فکر ہے چنانچہ ہم آج بھی بائبل کے اندر یہود کا نسلی سنٹ پال (موجودہ عیسائیت کا روح رواں اور بانی) کا یہ بیان لکھا ہوا پاتے ہیں۔

اگر میرے جھوٹ کے سبب خدا کی سچائی اس کے جلال کے واسطے زیادہ ظاہر ہوئی تو پھر کیوں گنہگاروں کی طرح مجھ پر حکم دیا جاتا ہے (رومیوں باب (۳) فقرہ ۷)

گویا خدا کی سچائی اور اس کا جلال تب ہی ثابت ہو سکتا ہے جبکہ جھوٹ بولے گھڑے جائیں ورنہ نہیں۔

Presented by www.ziaraat.com

(سلسلہ جاری)

مثل دیگر دوسری چیزوں کے بیان کرنے اور ہر شخص سے روایت کرنے میں بڑی ہی جد و جہد کی یہاں تک کہ لوگوں نے ان بناوٹی جھوٹی بالکل بے اصل حدیثوں کو منبر پر بیٹھ کر پڑھنا اور سنانا شروع کیا اور مدرسہ کے معلموں کو بھی وہ بناوٹی حدیثیں دیدی گئیں انہوں نے ان حدیثوں کی تعلیم بچوں کو بھی دیدی اور ان کے دماغوں میں ان موضوعات کا زیادہ حصہ بھر دیا گیا۔ ان جعلی حدیثوں کی تعلیم لوگوں نے اپنی لڑکیوں، بیویوں خدمت گاروں اور مصاحبوں کو بھی دی۔

غرض ان تدبیروں سے بے حساب جھوٹی اور گڑھی ہوئی موضوع حدیثیں عالم وجود میں آ گئیں اور جعل سازی فریب بلکہ افترا، بہتان تک کی روایتیں ہر طرف پھیل گئیں۔ لوگ نئی نئی حدیثیں بنا کر اور اپنے دل سے روایتیں گڑھ کر اپنے حاکموں کے ہاں سرخروئی حاصل کرتے اور اس فن حدیث سازی روایت سازی کے ذریعہ بے حساب مال و متاع اور جاگیریں جائدادیں پیدا کرتے، یہاں تک کہ انہیں دنیا پرست عالموں زاہدوں اور بندہ

ان باتوں کی تصدیق علامہ ابن ابی الحدید سے بھی ہوتی ہے جسے بخوف طوالت نظر انداز کر دیا گیا ہے۔ (کتاب تقدم الخصم جلد ۴ ص ۱۶۴)

بقیہ حاشیہ

یہ تو ایک یہودی کی بات تھی اب ایک مسلمان کا قول سنیئے اور سر دھنیئے فرماتے ہیں اور ایمان تو بڑی چیز ہے جھوٹ اور کذب اور غلط نقل سے نبی کی عزت ہو تو اس وقت غلط نقل کو ایمان صدق اور عمل صالح پر ترجیح دی جائیگی (مقالات اولیٰ ص ۳۶ از محمد ایوب طبع مکتبہ ... نزد پیر الٰہی بخش کالونی کراچی)

رسول اللہ نے بالکل سچ کہا تھا کہ مسلمان یہود و نصاریٰ کے قدم بقدم چلیں گے بالشت بہ بالشت اور ہاتھ بہ ہاتھ۔ (بخاری)

زر و مال، مذہبی پیشواؤں کے ذریعہ ان من گھڑت حدیثیں اور بے بنیاد روایتیں ان ایماندار اور پابند دین حضرات تک بھی پہنچ گئیں جو جھوٹ اور بہتان کو جائز نہیں سمجھتے تھے پھر کیا تھا ان لوگوں نے اپنی سادہ لوحی سے ان مکار اور دھوکہ باز حدیث سازوں کے فریب میں مبتلا ہو کر ان جعلی اور وضعی حدیثوں کو قبول کر لیا اور گمان کیا کہ یہ سب سچی حدیثیں ہیں۔

پھر جب ۶۱ھ میں امام حسینؑ شہید کر دیئے گئے تو اس کے بعد اور بھی مذہبی لوگوں کی حالت خطرناک ہو گئی۔ جب عبدالملک خلیفہ ہوا تو شیعوں کے مصائب پہلے سے بھی بہت زیادہ ترقی کر گئے۔

جس نے خوب ترقی کرنا چاہی یہی پیشہ اختیار کر لیا کہ حضرت علیؑ اور اہل بیتؑ سے خوب دشمنی کرتا اور خلفا کی شان میں اچھی طرح جھوٹی حدیثیں بناتا اس طرح لوگوں نے صحابہ اور خلفائے ثلاثہ کی شان انکے فضائل مناقب اور سوابق میں بہت کثرت سے جھوٹی حدیثوں کا انبار لگا دیا۔ اور حضرت علیؑ کا مرتبہ کم کرنے، حضرتؑ کی شان گھٹانے بلکہ حضرتؑ کی مذمت عیب، اعتراض، طعن بدنامی، برائی اور اہانت و تحقیر کے متعلق بھی اسی کثرت سے جھوٹی حدیثیں بنائی گئیں۔ (نصائح کافیہ مطبوعہ بمبئی ص ۷۲ تا ۷۳)

غرض ان مسلمانوں نے اسلام کی ایسی کایا پلٹ کر اب کتابوں اور اسلامی لٹریچر میں اصل اسلام ہی نہیں ہے باقی سب کچھ ہے۔ اس پر بھی سواد اعظم مصر ہے کہ مسلمان تو بس ہم ہیں۔ بقیہ لوگ مسلمان ہی نہیں ہیں۔

ببیں تفاوت رہ از کجاست تا بہ کجا

Presented by www.ziaraat.com

باب دوم

احادیث نبوی کے چند نادر نمونے

پاکستان میں ایک بزرگوار ہیں ڈاکٹر غلام جیلانی برق۔ یہ پتہ نہ چل سکا کہ ان کی ڈاکٹری کی ڈگری طبی شعبہ سے متعلق ہے یا کسی علمی ریسرچ کی وجہ سے، یا محض اعزازی ہے۔ جیسا کہ بعض مقدر والوں کو بغیر محنت شاقہ اٹھائے یا پڑھے لکھے بھی مفت ہی ہاتھ لگ جاتی ہے۔ مگر اتنا پتہ چلتا ہے کہ انہوں نے قرآن و کتب احادیث صحاح وغیرہ کا مطالعہ فرمایا تو محسوس کیا کہ قرآنی اسلام اور حدیثی اسلام دو علیحدہ علیحدہ شے ہیں جن کا ایک دوسرے سے کوئی تعلق نہیں۔ بالفاظ دیگر حدیثیں، متن و معانی قرآن کے بالکل خلاف پائی جاتی ہیں لہذا قطعاً قابل اعتبار نہیں پس آپ نے قلم برداشتہ ایک کتاب تصنیف کر ڈالی جس کا نام ہے "دو اسلام" اسے کتاب منزل لاہور نے شائع کیا اور بازار میں بآسانی دستیاب ہو جاتی ہے بڑے مزے کی کتاب ہے بشرطیکہ ذرا سمجھ کر پڑھا جائے۔

چونکہ مقالہ زیر نظر بھی اسی موضوع پر ہے لہذا میں اسی کتاب سے احادیث نبوی کے چند نمونے ذیل میں درج کرتا ہوں۔ ان پر جو تبصرہ ہے وہ بھی ڈاکٹر صاحب موصوف ہی کے الفاظ میں ہے لہذا اس سلسلے میں اگر ناظرین کو

کچھ کہنا سننا ہو تو وہ ڈاکٹر صاحب موصوف ہی سے رجوع فرمائیں ۔
احقر کو اس سلسلے میں قطعاً "معذور" سمجھیں :-

۱۔ رسول اللہ فرماتے ہیں کہ جو شخص اپنی بیوی کے ساتھ مباشرت کرنے کے بعد نہاتا ہے تو اللہ تعالیٰ بہشت میں اس کیلئے سفید موتیوں کے ایک سو محل تعمیر کر دیتا ہے اور پانی کے جتنے قطرے اس کے جسم سے ٹپکتے ہیں ہر قطرہ پر اسے ایک ہزار شہیدوں کا اجر ملتا ہے ۔
(دو اسلام ص۲۸)

دیکھا آپ نے ۔ ایک شہوت زدہ ملا کے ہاں مجامعت کتنا بہشت آفرین اور محل ساز عمل ہے اور یہ بھی ملاحظہ کیا کہ اس حدیث میں ڈرامائی رنگ بھرنے کے لئے ملا کہاں کہاں پہنچا ۔ کہاں سے موتی لئے اور کس سرزمین میں محل جا بنایا ۔ اور پھر جاں سپاری اور سرفروشی جیسے بلند عمل یعنی شہادت کا کیا مضحکہ اڑایا ۔

۲۔ جب حضرت عبداللہ بن عمر کے سامنے حضرت ابو ہریرہ کے کتے والی حدیث بیان کی گئی جس کا خلاصہ یہ تھا کہ مویشیوں کی رکھوالی اور کھیتی کی حفاظت کے لئے کتے پالنا جائز ہے تو ابن عمرؓ نے فرمایا ۔ کیوں نہ ہو ابو ہریرہ کھیتوں کا مالک جو ٹھہرا ۔
(دو اسلام ص۲۳۳ بحوالہ توجیہ ص۱۰۱)

(غالباً ابو ہریرہؓ نے یہ حدیث اس وقت بنائی ہو گی جب ان کے عسرت کے دن ختم ہو چکے تھے اور وہ معاویہ کے منظور نظر ہو گئے تھے حتیٰ کہ معاویہ کے دور میں وہ اسی شہر مدینہ کے گورنر رہے جس میں وہ ایک کمبل لپیٹے فاقہ کی زندگی گزار چکے تھے اور ایک ایک ٹکڑے کے لئے دوسروں کے محتاج تھے ناقل)

Presented by www.ziaraat.com

۳۔ ملا کہتا ہے :
بلی سے محبت ایمان ہے (حدیث المقاصد سخاوی دو اسلام ص۱۳۱)

۴۔ اللہ کی راہ میں شہید ہونے سے تو صرف جنت ملتی ہے لیکن ملا نے ایک ایسا نسخہ ڈھونڈ نکالا جس سے وہ ستر انبیاء کے اعمال کا اجر حاصل کر سکتا ہے ۔
"جو مولوی کسی طالب علم کو کسی کتاب کا ایک باب بھی فی سبیل اللہ پڑھا دے تو اللہ اسے ستر انبیاء کا اجر عطا فرماتا ہے" ۔
(دو اسلام ص۱۳۱)

۵۔ اگر آپ چاہتے ہیں کہ آسمانوں کے تمام فرشتے تسبیح و تحلیل کا ثواب آپ کے حوالے کر دیں تو لیجئے یہ گر پلے باندھ لیجئے :
جب کوئی آدمی وضو کرتے وقت پاؤں کی انگلیوں میں خلال کرتا ہے تو پانی کے ہر قطرہ پر اللہ ایک فرشتہ پیدا کر دیتا ہے جو ستر زبانوں میں اللہ کی حمد و ثنا بیان کرتا ہے اور اس تسبیح کا ثواب قیامت تک اس آدمی کو پہنچتا رہتا ہے
خود ملا صاحبان عموماً ہر زبان سے کورے ہوا کرتے ہیں مگر ان کا فرشتہ ستر زبانوں (انگریزی، فرانسیسی، جاپانی چینی، روسی، پشتو وغیرہ) کا ماہر ہوتا ہے حالانکہ ہم نے یہ سنا تھا کہ جیسی روح ویسے فرشتے ۔
(دو اسلام ص۱۳۲)

۶۔ بیشک اللہ تعالیٰ کہتا پھرے کہ ہم مال و جان لئے بغیر جنت نہیں دیں گے لیکن ملا ہمیں جنت کے کئی چور دروازے بتاتا ہے

جن سے ہم وہاں تک پہنچ سکتے ہیں۔ مثلاً
اگر کوئی شخص مرنے کے بعد ایک علمی ورق بھی چھوڑ جائے تو یہ ورق اس شخص اور جہنم کے درمیان ایک دیوار بن جائے گا۔
(حدیث)

اس سے بھی آسان نسخہ لیجئے کہ
جو شخص اللہ کی خاطر بسم اللہ خوش خط لکھے اس کے تمام گناہ معاف ہو جائیں گے۔

نہ صرف خود جنت میں جانے بلکہ دوسروں کو بھی وہاں پہنچانے کا گر حاضر ہے۔

جو شخص سال بھر کسی مسجد میں سچی نیت سے اذان دیتا رہے وہ قیامت کے دن جنت کے دروازے پر کھڑا ہو جائے گا اور اسے اختیارات دیئے جائیں گے کہ جس شخص کی چاہے وہ شفاعت کرے۔

مطلب یہ ہے کہ مسجد کے بانگے کو کبھی کبھار کچھ کھلا پلا دیا کرو قیامت کے دن قطعاً کوئی نہیں پوچھے گا اور آپ اس کی شفاعت پر جنت میں پہنچ جائیں گے۔

۷۔ سرور کائناتؐ کی رحلت سے چند سال بعد امیر معاویہؓ اور حضرت علیؑ کا جھگڑا شروع ہو گیا تھا حضرت علیؑ اولی الامر اور خلیفۂ رسولؐ تھے قرآن کے سچے عامل اور رسولؐ کے صحیح پیرو۔ اولی الامر کی اطاعت فرض ہے لیکن معاویہ نے بغاوت کی اور اسلام میں لاتعداد مفاسد کا دروازہ کھول دیا۔ معاویہ کا یہ جرم ایسا تھا کہ جس کی پاداش میں وہ انتہائی سزا کے قابل تھا لیکن علمائے

Presented by www.ziaraat.com

اسلام نے ان کی تعریف میں بھی حدیثیں تراشیں مثلاً
"رسول اللہؐ فرماتے ہیں کہ اے معاویہ تو میرا میں تیرا۔"
(دو اسلام صفحہ ۱۳۷)

۸۔ چونکہ معاویہ کا پایہ تخت شام میں تھا آپ کے ایک درباری ملا نے شام کی تعریف میں یہ حدیث تیار کر ڈالی کہ
"رسول اللہؐ فرماتے ہیں کہ اللہ کا منتخب ترین ملک شام ہے"

۹۔ دور بنو امیہ کے بعد عباسی سربرآرائے خلافت ہوئے تو ملا نے ان کی تعریف میں احادیث تراشنا شروع کر دیں:
رسول اکرمؐ نے حضرت عباسؓ سے فرمایا کہ ۱۳۵ھ میں خلافت تمہاری اولاد میں منتقل ہو جائے گی اور تیرے بچوں میں سے سفاح منصور اور مہدی خلیفہ ہوں گے۔

"خلفائے عباسی ۱۳۲ھ میں برسر اقتدار آئے تھے نہ کہ ۱۳۵ھ میں پھر ان کی تعداد ۳۷ تھی جن میں مشہور ترین ہارون و مامون تھے۔ لیکن یہ حدیث تراش تین ابتدائی خلفاء کے بغیر کوئی اور نام نہ بتا سکا اس لئے کہ وہ خود خلیفہ مہدی کے زمانے کا آدمی ہوگا اور اس کی غیب دانی مہدی کے آگے نہیں چل سکتی ہو گی۔

۱۰۔ کہتے ہیں کہ ہارون الرشید کو کبوتر پالنے کا شوق تھا۔ بادشاہ کو کسی چیز کا شوق ہو اور اس پر ملا کوئی حدیث نہ گھڑے یہ کیسے ممکن ہے چنانچہ یہ حدیث تیار ہوئی کہ رسول اللہ کبوتر اڑایا کرتے تھے
"جب شاہی دربار سے نکالے ہوئے کسی ملا تک یہ حدیث پہنچی تو اس نے جواب میں حدیث ذیل تراش لی:
"رسول اللہ فرماتے ہیں کہ کبوتروں سے کھیلنا قوم لوط کا کام ہے"

۱۱ یہود گئو سالہ پرست تھے۔ یہ کسی یہود یا ہندو کی کارستانی معلوم ہوتی ہے کہ کسی ملا کو خرید کر گائے کی تقدیس پر حدیث تیار کرالی کہ

"گائے کی تعظیم کرو اس لئے کہ یہ مویشیوں کی سردار ہے اور جب سے کہ یہودیوں نے موسیٰؑ کے زمانے میں بچھڑے کی پوجا کی تھی یہ بیچاری شرم سے آسمان کی طرف سر نہ اٹھا سکی"۔

ملا صاحب کا مطلب یہ ہے کہ ہر گائے تاریخ کی ماہر ہوا کرتی ہے اسے معلوم ہے کہ موسیٰ کے زمانے میں سامری نے سونے کا گوسالہ تیار کیا تھا جس کی یہود نے پرستش شروع کر دی تھی۔ گناہ یہود نے کیا تھا لیکن شرم گائے کو آ رہی ہے اور شرم بھی اتنی کہ سر تک نہیں اٹھا سکی ورنہ اس واقعہ سے پہلے گائے کا سر ہمیشہ آسمان کی طرف رہا کرتا تھا۔

۱۲ یہ تو ہوں گے کوئی یہود کے دوست۔ ایک اب ایسے ملا کی حدیث سنئے جو یہود کو برداشت ہی نہیں کر سکتے تھے:

"جس شخص کے پاس صدقہ کے لئے کوئی چیز نہ ہو وہ یہود کو گالیاں دے لیا کرے یہی اس کا صدقہ ہے"۔

"ملا تو حدیث گھڑ کر جہنم چلا گیا لیکن اس کے نتائج آج فلسطین کے عرب بھگت رہے ہیں۔ جن یہودیوں کو گالی دینا ہماری تعلیمات کا جزو ہے وہ آج ہم پر کیوں رحم کھائیں۔ اگر وہ عربی سلطنتوں پر بم برسا رہے ہیں۔ اور ان کی بستیوں کو راکھ کا ڈھیر بنا رہے ہیں تو وہ کسی حد تک حق بجانب ہیں۔ جب ہم انہیں نجس ملعون، کشتنی و سوختنی قرار دیتے ہیں تو وہ جواباً "ہمیں کیوں نہ

Presented by www.ziaraat.com

ایسا سمجھیں۔

۱۳۔ پیروان علیؑ کو عرف عام میں شیعہ یا رافضی کہا جاتا ہے۔ یہ فرقہ عہد علی کی پیداوار ہے۔ اس کے متعلق بھی چند احادیث وضع ہوئیں۔ مثلاً

مجھے جبریل نے بتایا ہے کہ عنقریب ایک ایسا فرقہ پیدا ہو گا جو میرے صحابہ کو برا بھلا کہے گا اور اسلام سے اس کا کوئی تعلق نہیں ہوگا۔ ہم نے پوچھا اے رسول اللہؐ اس کا نام کیا ہے۔ فرمایا رافضہ جو میرے دین کو سر سے چھوڑ جائیں گے۔

۱۴۔ امام ابو حنیفہ (۸۰ھ، ۱۵۰ھ) اور امام شافعی (۱۵۰ھ، ۲۰۴ھ) بعض اجتہادی مسائل میں اختلاف رکھتے تھے چنانچہ ان کے پیرو بھی دو گروہوں میں بٹ گئے اور ایک دوسرے کی تحقیق و تذلیل پر اتر آئے۔ امام ابو حنیفہ کے کسی پیرو نے اس سلسلہ میں چند احادیث بھی وضع کیں۔ مثلاً

رسول اللہ فرماتے ہیں کہ ابو حنیفہ میری امت کا چراغ ہے۔

احادیث تراشی کا یہ سلسلہ امام ابو حنیفہ کی تعریف ہی تک محدود نہ رہا بلکہ ان بدبختوں نے تہذیب و شرافت کا لبادہ اتار کر حضرت امام شافعی جیسے عظیم المرتبت مجتہد کو گالیاں دینا شروع کر دیں۔ اور ان گالیوں کو حضور والا کی طرف منسوب کر دیا۔

"حضرت انس رسول اللہؐ سے روایت کرتے ہیں کہ عنقریب میری امت میں ایک ایسا شخص آئے گا جس کا نام ہو گا محمد بن ادریس (شافعی)۔ اور جو میری امت کے لئے شیطان سے

بڑھ کر نقصان رساں ثابت ہوگا۔

۱۵۔ اسلام کا سب سے بڑا مشن رنگ و نسل کے امتیازات کو مٹانا تھا لیکن بھلا نہ ہو ہمارے ملّا کا کہ اس نے سرورِ کائناتؐ کے مشن کو ناکام بنانے کی ہر ممکن کوشش کی۔ ایرانی و عربی کے جھگڑے اٹھائے۔ زنگی و تورانی کے فتنے کھڑے کئے۔ بھائی کو بھائی سے لڑایا اور مسلمان کو ایک تنگ نظر، متعصب، کج دماغ اور موذی قسم کا مذہبی دیوانہ بنا کر دنیا کے سامنے پیش کیا۔

"ملّا کسی دور میں بھی نہ حقائق کو دیکھ سکا اور نہ سمجھ سکا۔ اس نے رنگ و نسل کے دبے ہوئے فتنوں کو پھر جگانے کی کوشش کی۔

"رسول اللہ فرماتے ہیں کہ تم لوگ اہل عجم سے بچ کر رہو"۔

"اگر رسول کریمؐ نے ایرانیوں سے دور رہنے کی ہدایت فرمائی تھی تو صحابہ نے ان پر چڑھائی کیوں کی ان کی سلطنت کو تہ و بالا کیوں کیا حضورؐ نے سلمان فارسیؓ کو کیوں قریب آنے دیا۔ تم ان کے بخاری رازی اصفہانی، سعدی، فردوسی اور جامی پر آج کیوں نازاں ہو! اگر یہ سب کچھ درست تھا تو پھر ان کے خلاف احادیث تراشنے کا مطلب کیا؟

۱۶۔ حضورؐ فرماتے ہیں کہ اللہ کو سب سے زیادہ نفرت فارسی سے ہے خوزیہ (خوزستان کی زبان) شیطان کی زبان ہے۔ بخارا کی بولی دوزخیوں کی

لہ مگر نبہ پروری یہ ابتدا تو حضرت عمرؓ نے کی تھی۔ موطائے امام مالک ص۳۳۵ پر ہے کہ سعید بن مسیب کہتے تھے کہ عمر بن خطاب نے انکار کیا غیر ملک کے لوگوں کی میراث دلانے کا اپنے ملک والوں کو مگر جو عرب میں پیدا ہوا ہو" یوں سب سے پہلے حضرت عمرؓ نے ملکی اور غیر ملکی تعزلق قائم کی۔

Presented by www.ziaraat.com

بولی ہے اور اہل جنت عربی میں گفتگو کیا کریں گے

اب ذرا حضرت مولانا کی نوازشات اہل افریقہ پر ملاحظہ فرمائیں۔ حبشی (حبشہ کا رہنے والا) کا اگر پیٹ بھر جائے تو وہ زنا کرتا ہے اور اگر بھوکا ہو تو چور بن جاتا ہے۔

شہر یار مدینہ کے پیارے مؤذن سیدنا حضرت بلال (حبشی) اس حدیث کو سن پاتے تو کیا کہتے؟

۱۷ "رسول اللہ فرماتے ہیں کہ مسواک سے فصاحت بڑھتی ہے

چونکہ فصیح کلام منہ سے نکلتا ہے اور مسواک بھی منہ میں کیا جاتا ہے اس لئے مولانا اس سائنٹفک نتیجہ پر پہنچے کہ مسواک اور فصاحت و بلاغت کا ضرور کوئی نہ کوئی تعلق ہے۔

۱۸۔ ڈاڑھی جتنی لمبی ہو عقل اتنی ہی زیادہ ہوتی ہے۔

گو ڈاڑھی منہ پر ہوتی ہے اور عقل کا مرکز دماغ ہے لیکن مولانا کا خیال یہ ہے کہ اس کھیتی کو عقل کے چشمے سے پانی ملتا ہے۔ اسی لئے عقل کے چشمے میں پانی جتنا زیادہ ہوگا۔ داڑھی اتنی ہی لمبی ہوتی جائے گی۔ اگر گستاخی نہ ہو تو اتنا پوچھوں کہ اس معیار کے مطابق آپ کا طبقہ عقل مند ہے کہ واہ گرو کے خالصے۔

۱۹۔ اسی قسم کا ایک اور حدیث ہے کہ

"جس کی پاس عقل نہیں وہ بے دین ہے"

عقل کا معیار ہے داڑھی۔ تو گویا ڈاڑھی منڈے سب احمق اور بے دین ہیں۔ ان کے لئے جنت میں کوئی جگہ نہیں ہونی چاہئے لیکن ایک حدیث ہے کہ جنت میں زیادہ تعداد احمقوں کی ہوگی۔ لیعنی یہ احمق ڈاڑھی منڈے تو جنت میں جائیں گے۔

اور یہ لمبی داڑھی والے عقلمند جہنم میں الٹے لٹکائے جائیں گے

۲۰۔ حلوا:۔

"رسول اللہؐ کو حلوا اور شہد بہت پسند تھے۔

"مومن کے دل میں مٹھاس ہوتی ہے اسی لئے وہ حلوے کو پسند کرتا ہے"۔ جو شخص حلوہ نہیں کھائے گا وہ خدا اور رسولؐ کا نافرمان شمار ہو گا۔

۔جو شخص اپنے بھائی کو حلوے کا ایک لقمہ کھلا دے گا۔ اللہ تعالیٰ اسے عرصہ محشر میں گرمی سے بچا لے گا۔"

۲۱۔ مرغا:۔

"سفید مرغا میرا بھی دوست ہے اور میرے حبیب جبریل کا بھی"

"جو سفید مرغا پالے گا۔ اللہ تعالےٰ اسے شیطان۔ کاہن اور جادوگر کے شر سے محفوظ رکھے گا۔

"کہتے ہیں کہ کالے رنگ کا مرغا گرم ہوتا ہے اور اسے کھانے کے بعد پیچس کا ڈر رہتا ہے اس لئے مولانا نے سفید مرغا پالنے کی ہدایات نافذ فرمائیں۔

۲۲۔ حقائق حیات: عہد عباسیہ میں جب علم الحقائق مثلاً علم نباتات جمادات ریاضیات السنہ افلاک وغیرہ اسلامی ادب میں راہ پانے لگا تو ملا نے سوچا کہ کہیں یہ علمائے طبعیات بازی نہ لے جائیں اس لئے اس نے بھی حقائق حیات پر اپنے مخصوص رنگ میں روشنی ڈالنا شروع کر دی۔ گلاب کے پھول کی،

Presented by www.ziaraat.com

ماہیت سے یوں پردہ اٹھاتے ہیں:۔

رسول اللہؐ کا پسینہ یا براق کا پسینہ زمین پر گرا اور گلاب کا پودا پیدا ہو گیا۔

"کیا غضب کی تحقیق ہے جی چاہتا ہے کہ علم نباتات کا سارا دفتر اس کے سر پہ دے ماریں۔ کوئی پوچھے کہ کیا حضورؐ کی ولادت سے پہلے گلاب کا پودا دنیا میں موجود نہ تھا۔ اگر نہیں تھا تو بقراط نے (جو ولادت مسیح سے بھی صدیوں پہلے تھے) اپنی کتابوں میں گلاب کے عرق اور پھول کا ذکر کیسے کر دیا اور بحرالکاہل کے بعید ترین جزائر میں یہ پودا کیسے پیدا ہو گیا۔

۲۳۔ گندم:۔ میری امت کے بدترین لوگ وہ ہیں جو گندم کھاتے ہیں۔ اس کی وجہ غالباً یہ ہو گی کہ خود مولانا چنوں پر گزارہ کرتے ہوں گے اور یا یہ کہ گندم نے حضرت آدمؑ کو جنت سے نکلوا دیا تھا اس لئے اس ظالم غلہ پر مولانا کا غصہ برمحل ہے۔

۲۴۔ وضو کے متعلق متضاد احادیث:

۱۔ جو شخص اپنی بیوی کو چوم لے یا صرف چھو لے اس پر وضو لازم ہو جاتا ہے (دو اسلام صفحہ ۱۹۳)

۲۔ حضرت عائشہؓ فرماتی ہیں کہ رسول اللہؐ نے اپنی ازواج میں سے کسی کے بوسے لئے اور پھر وضو کئے بغیر نماز ادا فرمائی۔

۲۵۔ غسل جنابت کے متعلق متضاد احادیث:۔

۱۔ ابی بن کعب کہتے ہیں کہ میں نے رسول اللہؐ سے ایک شخص کے متعلق فتویٰ پوچھا کہ جو اپنی بیوی کے پاس بغرض مجامعت گیا۔

کام شروع کیا لیکن انزال سے پہلے ہی اس کی شہوت ختم ہو گئی فرمایا وہ تمام نجاستوں کو دھولے اور پھر وضو کرکے نماز پڑھ لے۔

(مسلم ۱۱ صفحہ ۲۸۵)

۲۔ ایک ایسے شخص کے متعلق جس نے اپنی بیوی سے مجامعت کی لیکن انزال سے پہلے ہی علحدہ ہو گیا۔ رسول اللہ نے فرمایا وہ شخص آلہ تناسل دھو کر وضو کر لے

(مسلم ۱۱ صفحہ ۲۸۵)

اب اسی مسئلہ پر موطا کا فیصلہ سنئے:

۳۔ عبدالرحمٰن بن عوف کہتے ہیں میں نے عائشہ سے پوچھا کہ کس صورت میں غسل واجب ہو جاتا ہے۔ کہا جب آلہ تناسل کا سر عورت کی شرمگاہ کے ابتدائی حصہ میں داخل ہو جائے تو غسل واجب ہو جاتا ہے

(موطا صفحہ ۱۹)

"برق صاحب کا فرمانا ہے کہ اس زمانے میں سینکڑوں صحابہ مدینہ میں موجود تھے اور عبدالرحمان بن عوف خود بھی فقیہہ صحابہ میں شمار ہوتے تھے۔ اس مضمون پر احادیث بھی لوگوں کو یاد ہوں گی۔ بایں ہمہ انہوں نے یہ کمال کیا کہ ایک نہایت نازک سا مسئلہ حضورؐ کی سب سے کم عمر زوجہ مطہرہ سے جا پوچھا کیا مدینہ بھر میں

لہ خود علامہ شبلی کو بھی تسلیم ہے کہ چھوٹ کی سزا اور نماز جنازہ کو صحابہ کے مجمع سے طے کیا گیا اور غسل جنابت کے لئے انواع طہرات کی طرف رجوع کیا گیا اور ان کی ... صفحہ

Presented by www.ziaraat.com

اس چھوٹی سی بات کو بتانے والا کوئی مرد موجود نہ تھا۔ کیا کوئی غیر مرد کسی معزز خاتون سے اس قسم کی بات دریافت کرنے کی جرأت کر سکتا ہے۔ اور اگر بالفرض یہ تسلیم بھی کر لیا جائے کہ ابن عوف یہ غلطی کر بیٹھے تھے تو حضرت عائشہ کو چاہئے تھا کہ ابن عوف کو اس جسارت پر ڈانٹتیں کہ ان کو حرم نبوی سے ایسا عریاں سوال پوچھنے کی جرأت کیسے ہوئی یا خاموشی اختیار کر لیتیں اور اگر خواہ مخواہ کوئی جواب دینا ہی تھا تو کنایہ و استعارہ سے کام لیتیں۔ یہ آلہ تناسل کا سر شرمگاہ میں داخل ہونا ایسے الفاظ ہیں جو ایک حیادار اور شریف خاتون اپنے شوہر کے سامنے بھی منہ سے نہیں نکال سکتی چہ جائیکہ غیر مردوں کے سامنے۔

نوٹ از عاقل :-

اس کے برعکس ایک صحابی سلیم نے رسول اللہؐ سے سوال کیا تھا کہ کیا عورتوں کو بھی احتلام ہوتا ہے تو چونکہ یہ سوال ام سلمہ کے گھر میں ہوا تھا لہٰذا انہوں نے سلیم کو ڈانٹا کہ تم مسئلہ پوچھتے ہو یا عورتوں کو فضیحت کرتے ہو۔

(اسوۃ الرسول صفحہ ۲۱۸ بحوالہ صحیح مسلم صفحہ ۱۴۳)

پس بحالات موجودہ دو ہی صورتیں ممکن ہیں۔ یا تو یہ واقعہ سچا ہے اور حضرت عائشہ سے واقعی یہ سوال جواب ہوئے ہیں جیسا کہ شبلی نعمانی

رائے قطعی قرار پاکر شائع کی گئی (الفاروق صفحہ ...) گویا اس سے پہلے عہد رسول میں نہ کسی چور کو سزا دی گئی نہ نماز جنازہ پڑھی گئی اور نہ کسی مسلمان نے کبھی غسل جنابت کیا جو اب یہ مسائل پوچھ پوچھ کر طے کئے جا رہے ہیں

نے بھی لکھا ہے کہ غسل جنابت کے لئے ازواج مطہرات کی طرف رجوع کیا گیا اور ان کی رائے قطعی قرار پا کر شائع کی گئی۔

(الفاروق صفحہ ۳۵)

تو یہ ماننا پڑے گا کہ شرافت و حیاداری کا جو مفہوم ڈاکٹر صاحب نے سمجھا وہ غلط ہے اور ایسا سوال جواب عورتوں سے کرنا معیوب نہیں ہے اور اگر یہ واقعہ سرے سے غلط ہے اور یقیناً غلط ہے کیونکہ حضرت ام سلمہؓ کا واقعہ لکھا جا چکا کہ کس طرح انہوں نے سلیم صحابی کو ڈانٹا حالانکہ سوال اُم سلمہؓ سے نہیں رسول اللہؐ سے کیا گیا تھا تو پھر وہ محدثین و راویان حدیث نہ شریف تھے اور نہ حیادار کہ ایسی باتیں انہوں نے حضرت عائشہ کے متعلق سنیں اور قبول کر کے اپنی کتابوں میں لکھ ماریں۔

۲۶۔ غسل کے متعلق انہی عائشہ کی ایک اور حدیث :۔

" ابو سلمہ کہتے ہیں کہ میں اور حضرت عائشہ کا بھائی حضرت عائشہ کے پاس گئے۔ ان کے بھائی نے ان سے دریافت کیا کہ رسولؐ اللہ کس طرح غسل فرمایا کرتے تھے۔ حضرت عائشہ نے پانی سے بھرا ہوا ایک برتن منگوایا جس سے آپ نے غسل کیا اور سر پہ پانی ڈالا۔ درمیان میں ایک پردہ لٹکا ہوا تھا۔

(بخاری ۱ صفحہ ۳۹)

سوال یہ ہے کہ آیا یہ دونوں اس پردہ میں سے حضرت عائشہ کو غسل کرتے ہوئے دیکھ رہے تھے۔ اگر جواب نفی میں ہے تو غسل رسولؐ کی نمائش کا مقصد کیا تھا اور اگر اثبات میں ہے تو پھر سے

وائے گر در پس امروز بود فردا اے

Presented by www.ziaraat.com

چار نا محرم آنکھیں حضرت عائشہ کو غسل کرتا دیکھیں اور امام بخاری کو نہ غیرت آئے نہ غصہ۔ اس حدیث کو قول رسولؐ سمجھ کر اپنی کتاب میں شامل کر لیں۔ کیا کوئی مسلمان یہ برداشت کر سکتا ہے کہ اس کی بیوی ایک تیلا سا پردہ تان کر سارے محلہ کے سامنے نہائے اور شرعی غسل کا طریقہ بتائے کیا رسولؐ کی اپنی آنکھیں اس منظر کو برداشت کر سکتی تھی کہ ان کی نوجوان چہیتی بیگم غیر محرموں کے سامنے نہا کر نہانے کا طریقہ بتائیں کیا حضرت عائشہ کے پاس زبان موجود نہیں تھی اور یہ کیا اتنا مشکل مسئلہ تھا کہ عملی نمونہ پیش کئے بغیر سمجھا نہیں جا سکتا تھا۔ (دو اسلام صفحہ ۲۱۳)

۲۷۔ مسئلہ تحریف قرآن :۔

بعض احادیث سے پتہ چلتا ہے کہ چند آیات پہلے قرآن میں موجود تھیں لیکن بعد میں نکال دی گئیں مثلاً

۱۔ اگر لوگ مجھے یہ نہ کہتے کہ عمر خطاب نے قرآن میں اضافہ کر دیا ہے تو میں یہ آیت اس میں شامل کر دیتا (الشیخ والشیخۃ) کہ جب کوئی بوڑھا یا بوڑھیا زنا کے مرتکب ہوں تو انہیں سنگسار کر دو۔ ہم یہ آیت قرآن میں پڑھتے رہے" (موطا صفحہ ۲۴۸)

اگر پڑھتے رہے تو نکالی کس نے اور اگر نکال دی گئی تو اللہ کا وعدہ حفاظت قرآن کیا ہوا

۲۔ عمر بن خطاب فرماتے ہیں کہ اللہ نے محمد کو رسول بنا کر بھیجا اور اس پر ایک کتاب نازل کی جس میں آیۂ رجم بھی موجود تھی (بخاری)

یعنی امام بخاری نے بھی یہ تسلیم کر لیا کہ قرآن میں آیۂ رجم موجود تھی لیکن یہ نہیں بتایا کہ وہ گئی کہاں۔

۳۔ حضرت علقمہ فرماتے ہیں کہ میں شام میں حضرت ابو درداء سے ملا تو آپ نے پوچھا کہ حضرت عبد اللہ سورۃ واللیل کی کیسے تلاوت کرتے ہیں تو

نے کہا اس طرح "واللیل اذا یغشیٰ والذکر والانثیٰ" آپ نے فرمایا۔
"خدا کی قسم میں نے رسول اللہ سے یہ آیات بالکل اسی طرح سُنی ہیں۔
اور میں اسی طرح پڑھوں گا۔ (صحیح مسلم ج۱ ص۲۶۶)

تو گویا تین جلیل القدر صحابہ نے شہادت دے دی کہ یہ آیات مذکورہ بالا صورت میں نازل ہوئیں ہیں لیکن اب قرآن شریف میں یوں درج ہیں۔ واللیل اذا یغشیٰ والنھار اذا تجلیٰ وما خلق الذکر والانثیٰ۔ اب اس کو صحیح تسلیم کریں۔ ان صحابہ کو یا صحیح مسلم کو یا قرآن شریف کو؟ اسی قسم کی ایک حدیث اور سنئے۔ واقعہ یوں ہے کہ حضور نے اصحاب صُفّہ میں سے چند حضرات کو اہل نجد کے پاس تبلیغ اسلام کے لئے بھیجا جب وہ بیر معونہ (مکہ اور عسفان کے درمیان ایک مقام) میں پہونچے تو عامر بن طفیل رعل، ذکوان وغیرہ نے انہیں قتل کر ڈالا حضرت انس سے ایک روایت کی گئی ہے کہ ان لوگوں کے متعلق مندرجہ ذیل آیۃ اُتری تھی۔

۴۔ بلغوان قد لقینا ربنا فرضی عنا ورضینا عنہ۔ ہماری قوم سے کہہ دو کہ ہم اللہ سے اس حال میں ملے کہ وہ ہم سے خوش تھا اور ہم اس سے۔ (بخاری ۲/۹۳ + صحیح مسلم ۱/۲۳۷)

اگر یہ آیت واقعی نازل ہوئی تھی تو مسلمانوں کی حوصلہ افزائی کے لئے اس کا باقی رہنا ضروری تھا۔ قرآن شریف میں غزوات اور اس قسم کے دیگر واقعات کے متعلق بیسیوں آیات نازل ہوئیں جو بعینہٖ محفوظ ہیں اور ان میں سے ایک حرف بھی منسوخ نہیں ہوا۔ اس آیت میں کیا خاص بات تھی کہ پہلے اُتری اور پھر منسوخ ہو گئی۔ کیا ہم تنسیخ کی وجہ یہ سمجھیں کہ یہ شہدا اس تعریف کے قابل نہ تھے یا اس آیۃ قرآنی سے آئندہ

Presented by www.ziaraat.com

نسلوں پر کوئی بُرا اثر پڑتا تھا۔

چلتے چلتے اس نوعیت کی ایک اور حدیث بھی سُنتے جائیے۔

۵۔ براء بن عازب سے روایت ہے کہ پہلے یہ آیت اتری کہ "حافظو علی الصلوات وصلوٰۃ العصر" پھر کچھ عرصہ تک ہم اسے پڑھتے رہے پھر منسوخ ہو گئی۔ اور اس کی جگہ یہ نازل ہوئی:

"حافظوا علی الصّلوات والصّلوٰۃ العصر"

تقریباً تمام مفسرین اور بڑے بڑے صحابہ صلوٰۃ الوسطیٰ کے معنی صلوٰۃ العصر لکھتے آئے ہیں۔ سمجھ میں نہیں آتا کہ اللہ کو صلوٰۃ العصر منسوخ کر کے صلوٰۃ الوسطیٰ نازل کرنے کی ضرورت کیوں پیش آئی تھی۔

۲۸۔ ڈاکٹر صاحب قرآنی آیۃ انک لعلیٰ خلق عظیم (اے رسول تمہارا کردار عظیم الشان ہے) اور حدیث رسولؐ کہ بعثت لاتمم مکارم الاخلاق مجھے اخلاق کی تکمیل کے لئے بھیجا گیا ہے (موطا ص۲۵۹) کو لکھنے کے بعد لکھتے ہیں کہ،

"لیکن بعض ایسی احادیث ہیں جو کائنات کے اس محسنِ اعظم کا کردار نہایت بھیانک شکل میں پیش کرتی ہیں اتنا بھیانک کہ ہم شرم سے کسی کو بتا بھی نہ سکیں۔ درست کہا تھا مولانا عبید اللہ سندھی مرحوم نے کہ میں کسی نو مسلم یوروپین کو صحیح بخاری نہیں پڑھا سکتا اور اس کی وجہ میں مجلس عام میں نہیں بتا سکتا۔ (الفرقان)
(ولی اللہ ص۲۸۵)

وہ وجہ کیا تھی۔ آیئے آج ہم اس کی تفصیل پیش کرتے ہیں۔
صحیح بخاری کی ایک حدیث ہے۔ حضرت عائشہ فرماتی ہیں کہ حضورؐ روزہ رکھ کر اپنی ازواج کے بوسے لیتے اور ان سے مباشرت

فرمایا کرتے تھے ۔ بخاری ص ۳۰۳

مباشرت کے معنی ہیں مجامعت بوس وکنار۔ مولانا شبیر احمد عثمانی کی زبانی سنئے آپ صحیح مسلم کی اس حدیث کی وضاحت کرتے ہوئے فتح الملہم میں فرماتے ہیں،

"آپ روزہ رکھ کر عورت کے ساتھ ناف سے اوپر اور گھٹنے کے نیچے مباشرت کر سکتے ہیں یعنی اسے چھو سکتے ہیں۔ چوم سکتے ہیں گلے لگا سکتے ہیں۔ اور سوائے آلۂ تناسل کا استعمال کر سکتے ہیں"[1]

(فتح الملہم [illegible])

• یہ حدیث قرآن سے ٹکراتی ہے قرآن کہتا ہے: احل لکم لیلۃ الصیام الرفث الی نسائکم ...... باشروھن یعنی صرف رات کے وقت مباشرت کی اجازت ہے۔ لیکن یہ حدیث کھلی چھٹی دیتی ہے۔ کہ دن ہو یا رات کام چلاتے چلو۔

• گناہ اور محرک گناہ ہر دو سے بچنا ضروری ہے۔ ایک بدمعاش کی

---

[1] ڈاکٹر صاحب اسی کتاب فتح الملہم ص[illegible] سے ایک اور حدیث جناب حذیفہ سے نقل کرتے ہیں کہ روزہ رکھ کر جو شخص بیوی کا تصور بھی باندھے اس کا روزہ ٹوٹ جاتا ہے پھر خود ہی کہتے ہیں کہ

دیکھا آپ نے ہمارے صحیح الفکر علماء اس مباشرت کے کس قدر مخالف تھے۔ اب ڈاکٹر صاحب کو کون سمجھائے کہ جناب متذکرہ بالا حدیث اور حذیفہ والی حدیث دونوں مولانا شبیر احمد عثمانی صاحب ہی نے لکھ دی ہیں۔ وہاں تو آپ مذاق اڑا رہے تھے اور اس جگہ مولانا کو صحیح الفکر علماء کا خطاب بھی دے رہے ہیں۔ ہے نا ایک بام دو ہوا والی بات!

Presented by www.ziaraat.com

مجلس اسی لیے بری ہے۔ کہ وہ محرک گناہ ہے۔ کسی رنڈی کے ان گانا سننا اسی لیے معیوب ہے کہ وہ محرک بنتا ہے۔ کیا رمضان میں بوس وکنار، جماع کا شدید محرک نہیں۔ اپنے آپ کو دیکھو۔ اور انصاف کہو کہ کیا آج تک کوئی شوہر بیوی کو چومتے چاٹتے اور گلے لگاتے کے بعد جماع سے بچ سکا ہے۔

روزہ میں بوس وکنار کی ترغیب دینا اور پھر اس کے نتائج پر قابل عقوبت ٹھہرانا عجیب قسم کا مذاق ہے۔

• امام بخاری نے تو صرف بوس وکنار اور گھٹنوں سے نیچے استعمال تک کی اجازت دی تھی۔ ابوداؤد ایک قدم اور آگے نکل گئے۔ کہتے ہیں حضرت عائشہ فرماتی ہیں کہ رسول اللہ روزہ رکھ کر مجھے چومتے، اور میری زبان چوستے تھے۔

• پھر نہ صرف خود (حضرت عائشہ) اس فعل کا ارتکاب کیا کرتی ہیں، بلکہ دوسروں کو بھی ترغیب دیتی ہیں۔

"عائشہ بنت طلحہ حضرت عائشہ کے پاس بیٹھی ہوئی تھیں کہ اوپر سے ان کا شوہر عبداللہ، حضرت ابوبکر کا پوتا آیا، اس نے روزہ رکھا ہوا تھا۔ حضرت عائشہ فرمانے لگیں تمہیں اپنی بیوی کے ساتھ چھیڑ چھاڑ اور اسے چومنے سے کیا چیز روک رہی ہے۔ پوچھا کہ کیا روزہ کی حالت میں ایسا کر سکتا ہوں کہا ہاں۔ (موطا، امام مالک ص[illegible])

• ڈاکٹر صاحب فرماتے ہیں ہم کیسے تسلیم کریں کہ حضرت عائشہ

غیر مردوں کو اپنے گھر میں اور وہ بھی روزہ کی حالت میں بوس و کنار کی ترغیب دیتی تھیں. کیا اس کام کے لیے رات کافی نہ تھی. کیا روزہ میں بوس و کنار اتنا ضروری فعل تھا کہ اگر رہ جاتا تو ساری امت پر تباہی آجاتی. یہ میں تسلیم کرتا ہوں کہ احکام اسلام کی تبلیغ ازواج مطہرات کا بھی کام تھا. لیکن حضرت عائشہ کو کیا پڑی تھی کہ مباشرت کی تلقین کرتی پھریں.

۲۹۔ قرآن شریف میں حکم ہے کہ حالت حیض میں عورت کے قریب بھی نہ جاؤ۔ یہاں تک کہ وہ پاک ہو جائیں۔ مگر بخاری میں ہے کہ۔

"حضرت عائشہ فرماتی ہیں کہ حیض کی حالت میں رسول اللہ مجھے تہ پوش پہننے کا حکم دیتے تھے اور اس کے بعد مباشرت کرتے۔ بخاری کتاب الحیض ج ۱ ص ۴۴

اس سے اگلی حدیث کا ترجمہ یہ ہے

"حضرت عائشہ فرماتی ہیں کہ جب حضور حیض کی حالت میں مباشرت کا ارادہ فرماتے تو پہلے ایک تہ پوش پہنا دیتے اور پھر مباشرت کرتے۔

یہ ہے ترتیب اور دور کی تشریح حدیث میں۔ (دو اسلام ص ۲۴۹)

"ہمارے علماء کہتے ہیں کہ یہ حدیث در اصل یہود کی تردید تھی جو دوران حیض میں عورت کو نجس سمجھ کر اس سے چھو جانا بھی گناہ سمجھتے تھے. مان لیا اس تردید کے لیے اتنا ہی کافی تھا کہ عورت حیض میں ناپاک نہیں ہوتی آپ اس کا پکایا ہوا کھانا کھا سکتے ہیں اس کے ہاتھ سے پانی لے کر پی سکتے ہیں وہ ہر چیز کو چھو سکتی ہے وغیرہ وغیرہ کیا مباشرت کیے بغیر یہودی عقیدہ کی تردید نہیں ہو سکتی تھی۔

نوٹ از ناقل:

گویا ڈاکٹر صاحب کے خیال میں خدا نے آیت بابتہ حیض کچھ غلط الفاظ

Presented by www.ziaraat.com

میں نازل کر دی۔ اسے صرف یہ کہہ دینا چاہیے تھا کہ حیض کی حالت میں عورت ناپاک نہیں ہوتی اور آپ اس کا چھوا ہوا کھا پی سکتے ہیں یہ تو کو چند احادیث اور ملا پر اعتراض کرتے کرتے اب قرآن میں بھی کچھ نقص نظر آنے لگا. لیکن بچارے ڈاکٹر صاحب بھی کیا کریں۔ خوف زدہ انسان اپنے سائے سے بھی ڈرنے لگتا ہے۔ ان جعلی اور اخلاق سوز احادیث کو پڑھ کر ان کا دماغ ماؤف ہو گیا۔ اور اب وہ بچارے قرآن سے بھی بدظن ہو جائیں تو وہ معذور سمجھے جا سکتے ہیں۔ نہ یہ بدبخت لوگ احادیث رسولؐ کی یہ درگت بناتے اور نہ یہ نوبت آتی۔

۳۰۔ کردار رسولؐ پر ایک اور چوٹ۔ بخاری کی حدیث ہے۔

حضرت عائشہ فرماتی ہیں کہ میں اور رسول اللہؐ ایک ہی برتن میں نہاتے تھے۔" (بخاری ج ۱ ص ۳۹)

اس حدیث کی تشریح مسلم نے یوں کی ہے۔

مجامعت کے بعد میں اور رسول اللہؐ ایک ہی برتن سے غسل کرتے تھے. اور اس برتن میں (جس میں پانی بھرا ہوتا تھا.) باری باری ہاتھ ڈالتے تھے. (مسلم ج ۱ ص ۱۴۳)

مطلب یہ ہوا کہ حضورؐ ازواج کے ہمراہ برہنہ غسل فرمایا کرتے تھے. دنیا میں کوئی عورت یہ برداشت نہیں کر سکتی کہ وقت مباشرت کے علاوہ اس کا شوہر اسے برہنہ دیکھے پھر ہم سرور کائناتؐ اور ان کی ازواج مطہرات (صرف عائشہ کہیئے) کے متعلق یہ کیسے تسلیم کر لیں کہ وہ اکٹھے غسل فرمایا کرتے تھے. میں یہ مانتا ہوں کہ شرعاً اس میں کوئی جرم نہیں لیکن ان احادیث کو پڑھ کر حضورؐ کی جو تصویر دماغ میں تیار ہوتی ہے

وہ برداشت نہیں کی جاسکتی۔ ہم دشمنوں کو یہ کہنے کا کیوں موقع
دیں کہ مسلمانوں کے پیغمبر اپنی نوعمر بیگم کے ساتھ برہنہ نہایا کرتے تھے
ڈاکٹر صاحب مزید فرماتے ہیں۔ بعض افعال درحقیقت معیوب نہیں
ہوتے لیکن ان کا ارتکاب بعض افراد سے معیوب نظر آتا ہے۔ بازار
میں کھڑے ہو کر باتیں کرنا اور قہقہے لگانا فی نفسہ بُرا نہیں لیکن قائد اعظم
اور ڈاکٹر اقبال کے لئے یہ چیز یقیناً بُری ہوگی۔ اپنی بیوی کے ہمراہ نہانا
بُرا نہیں لیکن ایک مقدس ہستی ایک اولوالعزم رہبر اور تہذیب و
اخلاق کے معلم اعظم کو یہ چیز نہیں سجتی۔

۳۱۔ مسئلہ زیر بحث یہ ہے کہ انزال سے پہلے غسل ضروری ہے یا نہیں؟
"ابوہریرہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہؐ نے فرمایا کہ جب کوئی مرد
عورت کی ٹانگوں کے درمیان بیٹھ کر زور لگانا شروع کر دے
تو اس کے لیے نہانا ضروری ہو جاتا ہے۔ خواہ انزال ہو یا نہ ہو۔"
"اس بحث کو جانے دیجئے کہ کن احادیث کی رو سے غسل ضروری نہیں حدیث
کی زبان دیکھئے ماشاءاللہ کتنی پاکیزہ و شستہ ہے۔ (بحث ۱۵ میں گزر چکی ہے)

۳۲۔ حضرت صفیہ کا نکاح کیسے ہوا حضرت انس فرماتے ہیں۔
"پھر ہم خیبر میں آئے جب اللہ کے فضل و کرم سے حضورؐ نے
خیبر فتح کر لیا تو کسی نے کہا صفیہ بنت حیی بہت خوب صورت لڑکی
ہے اس کا خاوند جنگ میں مر چکا ہے اور وہ ابھی دولہن ہے
یہ سن کر رسول اللہؐ نے اسے اپنے لیے پسند کر لیا"
"یعنی رسول اللہؐ نے کسی اور خیال سے نہیں بلکہ صفیہ کے شہرت حسن سن کر
اسے اپنے حرم میں داخل کر لیا تھا۔ اتنا کہہ کر ڈاکٹر صاحب اس حدیث تراش

Presented by www.ziaraat.com

(انس خادم رسول اللہؐ پر برس پڑے۔ فرماتے ہیں۔
"حدیث تراشو! اگر تم اللہ کے غضب سے بچ گئے تو حسین کے
قاتلوں سے کوئی باز پرس نہیں ہوگی۔ یزید نے حسینؑ پر حملہ کیا تھا
اور تم نے جد حسین کی عزت پر، یزید نے رسولؐ کی جسمانی یادگار مٹایا
تھا اور تم نے اس کی روحانی میراث یعنی اسلام کا بیڑا غرق کیا
یزید نے اولاد حسینؑ کو پانی سے محروم کیا تھا، اور تم نے اولاد
رسولؐ (امت) سے چشمہ حیواں (قرآن مجید) چھین لیا کہو رسولؐ کو
کیا منہ دکھاؤ گے۔

۳۳۔ رسولؐ کے متعلق ایک حدیث ہے کہ۔
"وہ کہتے ہیں کہ مجھے انس بن مالک نے بتایا کہ رسول کریمؐ دن
ہو یا رات ایک ہی وقت میں اپنی گیارہ بیویوں سے مجامعت فرمایا
کرتے تھے میں نے پوچھا کہ رسول اللہؐ میں اتنی طاقت تھی۔ کہا آپؐ
میں تیس مردوں کی طاقت موجود تھی۔ (دو اسلام ص ۳۲۴ بحوالہ بخاری)
"اب حضرت عائشہ کا فرمان بھی سن لیجیے فرماتی ہیں کہ میرا نکاح رسول اللہؐ سے
چھ برس کی عمر میں ہوا۔ اور آپ نے مجھ سے نو برس کی عمر میں مجامعت کی
(دو اسلام ص ۳۲۲ بحوالہ مسلم ج ۲ ص ۴۶۲)
اس پر ڈاکٹر صاحب فرماتے ہیں کہ یہ مت بھولئے کہ اس وقت حضورؐ کی عمر
۵۴ برس کی تھی۔ اور یہ بھی مت بھولئے کہ مسلم کی ایک حدیث (ج ۲۔
ص ۴۶۲) کے مطابق حضورؐ کے ہاں آنے سے قبل حضرت عائشہ تپ محرقہ میں
مہینہ بھر مبتلا رہ چکی تھیں اور آپ کے تمام بال جھڑ چکے تھے۔ نو سال کی بچی
دیکھی ہے۔ اتنی نابالغ بچی جو مہینہ بھر تپ محرقہ میں مبتلا رہ کر ناتواں ہو چکی

ہو، کیا ایسی بھی مجاست کی تاب لا سکتی ہے۔ اور مجامعت بھی ایسے مرد کے ساتھ جس میں بقول بخاری تیس مردوں کی طاقت تھی۔

۳۴۔ رسولؐ کی ایک اور حدیث۔

حضرت جابر کہتے ہیں کہ ہم رسولؐ اللہ کے ہمراہ حج کے لیے روانہ ہوئے جن کے پاس قربانی کے لیے کچھ بھی نہیں تھا انہیں ذی الحجہ کی پانچویں تاریخ کو احرام توڑنے کی اجازت دے دی گئی۔ چنانچہ ہم نے خوب جماع کیا اور پانچویں دن جب ہم عرفہ کے لیے روانہ ہوئے تو (نعوذ مف اکبرنا اللہ) ہمارے اعضائے تناسل سے نطفہ بدستور ٹپک رہا تھا۔

(صحیح مسلم (۲) ص۲۶۳)

یہ کس قسم کے اعضائے تناسل تھے کہ پانچ دن تک جماع کرتے رہے۔ اور جب چھٹے دن عرفہ کے لیے نکلے تو اس وقت بھی نطفہ بدستور ٹپک رہا تھا۔ عام حالات میں جماع کے بعد تسکین آجاتی ہے لیکن خدا جانے ان صحابہ نے کون سا کشتہ کھایا ہوا تھا کہ حج کے مقدس موقع پر بھی ان کا نطفہ اچھل اچھل کر زمین پر گر رہا تھا۔

۳۵۔ کیا نمازی کے سامنے گزرنا منع ہے۔ ابو سعید سے روایت ہے کہ۔

"اگر کوئی شخص کسی نمازی کے سامنے سے گزر رہا ہو تو اسے روکو اگر نہ رکے فلیقاتلہ فانما ہو شیطان (تو اس سے باقاعدہ تلوار سے جنگ کرو اس لیے کہ وہ شیطان ہے)۔

لیکن ابن عباس کہتے ہیں کہ۔

"میں گدھی پر سوار ہو کر منیٰ میں پہنچا۔ رسول اللہؐ نماز پڑھا رہے تھے میں کچھ نمازیوں کے سامنے سے گزر کر گدھی سے اترا گدھی کو

Presented by www.ziaraat.com

چرنے کے لیے چھوڑ دیا خود نماز میں شامل ہو گیا اور کسی نے برا نہ مانا

(بخاری (۱) ص۱۰۱)

اسی طرح کی ایک روایت موطا میں بھی ہے کہ۔

"نماز کے دوران سعد بن وقاص نمازیوں کی صفوں کے سامنے سے گزر جاتے تھے۔ (موطا ص۵۵)

عبداللہ بن عمر کا فیصلہ ہے کہ۔

"کسی چیز کے سامنے سے گزر جانے سے نماز باطل نہیں ہوتی۔ (موطا ص)

مگر مسلم کی ایک حدیث ہے کہ۔

"ابو ہریرہ حضورؐ سے روایت کرتے ہیں کہ عورت، گدھا اور کتا سامنے آجائیں تو نماز ٹوٹ جاتی ہے (مسلم (۲) ص۱۱۱)

لیکن عائشہ فرماتی ہیں کہ۔

"میں نماز میں حضورؐ کے سامنے پاؤں ان کی طرف پھیلا کر لیٹ جاتی تھی۔ جب وہ سجدہ کرنے لگتے تو مجھے آنکھ سے اشارہ کر دیتے چنانچہ میں پاؤں سمیٹ لیتی اور جب وہ اٹھتے تو پھر پھیلا دیتی اور گھر میں چراغ موجود نہیں تھا (یعنی بالکل اندھیرا تھا) بخاری (۱) ص۵۹)

یہ اندھیرے میں رسولؐ کے اشارہ ابرو کو دیکھ لینا حضرت عائشہ کا کمال ہو سکتا ہے (برق) بہر حال جب حضرت عائشہ کے سامنے مسلم والی حدیث بیان کی گئی تو آپ نے بگڑ کر فرمایا۔

تم لوگوں نے ہم عورتوں کو گدھوں اور کتوں جیسا سمجھ لیا ہے خدا کی قسم میں رسول اللہؐ کے سامنے چٹائی پر لیٹی ہوتی تھی اور وہ نماز ادا کیا کرتے تھے۔ (مسلم (۲) ص۱۱۱)

۲۶۔ حائضہ عورت اور نماز۔ فقہ کا مسئلہ تو یہی ہے کہ حائضہ روزہ رکھے اور نماز نہ پڑھے (بخاری ۱/۱ ص ۲۲۹) لیکن حضرت عائشہ سے (اسی بخاری میں) روایت ہے کہ۔

حضور کی ایک زوجہ حضور کے ہمراہ معتکف ہوگئیں۔ اس دوران انہیں حیض شروع ہوگیا۔ اور حالت یہ ہوگئی کہ جب وہ نماز پڑھتی تھیں تو ہم ان کے نیچے برتن رکھ دیتے تھے، تاکہ خون مسجد میں نہ گرنے پائے۔ (بخاری ۱/۱ ص ۲۳۷)

۲۷۔ مندرجہ ذیل بالا احادیث کے علاوہ ڈاکٹر برق صاحب نے بہت سی چیزیں مثلاً وضو، نماز وغیرہ نقل کر کے لکھا کہ حدیث کی رو سے نماز کی شکل یہ قائم ہوئی۔

۱۔ خواہ بہرا ہو یا آپ نیند میں خراٹے لے رہے ہوں نئے وضو کی ضرورت نہیں

۲۔ آگ میں پکی ہوئی چیز کھانے سے وضو ٹوٹ جاتا ہے۔ لیکن بکری کے کبابوں سے نہیں ٹوٹتا

۳۔ جماعت میں اگر انزال نہ ہو تو صرف وضو کر کے نماز پڑھ لیجئے۔

۴۔ وضو میں اعضا کو ایک مرتبہ دھوئے یا تین مرتبہ دھوئے ہر طرح درست ہے۔

۵۔ رسول خدا کا عمل یہ ہے کہ ہر نماز کے لیے نیا وضو کرو اور یہ بھی کہ سو کر جاگو تو بلا وضو نماز پڑھ لو۔

۶۔ تمام نمازیں دو دو رکعت پڑھنے سے بھی ادا ہو جاتی ہیں۔

۷۔ آپ بلا وجہ ظہر و عصر اور مغرب و عشاء کو جمع کر سکتے ہیں۔

۸۔ دعائے قنوت نماز مغرب و فجر کے ساتھ پڑھا کرو۔

Presented by www.ziaraat.com

۹۔ دعا کے لیئے ہاتھ مت اٹھاؤ۔

۱۰۔ رکوع سے پہلے اور بعد رفع یدین کیا کرو یعنی ہاتھ کندھوں تک اٹھایا کرو

۱۱۔ عصر کے بعد دو رکعت ضرور پڑھو۔

۱۲۔ اگر جی چاہے تو اپنا بچہ گود میں لے کر نماز پڑھ سکتے ہو۔ سیڑھیوں پر نماز شروع کر کے سجدہ کے لیے زمین پر اتر سکتے ہو۔ اور پھر اوپر جا سکتے ہو۔ نماز میں آنکھوں سے اشارہ کر سکتے ہو

۱۳۔ نماز میں صرف فاتحہ پڑھنا کافی ہے۔

۱۴۔ کلمات، ثنا بلند آواز سے پڑھا کرو اور چاہو تو ثنا کے بغیر بھی نماز پڑھ سکتے ہو۔

۱۵۔ نماز میں شیطان پر لعنت بھیج سکتے ہو۔ اور مظلوموں کے لیے دعا بھی کر سکتے ہو

۱۶۔ سردیوں میں نماز عصر پونے بارہ بجے اور گرمیوں میں ۲ بجے پڑھا کرو

۱۷۔ سجدے میں قرآن پڑھ سکتے ہو اور ممنوع بھی ہے۔

۱۸۔ اگر کوئی شخص نماز کے سامنے گزر رہا ہو تو اسے مار ڈالو۔ ہاں ابن عباس یا سعد بن ابی وقاص ہوں تو چھوڑ دو۔

۱۹۔ عورت کتا یا گدھا سامنے آ جائے تو نماز ٹوٹ جاتی ہے۔ لیکن اگر آپ کی بیگم صاحبہ جائے نماز پر لیٹی ہوئی ہوں تو کوئی حرج نہیں۔

۲۰۔ حائضہ کے لیے نماز ممنوع ہے لیکن اگر پڑھنا چاہے تو نیچے ایک طشتری رکھ لے۔

۲۱۔ نماز میں آپ کسی آدمی کو پکڑ کر اپنے دائیں یا بائیں کھڑا کر سکتے ہو

غرض پوری کتاب ایسی ہی تنقید و طنز تبصرہ سے بھری پڑی ہے جو صاحب تفصیل سے پڑھنا چاہیں وہ اصل کتاب کی طرف رجوع کریں۔

نوٹ از ناقل۔

ان من گھڑت اور اخلاق سوز روایتوں کو دیکھ کر ہر مسلمان کا خون کھول اٹھتا ہے لہٰذا اگر ڈاکٹر غلام جیلانی برق ان روایتوں کو دیکھ کر ملاّ پر برس پڑے تو وہ معذور سمجھے جاسکتے ہیں۔ مگر سوال یہ ہے کہ یہ غصہ جائے کہ موجودہ ملاّ پر ہی کیوں یہ جعلی حدیثیں اس غریب ملاّ نے تو نہیں لکھ ماریں، وہ صرف اتنا قصوروار ہے۔ کہ ان جامعین احادیث کو بزرگ قوم و ملت سمجھ کر ان کی بات کو صحیح سمجھ بیٹھا اور ان احادیث کو آج بھی گلے سے لگائے پھر رہا ہے۔ اگر ان جامعین حدیث نے اس کو صحیح حدیثیں فراہم کردی ہوتیں تو وہ ان پر بھی اسی طرح آمنا و صدقنا کہتا اور اس کے ہر ہر لفظ پر عمل کرتا۔ لہٰذا غصہ تو دراصل ان افراد پر ہونا چاہیئے جنہوں نے ان جعلی اور واہی تباہی احادیث کو اپنی کتابوں میں جگہ دی۔ مثلاً

۱۔ امام مالک صاحب کتاب موطا

۲۔ امام بخاری صاحب صحیح بخاری

۳۔ امام مسلم بن حجاج قشیری صاحب صحیح مسلم

۴۔ ابوداؤد سلیمان بن اشعث سجستانی صاحب مسند ابوداؤد

۵۔ ابوعیسیٰ محمد بن عیسیٰ ترمذی صاحب ترمذی شریف۔

۶۔ ابوعبداللہ محمد بن یزید ابن ماجہ قزوینی صاحب سنن ابن ماجہ

کیا ان ابتدائی محدثین میں سے کسی ایک کو بھی اتنی تمیز غیرت یا سمجھ نہ تھی جتنی کہ آج سیکڑوں سال گزرنے کے بعد ڈاکٹر غلام جیلانی برق صاحب یا ان جیسے دوسرے حضرات میں ہے کہ وہ صحیح یا غلط حدیثوں میں تمیز کرسکتے ہیں یا کم ازکم ایسی حدیثوں ہی کو نہ لکھتے جن سے رسول اللہؐ کی توہین ہوتی

Presented by www.ziaraat.com

ہے۔ اور اگر وہ ایسے ہی جاہل اور کندۂ ناتراش تھے تو کتابیں لکھنے کیوں بیٹھ گئے کیا دنیا میں ان کو اور کوئی کام کرنے کو باقی نہیں رہ گیا تھا۔

اور پھر غور تو فرمائیں کہ قرون اولیٰ سے لیکر ان کتب کی تصنیف تک برابر سواد اعظم کی حکومت رہی آخر یہ کیوں کر ممکن ہو سکا کہ یہ محدثین مسلمانوں کی صفوں میں بیٹھ کر اعلانیہ یہ جعلی احادیث لکھ لکھ کر شائع کرتے رہے اور حکومت نے اس کا ذرہ برابر نوٹس نہیں لیا اور نہ ہی عوام میں کوئی اضطراب برپا ہوا نہیں تو ایسا معلوم ہوتا ہے کہ۔

۱۔ یا تو ان مسلم فرمانرواؤں اور محدثین نے گٹھ جوڑ کر رکھا تھا کہ جعلی احادیث وضع کرکے اسلام کو تباہ و برباد کردیا جائے۔

۲۔ یا پھر یہ تسلیم کرنا پڑیگا کہ جن جن افراد (صحابہ رسول یا امہات المسلمین) کے خلاف یہ حدیثیں نقل کی گئی ہیں ان کی عوام محدثین اور حکومت اسلامیہ کی نظروں میں وہ وقعت و منزلت نہیں تھی جو ان کو آج کل کے مسلمانوں نے عطا کر رکھی ہے۔

نیز ان وضعی احادیث کے وجود میں آنیکا واحد سبب شیخین کا صحیح احادیث رسولؐ کو جلوا دینا ہے۔ نہ وہ صحیح احادیث رسولؐ کے ذخیروں کو جلوا دیتے اور نہ کسی کو یہ احادیث وضع کرنے کی جرأت ہوتی۔

؎ اے باد صبا این ہمہ آوردۂ تست

ضمیمہ الف

ناقابلِ اعتبار راویوں اور وضاعان حدیث کی اجمالی

فہرست

"اسناد حدیث دین کا ایک جزو ہے۔ لہٰذا ناقابل اعتبار راویوں کی روایت کردہ احادیث بھی قابل قبول ہیں اور تنقید راوی ناجائز نہیں نہ غیبت میں داخل ہے۔ بلکہ دین کا ایک اہم ستون ہے"

صحیح مسلم اردو ترجمہ جلد اول باب ص۳۵ شائع کردہ کارخانہ نور محمد کراچی

Presented by www.ziaraat.com

چند اصطلاحات کی تشریح

ناصبی — یعنی اہل بیت اطہار کا دشمن
ایسا راوی نہ ثقہ ہے اور نہ اس کے لئے کوئی بزرگی ہے۔
تہذیب (۱) ص۲۳۶
علامہ میرک کے نزدیک ناصبی ناقابل اعتبار، جھوٹا اور ملعون ہے (جمع الوسائل شرح الشمائل ص۵۵)
قاتل حسین ثقہ نہیں ہو سکتا (قول یحییٰ بن معین در میزان الاعتدال ذہبی ص۲۵۸)

مرجیہ — مرجیہ عقیدہ رکھنے والا بنص رسول کافر ہے (اشعۃ اللمعات شرح مشکوٰۃ (۱) ص۹۴ از مولوی عبد الحق محدث دہلوی۔ طبقات (۶) ص۳۰۳)

قدریہ — یہ لوگ بھی بنص رسول کافر ہیں (اشعۃ اللمعات شرح مشکوٰۃ (۱) ص۹۴ از مولوی عبد الحق محدث دہلوی۔ طبقات (۵) ص۱۹۶ تا ۲۰۶)

جہمیہ — ابوالقاسم (ابومسلم کے داماد) و لعد حسین بن فہم کے داماد) عسکر مہدی میں مقیم تھے۔ ثقہ پارسا اور عالم تھے۔ سنت کے شیدائی تھے اور جہم کے ماننے والوں کے حق میں سخت نکتہ چین تھے۔ کیونکہ یہ لوگ سنت کے خلاف ہیں (طبقات ابن سعد (۱) ص۳۰۴)

مدلس — تدلیس یعنی چھپانا۔ مدلس وہ راوی ہے جو اپنے ایسے ہم عصر شخص سے روایت کرے جس سے اس کی ملاقات نہ ہوئی ہو یا ملاقات تو ہوئی ہو مگر اس سے کچھ سننے کا موقع نہ ملا ہو یہ اسناد میں تدلیس

ہوئی۔ اس طریقہ کو تدلیس فی الحدیث کہتے ہیں نہ کبھی راوی اپنے شیخ (استاد) کے نام یا کنیت یا مشہور نسبت اور یا ولدیت کو بدل دیتا ہے تاکہ لوگوں کو شیخ سے جو بدظنی یا بیزاری ہے وہ دور ہو جائے۔ اس طریقہ کو تدلیس فی الشیوخ کہتے ہیں

لہ۔ تدلیس پر محدثین و علماء کی روائتیں۔

شعبہ بن حجاج۔ تدلیس کذب اور جھوٹ کا بھائی ہے (تاریخ حدیث و محدثین ۱۰ صفحہ ۳ کا پورا پتہ اور پرنٹ میں مندرج ہے۔

حدیث میں تدلیس زنا سے بھی زیادہ سخت ہے۔ میں آسمان سے گرنا پسند کرتا ہوں بہ نسبت اس کی کہ میں تدلیس کروں۔ (تاریخ حدیث و محدثین مذکورہ)

جریر بن حازم: تدلیس میں ادنیٰ بات یہی ہے کہ راوی لوگوں کو یہ دکھانا چاہتا ہے کہ اس نے حدیث کی سماعت کی ہے حالانکہ اس نے حدیث کی سماعت نہیں کی ہے

ابواسامہ: اللہ تدلیس کے گھروں کو دیران کر دے وہ میرے نزدیک کذاب ہیں

حماد بن زید: تدلیس کذب اور جھوٹ ہے۔ (ر)

ابن مبارک: ہم آسمان سے گر جانا پسند کرتے ہیں بہ نسبت اسکے کہ حدیث میں تدلیس کریں۔ (ر)

شبلی نعمانی: تدلیس ایسی غلط بیانی ہے جو اسناد حدیث کو مشتبہ کر دیتی ہے۔ (سیرۃ النعمان از شبلی نعمانی)

ابن معین: مدلس واجب القتل ہے (تہذیب ۲/ صفحہ ۲۴)

شاہ عبدالحق محدث دہلوی: جس کی تدلیس ثابت ہو جاتے اس کی روایت مقبول نہیں کی جائیگی (رسالہ اصول حدیث مع صحیح ترمذی طبع دہلی از شاہ عبدالحق محدث دہلوی)

Presented by www.ziaraat.com

(تاریخ حدیث و محدثین از حکیم سید احمد اللہ جلد ۲ شائع کردہ انجمن اشاعت قرآن عظیم پاکستان نیو ٹاؤن جامع مسجد کراچی صفحہ ۱۳۹۱ھ ایڈیشن)

حدیث معنعن اسے کہتے ہیں کہ جس میں فلانٌ عن فلانٍ ہو اور سماع و ملاقات کی تصریح نہ ہو تو اس میں شبہ رہ جاتا ہے کہ ایک راوی نے دوسرے سے سنا یا نہیں۔ اسی چیز کے پیش نظر علمائے کرام کا اس کے حجت ہونے میں اختلاف ہے۔ بعض کا قول ہے کہ اگر ایک راوی نے دوسرے کا زمانہ پایا ہو اور آپس میں سماع کا امکان ہو تو روایت حجت اور اتصال پر محمول ہوگی امام مسلم کا یہی مذہب ہے مگر دوسری جماعت کہتی ہے کہ صرف ملاقات کا ممکن ہونا کافی نہیں بلکہ کم از کم ایک مرتبہ ایک راوی کی دوسرے راوی سے ملاقات ثابت ہو جائے۔ علمائے محققین نے اسی قول کو پسند کیا ہے۔ اور امام مسلم کے مذہب کی تردید کی ہے، اور یہی امام بخاری اور علی بن مدینی کا مسلک ہے (نوٹ از مترجم صحیح مسلم اردو ترجمہ ۱/ صفحہ ۶۳)

اِن عیوب کے علاوہ مندرجہ ذیل باتوں سے بھی ایک راوی کی بیان کردہ حدیث معیارِ صداقت سے گر جاتی ہے اور قابلِ اعتبار نہیں رہتی

۱۔ اگر راوی کا کسی حصہ عمر میں حافظہ خراب ہو جائے (جیسے خالد بن مہران)

۲۔ اگر راوی سلاطین کی دربارداری کرنے لگے (جیسے خالد بن مہران مذکورہ از مرتضٰی

۳۔ کسی راوی کا شیعہ ہونا (حکیم بن جبیر وغیرہ) [1]

۴۔ علی کو برا کہتا ہو (جیسے خالد بن عبداللہ قسری، حصین بن نمیر)

۵۔ پیغمبرؐ کی ہجو کرتا ہو (جیسے خالد بن سلمہ کوفی)

۶۔ منکر اور عجیب غریب روایتیں بیان کرے (خارجہ بن مصعب، حماد بن سلمہ)

۷۔ وہمی ہو (حماد بن ابی سلیمان نخعی کوفی)

۸۔ ظالم ہو (حجاج بن یوسف ثقفی، بسر بن ارطاہ)

۹۔ بے حیائی کا مرتکب ہو (جویریہ بنت ابوسفیان)

۱۰۔ حدیث کا سارق (چور) ہو جیسے اسماعیل بن زیاد کوفی، اسرائیل بن یونس)

۱۱۔ بغض اہل بیت و امیر المومنین قادح صحت روایت ہے (زید بن ارقم)

۱۲۔ حدیث کے متن کی بجائے صرف اس کے معانی بیان کر دینا (ابراہیم بن یزید نخعی)

۱۳۔ ضعیف راوی سے روایت نقل کرنا (ابو ہشام - ابونعیم)

۱۴۔ حدیث بیان کرنے میں غلط بیانی کرجا (ابو بکر بن عیاش)

۱۵۔ حد قذف جاری ہونے کے بعد بھی راوی توبہ نہ کرے (ابو بکرہ)

۱۶۔ غیر شرعی حرکات کا مرتکب ہو (ابو عبیدہ بن عبداللہ بن مسعود ہذلی)

۱۷۔ راوی مجہول ہو جس کے حالات کا صحیح پتہ نہ چل سکے (ابوالعشراء دارمی تمیمی)

۱۔ **ابان بن ابی عیاش** م - ۱۳۸ھ

راوی ابوداؤد۔

تقریب ص۱۵ پر ہے کہ اس راوی سے روایت لینا ترک کر دی گئی ہے پانچویں طبقہ کے لوگوں میں سے ہے "تاریخ صغیر بخاری ص۱۴۱ میں بھی اسے غیر معتبر بتایا گیا ہے۔ نیز دیکھو طبقات ابن سعد (۷) ص۲۰۲۔

---

[1] غالباً شیعہ علماء رجال بھی اہل سنت راویوں کے بارے میں کچھ ایسے ہی خیالات رکھتے ہوں گے

Presented by www.ziaraat.com

۲۔ **ابان بن جعفر ابوسعید شیخ بصری۔**

راوی حدیث۔

کہا ابن حبان نے کہ اس نے وضع کیا ابوحنیفہ پر تین سو حدیث سے زیادہ کہ ہرگز ابوحنیفہ نے بیان نہیں کیں (میزان الاعتدال ص۲) (دو اسلام ص۸۱) از برقی معرفۃ الحدیث ص۲ پر ہے کہ ابان نے جعلی احادیث کا ایک مجموعہ تیار کیا تھا۔ اور یہ روایت میں انس بن مالک خادم رسول اللہ کا نام جڑ دیا تھا (دو اسلام ص۸۱)

۳۔ **ابان بن سفیان،**

بقول علامہ گجراتی یہ جھوٹی حدیثیں گڑھا کرتا تھا۔ (دو اسلام ص۸۱)

۴۔ **ابان بن نہشل**

بقول علامہ گجراتی یہ جھوٹی حدیثیں گڑھا کرتا تھا (دو اسلام ص۸۱)

۵۔ **ابراہیم بن ابی اللیث (ابو اسحاق)**

راوی حدیث، شاگرد اشجعی

بغداد و عسکر مہدی میں مقیم تھے۔ صاحب سنت ہیں لیکن حدیث میں ضعیف ہیں۔ طبقات (۷) ص۳۴۳)

۶۔ **ابراہیم بن اسماعیل بن مجمع انصاری۔** (راوی بخاری - ابن ماجہ)

تہذیب التہذیب (۱) ص۱۰۵ میں ہے کہ ابن معین کے نزدیک یہ ضعیف ہے ابونعیم اس کی حدیثیں دو پیسہ کے قدر بھی نہیں سمجھتے تھے۔ یہ کثیر الوہم ہے (بخاری) ضعیف (نسائی) ضعیف و متروک ہے (ابوداؤد)۔ بقول علامہ طاہر گجراتی یہ جھوٹی حدیثیں گڑھتا تھا (دو اسلام ص۸۱)

۷۔ **ابراہیم بن بیطار خوارزمی۔**

بقول علامہ محمد طاہر گجراتی یہ جھوٹی حدیثیں گڑھا کرتا تھا (دو اسلام ص۸۱)

٨۔ ابراہیم بن رستم۔

بقول علامہ طاہر گجراتی یہ جھوٹی حدیثیں گڑھا کرتا تھا۔ (دو اسلام ص ۸۱)

٩۔ ابراہیم بن سعد بن ابراہیم بن عبدالرحمٰن بن عوف (ابو اسحاق)

کثیر الحدیث ہیں اور اکثر حدیثوں میں غلطیاں کرتے ہیں۔ (طبقات ابن سعد ۷ق۲/۶۸)

١٠ ابراہیم بن سلیمان زیات۔ (ابو اسحاق) بلخی

آپ مرجیہ خیالات رکھتے تھے (طبقات ۷، ۳۳۳)

١١۔ ابراہیم بن عباس (رساری۔ ابو اسحاق)

ابو اویس اور شریک وغیرہ سے روایت کرتے ہیں۔ آخر عمر میں ہوش حواس بحال نہیں رہے تھے۔ (طبقات ۷، ۳۴۳)

١٢۔ ابراہیم بن عثمان عبسی (ابو شیبہ) م۔ در عہد ہارون

قاضی واسط

معاذ عنبری نقل کرتے ہیں میں نے شعبہ سے ابو شیبہ کے متعلق رائے دریافت کی شعبہ نے جواب دیا ابو شیبہ سے کوئی روایت نہ لکھنا اور میرے اس خط کو پھاڑ ڈالنا (صحیح مسلم ۱، ۷) ابو سعدہ کے بیٹے تھے اور ابو سعدہ ہی سے روایت کرتے ہیں۔ حدیث میں ضعیف تھے یزید بن ہارون انسے روایت کرتے ہیں (طبقات ۷ق۲/۶۸)

١٣۔ ابراہیم بن محمد بن ابی یحییٰ (ابو اسحاق) م ۱۸۴ھ

غلام اسلم

کثیر الحدیث تھے۔ ان کی حدیث ترک کردی گئی تھی۔ لکھی نہیں جاتی تھیں۔ (طبقات ۵، ۳۹۸)

١٤۔ ابراہیم بن محمد حارث بن اسماء (ابو اسحاق فزاری) م ۱۸۴ھ

حدیث میں کثرت سے غلطی کرنے والے ہیں (طبقات ۷، ۴۸۲)

Presented by www.ziaraat.com

١٥۔ ابراہیم بن مسلم (ابو اسحاق خزاری) (م ۱۸۸)

حدیث و روایت میں ضعیف تھے (طبقات ۷، ۳۶۴)

١٦۔ ابراہیم بن یزید۔ الخوزی)

ان کی احادیث ہیں۔ ضعیف تھے (طبقات ۵، ۳۴۹)

١٧۔ ابراہیم بن یزید۔ نخعی عمر ۴۶ھ تا ۹۶ھ

راوی صحاح ستہ

یہ مسروق سے روایت کرتے ہیں گو انہوں نے مسروق سے کچھ بھی نہیں سنا (شعبی) اور بقول اعمش بغیر سنے حدیث روایت کرنے والا ابراہیم سے زیادہ نہیں ہوا (میزان ذہبی)

حدیث کی روایت میں الفاظ کی پابندی کو چنداں ضروری نہیں سمجھتے تھے اور بالمعنی روایت کو کافی سمجھتے تھے۔ (طبقات ۶، ۳۰۱) نعیم بن ابی ہند نے ایک مٹکا (شراب) آپ کو بطور ہدیہ پیش کیا آپ نے اسے قبول کیا اس کو بڑا میٹھا پایا اور اس کو پکوا کر نبیذ بنوالیا (طبقات ۶، ۳۰۹)

١٨۔ ابن ابی حبیب

کاتب مالک، راوی ابن ماجہ۔

کذب اور سرقہ حدیث میں متہم ہیں۔ (تاریخ حدیث و محدثین ۲، ۴۴)

١٩۔ ابن ابی الدنیا۔

بقول علامہ طاہر گجراتی یہ جھوٹی حدیثیں گڑھا کرتا تھا (دو اسلام ص ۸۱)

ابن ابی العوجاء۔ دیکھو عبدالکریم ابن ابی العوجاء

٢٠۔ ابن ابی یحییٰ۔

ابن ابی یحییٰ مدینہ میں، واقدی بغداد میں مقاتل بن سلیمان خراسان میں بیٹھ

کہ احادیث گھڑا کرتے تھے۔ (دو اسلام ص ۸۰ بحوالہ نسائی)

ابن اسحاق، دیکھو محمد بن اسحاق

ابن جریج، دیکھو عبدالملک بن عبدالعزیز بن جریج اموی

ابن حبان، دیکھو محمد بن یحییٰ بن حبان

ابن دوعان، دیکھو ابو نصر بن دوعان ابن سعد دیکھو محمد بن سعد (واقدی کا سکریٹری)

ابن سیرین، دیکھو محمد بن سیرین ابوبکر

ابن عساکر، دیکھو زیر ابو نعیم

۲۱۔ ابن عکاشہ

ملا علی قاری لکھتے ہیں ابن عکاشہ اور محمد بن تمیم نے دس ہزار احادیث وضع کیں (دو اسلام از برق ص ۹۰)

ابن عیینہ۔ دیکھو سفیان بن عیینہ

۲۲۔ ابن قتیبہ۔ صاحب کتاب معارف

ابن حجر لسان المیزان (۳) ص ۳۵۹ میں لکھتے ہیں کہ امام حاکم کا قول تھا کہ اس بات پر اجماع ہے کہ ابن قتیبہ نہایت جھوٹا تھا۔ اور میں نے کتاب مراۃ الزماں میں دیکھا ہے۔ کہ امام دارقطنی کہتے تھے کہ ابن قتیبہ تشبیہ کی طرف مائل تھا۔ اور رسول کی عترت سے دشمنی رکھتا تھا۔ سلفی نے جو ابن قتیبہ کے مذہب پر اعتراض کیا ہے تو اس کا مطلب یہ ہے کہ ابن قتیبہ ناصبی تھا۔ کیونکہ اس کے دل میں اہل بیت کی عداوت تھی اور میں نے اپنے عراقی استاد سے سنا کہتے تھے۔ ابن قتیبہ بہت کثرت سے غلط بیانی کرتا تھا۔ (ابن حجر عسقلانی لسان المیزان (۳) ص ۳۵۹)

Presented by www.ziaraat.com

۲۳۔ ابن ہشام

صاحب سیرۃ النبی (المعروف بہ سیرت ابن ہشام)

ابن ہشام نے ابن اسحاق کی کتاب کو زیاد بکائی کے واسطہ سے روایت کیا ہے (سیرۃ النبی شبلی (۱) ص ۲۱) نیز دیکھو۔ زیاد بکائی۔

ابو اسحاق سبیعی، دیکھو عمرو بن عبداللہ

ابو اسحاق فزاری دیکھو ابراہیم بن محمد بن اسماء

ابو الاشعث بصری دیکھو احمد بن مقدام عجلی

ابو البختری، دیکھو

(۱) وہب بن وہب بن کثیر۔ قاضی

(۲) سعید بن ابی عمران

(۳) سعید بن فیروز

ابو بردہ اشعری دیکھو عامر بن ابو موسیٰ اشعری

ابو بشیر مروزی دیکھو احمد بن محمد بن عمرو

۲۴۔ ابو بکر بن ابو موسیٰ اشعری

ابو بردہ کے تیسرے بھائی۔ اپنے والد (ابو موسیٰ اشعری) سے روایت کرتے ہیں۔ قلیل الروایت ہیں ضعیف مانے جاتے ہیں (طبقات (۶) ص ۲۹۷)

۲۵۔ ابو بکر بن عبداللہ بن ابو مریم غسانی۔

کثیر الحدیث ہیں اور ضعیف ہیں۔ آپ سے بہت سی روایتیں منقول ہیں (طبقات (۷) ص ۴۶۵)

Presented by www.ziaraat.com

٢٦- ابوبکر بن عیاش

ثقہ اور صدوق تھے۔ علم حدیث کے جاننے والے تھے مگر غلطی بہت کر جایا کرتے تھے (طبقات ج۶، ص۲۶۹)

٢٧- ابو بجیر نہشل تمیمی بن عبداللہ بن خطاف

حنفیہ مرجی تھے ان سے بہت سی حدیثیں مروی ہیں۔ ان میں سے بعض کو ضعیف بتایا جاتا ہے (طبقات ج۶، ص۲۶۸)

٢٨- ابو بکرہ نفیع ثقفی   م - ۵۲ ھ

راوی بخاری و مسلم

ان پر حد قذف جاری ہوئی۔ پھر بھی اپنی غلطی نہیں مانی پس قرآن کی رو سے ان کی شہادت ناقابل قبول ہے (صلبیت ص۱۱۳) یہ جنگ جمل میں لوگوں کو علی کی مدد کرنے سے یہ کہہ کر روکتا تھا کہ بموجب حدیث رسول جب دو مسلمان لڑیں تو قاتل و مقتول دونوں دوزخی ہیں۔ (صحیح مسلم ج۲، ۷۷۰ طبع کلکتہ، بخاری ج۲، بجز ۲۰۰) (گویا جنگ جمل و جنگ صفین میں جو مارے گئے وہ سب دوزخی ہیں۔ ناقل)

ابو حفص   دیکھو ربیع بن قیسح، عمر بن علی مقدمی

ابو حنیفہ   دیکھو نعمان بن ثابت

ابو الحویرث   دیکھو محمد بن عبدالرحمن

ابو خالد دالانی   ویزید بن عبدالرحمن

٢٩- ابو داؤد اعمی۔

قتادہ نے فرمایا ابو داؤد جھوٹا ہے۔ اس نے براء بن عازب اور زید بن ارقم سے کوئی حدیث نہیں سنی یہ تو طاعون جارف کی زمانہ میں لوگوں کے سامنے بھیک مانگتا پھرتا تھا (صحیح مسلم ج۱، ص۱۵)

ابو داؤد طیالسی   دیکھو سلیمان بن داؤد

ابو داؤد نخعی دیکھو سلیمان بن عمر

ابو سعید دیکھو عبدالملک جنشاپوری، مظفر بن اسعد

ابو سعید عدوی دیکھو حسن بن علی بن زکریا

ابو سفیان اموی دیکھو صخر بن حرب۔

٣٠- ابو سفیان حمیری حذاء

یہ شیخ (الحدیث) ہیں مگر ضعیف ہیں (طبقات ج۷، ص۳۳۳)

ابو سلیمان مروزی ،، دیکھو احمد بن ابو الطیب سلیمان

ابو سہل ،، دیکھو احمد بن محمد عمر

ابو شیبہ قاضی دیکھو ابراہیم بن عثمان عبسی

٣١- ابو صادق ازدی،

قلیل الحدیث ہیں۔ ان کی بارے میں علمائے کلام کیا ہے (طبقات ج۶، ۳۲۱)

ابو عبداللہ محمد حنظلی دیکھو محمد حنظل

ابو عبدالرحمن سلمی دیکھو عبدالرحمن السلمی

٣٢- ابو عبیدہ بن عبداللہ بن مسعود ہذلی

یہ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں حالانکہ انہوں نے ان سے کچھ نہیں سنا پھر بھی ثقہ کثیر الحدیث ہیں۔ یہ خاص قسم کا ریشمی لباس پہنتے تھے۔ (طبقات ج۶، ۲۱۸)

٣٣- ابو العشراء دارمی تمیمی

ان کا اصل نام اسامہ بن مالک تھا یا بقولے عطارد بن برز ہے یہ دیہاتی تھے اور مقام حفر (جو بصرہ کے راستہ میں پڑتا ہے) مقیم تھے۔ ان سے ایک حدیث حماد بن سلمہ نے سنی ہے (طبقات ج۷، ص۲۴۳)

ابوعصمہ مروزی دیکھو نوح بن مریم

ابوعطوف دیکھو جراح بن منہال

ابوالفرج اصفہانی دیکھو علی بن حسین

۳۴۔ ابوفزارہ رقی

راوی حدیث، آپ حدیث میں ٹھیک نہیں ہیں (طبقات ۷، ص۴۷۵)

۳۵۔ ابومصعب مکی

راوی صاحب لیلۃ الغار۔ بابت روایت اگنے درخت ببولی، کبوتر کا انڈا دینا برغار ثور بوقت ہجرت رسول)

اس روایت کا ایک راوی ابومصعب ہے وہ مجہول الحال ہے چنانچہ علامہ ذہبی نے میزان الاعتدال میں عون بن عمرو کے حال میں یہ تمام اقوال جمع کیے ہیں اور خود اس روایت کا بھی ذکر کیا۔ (شبلی۔ سیرۃ النبی ۱، ص۲۴۲)

ابومعاویہ ضریر دیکھو محمد بن خازم

ابومودود دیکھو عبدالعزیز بن ابی سلیمان

ابوموسیٰ اشعری دیکھو عبداللہ بن قیس

ابوالمہزم دیکھو یزید بن سفیان

۳۶۔ ابونصر بن ودعان

جلال الدین مزنی فرماتے ہیں کہ قاضی ابونصر بن ودعان کی تمام احادیث جھوٹی ہیں (دو اسلام ص۸۰) ابونصر نے ایک روایت ابن عباس سے منسوب کر دی حالانکہ یہ شخص ابن عباس سے ملا تک نہ تھا (بخاری ۳، ص۱۰۲) اس (ابونصر) ابن ودعان نے چالیس وضعی احادیث زید بن رفاعہ ہاشمی کی سرقہ کیں (میزان ۱، ص۳۲۳)

Presented by www.ziaraat.com

۳۷۔ ابونعیم

محدث شبلی نعمانی کہتے ہیں، "غور کرو ابونعیم، خطیب بغدادی، ابن عساکر، حافظ عبدالغنی وغیرہ محدث اور روایت کے امام تھے باوجود اس کے یہ لوگ خلفاء اور صحابہ کے فضائل میں ضعیف حدیثیں بے تکلف بیان کرتے تھے۔ (سیرۃ النبی ص۲۹۰)

ابونعیم ایک ضعیف راوی (فطر بن خلیفہ) سے روایت لیتے ہیں (طبقات ۶، ص۳۹۵)

۳۸۔ ابونعیم، نخعی

یحییٰ بن معین کا قول ہے کہ کوفہ میں دو بڑے جھوٹے ہیں ایک ابونعیم نخعی اور دوسرے فرار بن مرد تیمی (تہذیب ۲، ص۴۵۶)

ابوہارون عبدی دیکھو عمارہ بن جوین

ابوہذیل دیکھو زفر بن ہذیل

۳۹۔ ابوہریرہ

م ۵۹ھ (تاریخ حدیث و محدثین)

راوی صحاح ستہ

بقول عبداللہ بن عمر یہ روایت کرنے میں بڑی دلیری کرتے ہیں (سنن ابوداؤد طبع دہلی ص۱۸) ابوہریرہ کی بیان کردہ حدیثوں سے متعلق عائشہ نے کہا کہ اگر وہ ملجاتے تو میں انکار کرتی (صحیح مسلم ۲، ص۴۰۵ طبع کلکتہ)

الفاروق شبلی حصہ ۲، ص۔ میں ہے کہ ابوسلمہ کہتے ہیں کہ میں نے ابوہریرہ سے پوچھا کہ آپ عمر کے زمانہ میں اسی طرح حدیثیں روایت کرتے تھے انہوں نے کہا اگر میں ایسا کرتا تو عمر مجھ کو درے سے مارتے۔ ابوہریرہ نے ایک دفعہ بلی کی وجہ سے ایک عورت پر عذاب نازل ہونے والی روایت بیان کی تو عائشہ نے اس کی رد کی۔ (مسند ابوداؤد)

ابوحنیفہ، ابوہریرہ، انس بن مالک اور سمرہ بن جندب کو علی الاعلان جھوٹا کہتے تھے (حاشیہ میزان کبریٰ امام شعرانی ۱، ص۶۸ طبع دہلی، اسوۃ الرسول ۱، ص۱۳۱)

ابوہریرہ قمار باز تھے (مجمع البحار ص۳۲۰ طبع نولکشور لکھنو نہایۃ ابن اثیر حیوۃ الحیوان دمیری ج ۲ ص۱۶۳ طبع مصر)

ابوہریرہ پر عمر نے خیانت کا مقدمہ چلایا اور ان کو مارا پیٹا اور مال چھینا (سیر الصحابہ یعنی مہاجرین ج ۲ ص۸) جب لوگوں نے جنگ صفین کے موقع پر ان کی دورنگی پالیسی کا سبب پوچھا تو بولے معاویہ کا مضیرہ کافی مزیدار ہوتا ہے اور علی کے پیچھے نماز افضل ہے۔ (اسی وجہ سے یہ شیخ مضیرہ مشہور ہوئے) دیکھو زمخشری، ربیع الابرار اور نہج البلاغہ شرح از ابن ابی الحدید اسوۃ الرسول ج ۱ ص۷۵)

ابوہریرہ نے ایک دفعہ ایک حدیث رسول بیان کی۔ ان سے پوچھا گیا کہ کیا یہ آخری فقرے تم نے رسول سے سنے تھے۔ بولے یہ ابوہریرہ کی تھیلی میں سے تھے، (بخاری ج ۳ ص۲۴۰) علامہ عثمان معتصم کہتے ہیں۔ ابوہریرہ کاذب ہے (میزان الاعتدال ذہبی ج ۳ ص۱۶۳ اسوۃ الرسول ج ۱ ص۳۳۲)

یہ روایت بھی ابوہریرہ کی ہے کہ علی نے دختر ابوجہل سے شادی کرنا چاہی تھی اور یہ بھی کہ رسول نے علی کو نماز تہجد پڑھنے کا حکم دیا تو انہوں نے انکار کر دیا (اسوۃ الرسول ج ۱ ص۳۳۹)، ابوہریرہ، سمرہ بن جندب، عمرو بن عاص، مغیرہ بن شعبہ اور عروہ بن زبیر حدیث سازی پر مامور تھے (تنزیہ الانساب ص۱۰۵، اسوۃ الرسول ج ۱ ص۳۳) قبیلہ دوس (قبیلہ ابوہریرہ) کی مذمت بزبان رسول (مشکوۃ ج ۲ ص۵۱۶)

۴۰۔ <u>ابو یحییٰ القتات</u>

یحییٰ بن جعدہ بن ہبیرہ کے غلام، یہ (حدیث میں) ضعیف تھے (طبقات ج ۶ ص۳۶۱)

ابو یوسف دیکھو اسرائیل بن یونس

۴۱۔ <u>ابو یوسف، قاضی</u>

فقیہ یعقوب نام ابو یوسف کنیت، شاگرد امام ابوحنیفہ

Presented by www.ziaraat.com

بقول ابن خلکان، ابوحنیفہ کے شاگردوں میں کوئی ابو یوسف کا ثانی نہ تھا۔ اگر ابو یوسف نہ ہوتے تو کوئی ابوحنیفہ کا نام بھی نہ لیتا۔ تاریخ الخلفاء سیوطی میں ہے۔ ابو یوسف نے فتویٰ دیا کہ ہارون عباسی اپنے باپ کی منکوحہ کنیز کو اپنے تصرف میں رکھ سکتا ہے۔ اسی تاریخ الخلفاء میں ان کا دوسرا فتویٰ درج ہے کہ کنیز سے بغیر استبراء کے مقاربت کرنے کی سبیل یہ ہے کہ آپ اسے اپنے کسی بیٹے کو ہبہ کر دیں اور پھر اس سے عقد کریں (نیز دیکھو فلک النجاۃ ج ۲ ص۸۱، اسوۃ الرسول ج ۱ ص۱۳۶)

ابو یوسف نے اپنے استاد کو بھی خاموش کر دیا تھا اور ان کی جہالت ثابت کر دی۔ حیوۃ الحیوان دمیری ج ۱ ص۱۲۹ میں ہے کہ ایک دن ابو یوسف کچھ عرصہ بعد ابوحنیفہ کی مجلس میں آئے۔ اس درمیانی عرصہ میں نہ آنے کا ابوحنیفہ کو رنج تھا لہٰذا ابو یوسف سے پوچھنے لگے تم جانتے ہو جالوت کا جھنڈا اٹھانے والا کون تھا۔ ابو یوسف نے کہا تو لوگوں میں امام مشہور ہے اور اگر تم ایسی باتوں سے باز نہ آئے تو میں عام اجلاس میں تم سے پوچھوں گا کہ مثلاً اول جنگ بدر ہوئی یا احد۔ تو اگرچہ سب سے ادنیٰ مسئلہ تاریخ کا ہے تم کو یہ بھی نہیں معلوم تو پھر تو کیا کریگا۔ اس کے بعد ابوحنیفہ نے ابو یوسف کو کبھی نہ چھیڑا (فلک النجاۃ ج ۲ ص۸۲ حاشیہ)

احیاء العلوم غزالی میں ہے کہ ابو یوسف اپنے مال کو سال کے خاتمہ پر اپنی بیوی کو ہبہ کر دیتے تھے۔ اور بیوی کا مال اپنے لیے سال کے بعد بخشوا لیتے تھے تاکہ زکوٰۃ سے بچ جائیں (فلک النجاۃ ج ۲ ص۸۲ حاشیہ)

۴۲۔ <u>ابو نسطور رقی</u>

بقول علامہ گجراتی محمد طاہر یہ جعلی حدیثیں گھڑا کرتا تھا (دعاۃ الاسلام ص۸۰، ۸۱)

۴۳۔ <u>اجلح بن عبداللہ کندی</u>   م۔ ۱۴۵ بعہد ابوجعفر

حدیث و روایت میں بہت ہی ضعیف تھے۔ طبقات ج ۶ ص۳۴۷)

۴۴۔ احمد بن ابو الطیب (ابو سلیمان) بغدادی ملقب، بہ مروزی

راوی بخاری، ترمذی

حافظ تھے۔ ابو حاتم نے ان کو ضعیف الحدیث کہا (تہذیب التہذیب ۱، ص ۴۵)

ابو حاتم ابن حجر کے استاد ہیں۔

۴۵۔ احمد بن بشیر۔

راوی بخاری، ترمذی

عمرو بن حریث ابو بکر کوفی کا غلام ہے۔ تعقیبات علی الموضوعات سیوطی ص ۴۳ میں اسے راوی بخاری بتایا گیا ہے۔ تہذیب التہذیب میں ہے کہ اس سے روایت لینا ترک کر دی گئی ہے۔

۴۶۔ احمد بن اسحاق بن ابراہیم بن بلیط بن شرط

علامہ ذہبی کہتے ہیں کہ اس کا مجموعہ احادیث مجموعۂ خرافات ہے (دلائل ص ۳۰)

۴۷۔ احمد بن سعید

راوی خطبہ قس بن ساعدہ

یہ بھی حدیث بنانے میں بدنام ہے (سیرۃ النبی شبلی ۱۷۱ ص ۱۹۵)

۴۸۔ احمد بن عبد اللہ بن خالد بن جوئباری (المعروف بہ جوئباری)

کہا بیہقی نے میں خوب پہچانتا ہوں جوئباری کو اس نے ہزار حدیثوں سے زیادہ وضعی حدیثیں بنائیں۔ ابو حنیفہ عبد اللہ سنتی علی یدیہ اسی کی بنائی ہوئی ہے۔ (میزان الاعتدال ص ۴۴) علامہ ابن جوزی نے اسے وضاع بتایا ہے۔ (دعا سلام از برق ص ۳۰)

۴۹۔ احمد بن عبدہ موسیٰ ضبی۔

راوی مسلم، ترمذی، ابو داؤد، ابن ماجہ

تقریب ص ۱ پر اس کو ناصبی بتایا گیا ہے۔ رجال الصحیحین ۱ ص ۱۳ پر ایک حدیث

Presented by www.ziaraat.com

باندھتے احرام از جعرانہ کو غلط بتایا ہے جسے اس راوی نے بیان کیا تھا۔

۵۰۔ احمد بن محمد بن عمر بن یونس بن قاسم۔ ابو سہل

کہا مطرز نے کہ پانچ حدیثیں اس نے ایسی بیان کیں کہ صرف ایک بھی اس کا درجہ کے پاس نہیں "ان اللہ تجلی للخلائق یوم القیامۃ عامۃ و تجلی لک (ابو بکر) خاصۃ" اسی کے موضوعات سے ہے۔ ابو حاتم و ابن ساعدہ نے اس کی تکذیب کی ہے۔ (میزان الاعتدال ص ۵۸)

۵۱۔ احمد بن محمد بن عمرو بن مصعب بن بشر بن فضالہ۔ ۲ ۔۔۔ ۳۱۳ھ

عرف ابو بشیر مروزی

کہا ابن حبان نے یہ وضع کرتا تھا۔ متون کا اور اسناد کو منقلب کرتا شاید دس ہزار سے؟ یا حدیثوں میں اس نے تقلیب کی اور تین ہزار سے زیادہ میں اس نے اسناد میں تقلیب کی اور تین ہزار سے زیادہ میں نے اس سے لکھیں جو بیشک مقلوب تھیں۔ کہا دارقطنی نے کہ یہ حدیثیں وضع کرتا تھا۔ (میزان الاعتدال ص ۶۰)

۵۲۔ احمد بن محمد بن فضل، قیسی، اہلی

کہا ابن حبان نے کہ اس شیخ نے ۱۳ ہزار سے زیادہ وضعی حدیثیں روایت کیں اور پانچ سو حدیثوں سے زیادہ میں نے لکھیں جو سب موضوع ہیں (میزان الاعتدال ص ۶۰)

۵۳۔ احمد بن مقدام عجلی (عرف ابو الاشعث بصری)

راوی بخاری، ترمذی، نسائی، ابن ماجہ

ابو داؤد نے اس کی ثقاہت پر طعن کیا ہے (تقریب ص ۱۲)

۵۴۔ ازہر بن سمان۔

محدث، راوی تمام صحاح بجز ابن ماجہ

یہ سلاطین کی دربار داری کا شوقین اور خوشامد کر کے روپیہ حاصل کرتا تھا۔ ثرات

الاعداق (۱، ص ۳۳) عقد فرید (۱، ص ۱۲۹) سعید بن مسیب ایسے لوگوں کو چور جانتے تھے۔ (احیاء العلوم ۱، ص ۶۳) اسی احیاء العلوم میں ہے کہ ایسے دنیا دار علماء بنص رسول جہنمی ہیں۔

۵۵۔ اسحاق بن ابراہیم بن کامجار

آپ ابو اسرائیل کے بیٹے ہیں بوجہ خرا سان (مرو) کے رہنے والے تھے۔ آپ علماء کے نقل کرنے والے ہیں آپ نے قرآن میں وقف لگائے۔ اعدان پر کئی بار نظر ثانی کی (طبقات ۷، ص ۳۶۸)

۵۶۔ اسحاق بن ابی یحییٰ۔ کعبی

کہا ابن عدی نے تقریب دس حدیث منکر کے اس کی روایت ہے۔ کہا ابن حبان نے اس سے روایت کرنا جائز نہیں ہے (میزان الاعتدال ص ۸۲)

۵۷۔ اسحاق بن راشد جزری۔

راوی بخاری

یہ تدلیس کیا کرتا تھا۔ طبقات المدلسین ص ۷ میں اس کا بھی نام ہے۔ تہذیب ۱، ص ۲۳۱ میں ہے کہ یہ زہری سے روایت کرتا ہے جب ٹوکا گیا کہ زہری سے تم کہاں ملے کہا بیت المقدس میں مجھے زہری کی ایک کتاب مل گئی تھی۔

۵۸۔ اسحاق بن سعید بن ہبیرہ عدو کندی۔ بصری

ناصبی ہے (تقریب ص ۲۹) علی پر سب کیا کرتا تھا۔ لہذا یہ ثقہ نہیں ہے اور نہ اس کے لیے کوئی بزرگی ہے (تہذیب ۱، ص ۲۳۹)

۵۹۔ اسرائیل بن یونس بن ابو اسحاق۔ سبیعی (کنیت ابو یوسف) م ۱۶۲ھ در کوفہ

راوی بخاری

ابن مدینی کہتے ہیں کہ یہ ضعیف ہے۔ یحییٰ بن قطان اس کی مذمت کرتے تھے۔

Presented by www.ziaraat.com

اور اس سے ناراض تھے وہ نہ تو اس سے نہ اس کے کسی شریک سے روایت قبول کرتے تھے (میزان الاعتدال)

ابن حزم نے اس کو مطلقاً ضعیف کہا ہے۔ اور ان حدیثوں کو رد کیا ہے جن کا وہ راوی تھا۔ عثمان بن ابی شیبہ، عبدالرحمن بن مہدی کا یہ قول لکھتے ہیں کہ اسرائیل چور تھا۔ تہذیب التہذیب (۱، ص ۲۶۳)۔ لوگ ان سے بہت سی حدیثیں روایت کرتے ہیں۔ ان میں سے بعض ضعیف بھی ہیں۔ (طبقات ۶، ص ۳۹۶)

۶۰۔ اسماعیل بن زیاد کوفی

راوی ابن ماجہ یہ کذب اور سرقہ حدیث میں متہم ہے (تاریخ حدیث و محدثین ۱، ص ۹۳)

۶۱۔ اسماعیل بن سمیع حنفی

راوی مسلم، ابوداؤد، نسائی۔

تقریب ص ۳۰ پر ہے کہ یہ خارجی ہے چوتھے طبقہ میں ہے محمد بن حمید جریر نے اس سے روایت لینا ترک کر دی تھی۔ (تہذیب ۱، ص ۳۰۶)

۶۲۔ اسماعیل بن عبداللہ بن اویس بن مالک، م ۲۲۶ھ

راوی بخاری (رابطہ بحیرہ راہب، یہ کہ رسول اللہ نے اپنے ایک لڑکے کا نام عبدالعزیٰ رکھا تھا)

ایک کثیر گروہ کی رائے میں جھوٹا ہے۔ (سیرۃ النبی شبلی ۱، ص ۱۱، ۹۲) تہذیب ۱، ص ۳۱۱ جہاں کچھ اور لوگوں کی رائے ہے کہ یہ جھوٹا ہے، اسماعیل اور اس کا باپ دونوں ضعیف ہیں (معاویہ بن صالح) وہ جھوٹ بولتا ہے۔ (یحییٰ بن مخلط) ضعیف اور غیر ثقہ ہے (امام نسائی) کذاب ہے۔ نضر بن مسلمہ مروزی کا اقرار کیا کہ جب کبھی کسی بات میں اختلاف ہوتا تھا۔ تو میں ایک حدیث بنا لیتا تھا (سلمہ بن شبیب) دیکھو سیرۃ النبی شبلی ۱، ص ۱۱۲ نیز حاشیہ ص ۱۴۵ جہاں یہ لکھا ہے کہ لوگ کس طرح روایتیں گڑھتے

اور یہ سمجھتے تھے کہ وہ اسلام کی خدمت کر رہے ہیں، یہ جھوٹا تھا اور اہل مدینہ کے لیے روایتیں وضع کرتا تھا۔ (یحییٰ بن معین بحوالہ الامام الصادق ص ۹۲)

۶۳۔ <u>اسماعیل بن عیاش۔</u>

ابو اسحاق فزاری نے کہا۔۔۔ اسماعیل بن عیاش سے کوئی روایت نہ لینا خواہ وہ مشہور حضرات سے منقول ہو یا غیر مشہور حضرات سے (صحیح مسلم (۱) ص ۵)

۶۴۔ <u>اسود بن یزید</u>

راوی بخاری، مسلم، شرح ابن ابی الحدید (۱) جزء ۴ ص ۳۱ پر ہے کہ یہ اسود اور مسروق بن اجدع علی کو برا کہتے تھے اسی حالت میں اسود مر گیا۔

۶۵۔ <u>اسید بن زید</u>

راوی بخاری، ضعیف ہے (قرۃ العینین از علامہ عبدالغنی بحرینی) (کذاب) جھوٹا ہے (ابن معین) متروک ہے (نسائی) ثقات سے جھوٹی روایتیں بیان کرتا ہے، حدیث میں سرقہ کرتا ہے (ابن حبان) ضعیف ہے (ابن عدی)۔ (تہذیب (۱) ص ۳۴۴)

۶۶۔ <u>اشعث بن قیس کندی۔</u>

راوی بخاری، گانا سننے کا شوقین تھا (مستطرف (۲) ص ۱۳۵ طبع مصر) یہ قتل علی کی سازش میں شریک تھا۔ (تذکرہ خواص الامۃ سبط ابن جوزی، مقاتل الطالبین از ابو الفرج اصفہانی)

۶۷۔ <u>اصبغ بن نباتہ۔</u>

شیعہ تھے، اس کی روایت ضعیف ہے (طبقات (۶) ص ۲۴۲)

اعمش۔ دیکھو سلیمان بن مہران

۶۸۔ <u>انس بن مالک۔</u>

راوی بخاری

Presented by www.ziaraat.com

حدیث طیر کے سلسلہ میں انہوں نے تین مرتبہ رسول کی مشغولیت کا بہانہ کر کے علی کو ٹال دیا اس امید پر کہ شاید کوئی انصاری آجائے اور اس شرف کو حاصل کر لے (ابن صباغ مالکی، فصول المہمہ ص ۲۱) ارجح المطالب ص ۵۰۲

ایک اور موقع پر انہوں نے اپنی قوم انصاری کو علی پر مقدم کرنا چاہا تھا (مسند ابو نعیم بحوالہ مطالب السئول ص ۲۱)، "قال ابو حنیفۃ تبرص ابو ہریرہ"

علی کی بددعا سے یہ مبروص ہوگئے تھے۔ (ارجح المطالب ص ۳۹۶)

۶۹۔ <u>ایوب بن عائذ بن مدلج طائی بحتری۔</u>

راوی بخاری و مسلم ترمذی، نسائی۔

مرجیہ عقیدہ کے تھے (تقریب ص ۴۳)

باغندی۔ دیکھو محمد بن محمد بن سلیمان باغندی

۷۰۔ <u>بحر بن کنیز سقا، باہلی (ابو الفضل)</u> م ۱۶۰ھ

ضعیف (فی الحدیث) (ابن طبقات (۱) ص ۳۰۳)

بخاری۔ دیکھو محمد بن اسماعیل بخاری

۷۱۔ <u>بسر بن ارطاۃ</u> م ۸۹ھ

راوی ترمذی، ابو داؤد، نسائی۔

دارقطنی نے کہا یہ صحابی ہے مگر بعد (اسلام) پھر تمام عمر [illegible] یہ قاتل عبدالرحمٰن و قثم فرزندان عبداللہ بن عباس ہے۔ پاگل ہو کر مرا (تہذیب (۱) ص ۴۳۵) (تذکرہ قرطبی ص ۱۲۵) پر ہے۔ کہ اس ظالم نے مدینہ برباد کیا، مسجد نبوی میں گھوڑے بندھوائے۔ بکثرت عورتوں کی عصمت دری کی، یہ برا آدمی تھا (احمد بن حنبل) اس کا انجام برا ہوا۔ (ابن دحیہ)

۷۲۔ <u>بشر بن حصین، اصبہانی</u>

کہا ابن حبان نے کہ بشر بن حصین روایت کرتا ہے زبیر بن عدی سے ایک

کتاب جس میں ۱½ سو حدیثیں ہونگی وہ سب موضوع ہیں (میزان الاعتدال ۲ ص۳)

۷۳۔ بشر بن رافع حارثی۔

راوی بخاری، ترمذی، ابوداؤد، ابن ماجہ

ضعیف الحدیث ہے (تقریب ص۱۵) امام نسائی و ابو حاتم نے اسے ضعیف کہا ہے۔ نیز ابن عبدالبر نے کتاب الکنیٰ میں بھی اسے ایسا ہی لکھا کتاب الانصاف میں ہے کہ اس کی حدیث مجہول ہوتی ہے۔

۷۴۔ بشر بن عون، قریشی، شامی

سلیمان بن عبدالرحمان دمشقی اس سے روایت کرتے ہیں ایک نسخہ قریب سو حدیث کے کہ سب موضوع ہیں۔ (میزان الاعتدال ص۲۹)

۷۵۔ بشیر بن مہاجر غنوی۔

راوی مسلم، ترمذی، ابوداؤد، نسائی۔

تدلیس کیا کرتا تھا (طبقات المدلسین ص۸) سمجھتا ہے انس سے روایت کرتا ہے مگر ان کو دیکھا نہیں۔ مرجیہ ہے (تہذیب ۱ ص۴۶۸) ضعیف و مرجیہ ہے (تقریب ص۴۰)

۷۶۔ بقیہ بن ولید حمصی (ابو یحمد) م ۱۹۷ھ

آپ ثقہ راویوں سے روایت کرتے ہیں تو ثقہ ہیں اور غیر ثقہ سے روایت کرتے ہیں تو ضعیف ہیں (مطلب یہ کہ نہایت غیر محتاط ہیں (طبقات ۷ ص۴۶۹)

۷۷۔ بکار بن عبدالعزیز۔

راوی بخاری، ترمذی، ابوداؤد، ابن ماجہ

یہ کچھ نہیں (جاہل ہے (کشف الاحوال فی نقد الرجال ص۳۲)، ابن معین نے کہا یہ کچھ نہیں (جاہل ہے تہذیب ۱ ص۴۷۸)

بکائی۔ دیکھو زیاد بن عبداللہ بکائی۔

Presented by www.ziaraat.com

بندار دیکھو محمد بن بشار، المعروف بہ بندار

ثعلبی دیکھو زیر، عبدالرحمن بن کیسان الاصم "و زیر" عبدالاعلیٰ بن عامر

۷۸۔ ثور بن یزید کلاعی حمصی (ابو خالد) عمر ۹۰ سال، م ۱۵۳ھ بعہد ابوجعفر

ثقہ ہے۔ تقدیر کا منکر ہے۔ اس کا دادا جنگ صفین میں معاویہ کی طرف سے لڑے اور مارے گئے۔ اس لیے جب ثور کے سامنے علی کا ذکر آتا تو کہتا مجھے اس سے محبت نہیں جس نے میرے دادا کو قتل کیا۔ (طبقات ۷، ص۴۶۲)

ثوری، دیکھو سفیان بن سعید ثوری

۷۹۔ جابر بن یزید جعفی م ۱۲۸ھ

امام ابو حنیفہ کہتے ہیں میں نے جابر جعفی سے زیادہ کاذب کسی کو نہیں دیکھا (تاریخ حدیث و محدثین ۲، ص۲۲)، تدلیس کیا کرتا تھا حدیث بیان کرنے اور رائے میں بہت ضعیف تھا (طبقات ۶، ص۳۴۵)

جابی (الجابی) ساقی، دیکھو زیر عبدالرحمن بن کیسان الاصم

۸۰۔ جبیر بن مطعم

راوی بخاری

خود اس کا بیان ہے کہ میں نے اور عثمان بن عفان نے رسول کے تقسیم خمس پر اعتراض کیا کہ آپ نے اولاد عبدالمطلب کو حصہ دیا اور ہمیں نہیں دیا۔ مگر رسول نے پھر بھی انکار کیا (اس سے نہ صرف رسول پر اعتراض ثابت ہے بلکہ یہ دونوں حریص مال بھی ثابت ہوتے ہیں) یہ حدیث بخاری ۲، ص۴۳۵ پر ہے۔

۸۱۔ جراح بن منہال (ابو العطوف)

آپ حدیث میں ضعیف ہیں (طبقات ۷، ص۲۷۱)

٨٢۔ جریر بن عبداللہ بجلی

یہ عہد عثمان میں ہمدان کا گورنر تھا۔ علی نے اسے معزول کر دیا۔ جب یہ علی کا ایک خط لیکر معاویہ کے پاس جانے لگا تو مالک اشتر نے کہا تھا۔ واللہ میرا گمان ہے کہ یہ معاویہ کی طرف میلان رکھتا ہے اس بات کو لکھ کر سبط ابن جوزی تذکرہ میں لکھتے ہیں۔ کہ بات بھی وہی ہے جو مالک نے کہی (تذکرہ ص۴۱) علی کی بددعا سے پاگل ہو کر مرا (ارجح المطالب باب ۴ ص۲۱۷) شرح ابن ابی الحدید (۱) ص۲۳ جزم ہے کہ رسول نے اس کو جوتیاں دے کر کہا تھا کہ ان کی حفاظت کرنا اس کے کھو جانے سے تیرے دین کی بربادی ہے۔ مگر ایک جوتی اس سے جنگ جمل میں کھو گئی۔ اور دوسری اس وقت جب یہ علی کا خط لیکر معاویہ کے پاس گیا اس کے بعد ہی جریر نے علی کا ساتھ چھوڑ دیا۔

٨٣۔ جعفر بن زبیر۔

راوی ابن ماجہ۔

کہا شعبہ نے کہ جعفر بن زبیر نے چار سو حدیثیں وضعی بنائیں (میزان الاعتدال ص۱۹۴)

٨٤۔ جعفر بن سعد بن سمرہ

راوی ابوداؤد۔ (عن ابیہ)

کہا ابن قطان نے کہ ان لوگوں کا حال مجہول ہے تو حدیثیں اسی سند سے بنائی گئی ہیں اور جو حدیثیں اس کی سنن ابوداؤد میں ہیں (میزان الاعتدال ص۱۹۵)

٨٥۔ جعفر بن عبدالواحد ہاشمی، قاضی

اسے مستعین باللہ نے منصب قضا سے معزول کر کے بصرہ کی طرف خارج کر دیا تھا۔ اصحابی کا نجوم اسی کی بلاؤں سے ہے کہا دارقطنی نے وضعی حدیثیں بناتا

Presented by www.ziaraat.com

تھا۔ ابن عدی نے اس کی بہت سی حدیثیں نقل کیں جو سب بواطیل سے ہیں۔ اور بعض تو سرقہ ہیں۔ (میزان الاعتدال ص۱۹۷)

٨٦۔ جعفر بن محمد بن علی حسینی

علامہ دیلمی کہتے ہیں اس کی کتاب العروس خرافات کا پلندہ ہے (ارد و اسلام ص۸۱) جو بیاری، دیکھو احمد بن عبداللہ بن خالد

٨٧۔ جویریہ بنت ابوسفیان اموی۔

اس نے زیاد کو ابوسفیان اموی کا بیٹا ہونے کی شہادت دی تھی (خلافت و ملوکیت تاریخی و شرعی حیثیت از صلاح الدین بن یوسف ص۲۱۱) تعجب یہ ہے کہ بیٹی اپنے باپ کی زناکاری کی چشم دید شاہد ہے (ناقل)

٨٨۔ حابس بن سعد طائی

راوی ابن ماجہ

جنگ صفین میں معاویہ کی طرف لڑتا ہوا مارا گیا۔ (تہذیب التہذیب (۲) ص۱۲۷) معاویہ نے جن لوگوں کو شرجیل بن سمط کو اپنی طرف ملانے کے لئے مقرر کیا تھا ان میں سے ایک یہ بھی تھا چنانچہ ان لوگوں نے جھوٹ بول کر شرجیل کو علی کا مخالف بنا دیا (اخبار الطوال ص۱۶۱)

٨٩۔ حارث اعور ہمدانی

شعبی بیان کرتے ہیں مجھ سے حارث اعور ہمدانی نے حدیث بیان کی مگر وہ کذاب تھا (صحیح مسلم ۱ ص۱۱، طبقات (۶) ص۱۶۸) یہی رائے ابراہیم کی بھی ہے (صحیح مسلم ۱ ص۱۲)، ان کا ایک قول بہت بڑا اور غمگین کرنے والا ہے اور یہ ضعیف الروایہ ہیں (طبقات (۶) ص۱۶۹)

۹۰ حارث بن عمیر بصری

راوی بخاری

ازدی نے کہا ضعیف ہے۔ حاکم نے کہا یہ حمید بن طویل اور امام جعفر صادق سے موضوع چیز نقل کرتا ہے۔ ابن خزیمہ اسے کذاب کہتا ہے۔ ابن حبان لکھتا ہے کہ ثقہ لوگوں سے ضعیف باتیں نقل کرتا تھا (تہذیب ۲/ ص ۱۵۳، تقریب ص ۵۹)

۹۱۔ حارث بن یزید کوفی

راوی بخاری، مسلم ترمذی، نسائی، ابن ماجہ

یہ بھی قاتلان حسین کے ساتھ کربلا پہنچا تھا۔ (اخبار الطوال ص ۲۵۳)

۹۲۔ حاکم (صاحب مستدرک)

حاکم بہت سی جعلی اور موضوع حدیثوں کو صحیح لکھتے ہیں۔ (علامہ ابن تیمیہ) نیز دیکھو سیرۃ النبی شبلی (۱) ص ۳۹ بحوالہ نقل اکبر طبع کیمبرج ص ۳)

۹۳۔ حبیب بن ابی حبیب، خرطلی، مروزی

واضعین حدیث سے تھا۔ اس نے یہ روایت بنائی کہ جو شخص عاشورہ کو روزہ رکھے تو ستر سال کے صیام و قیام کا ثواب اسے ملیگا اور دس ہزار فرشتوں کا ثواب اور سبع سموات کا ثواب اور جو افطار کرائے روزہ عاشورہ اس نے گویا افطار کرایا تمام امت محمدیہ کو۔ اور جس نے ایک بھوکے کو سیر کیا اس نے تمام امت محمدیہ کو سیر کیا۔ اگر یتیم کے سر پر ہاتھ پھیرے روز عاشورہ تو ہر موئے سر کے عوض درجہ اس کا بلند ہوگا۔ پیدا کیا عرش و کرسی قلم جنت بروز عاشورہ پیدا ہوئے حضرت آدم بروز عاشورہ گئے جنت ہوئے ولادت رسول اللہ اور استوا کے خدا علی العرش اور قیامت بھی بروز عاشور ہوگی (میزان الاعتدال ص ۱۹۳)

Presented by www.ziaraat.com

۹۴۔ حبیب بن مسلمہ — م ۴۲ھ

راوی ابوداؤد، ابن ماجہ۔

تاریخ کامل (۳) ص ۱۴۳ تاریخ ابن خلدون (۲) ص ۲۵ پر ہے کہ علی نے اس پر لعنت فرمائی ہے۔ جنگ صفین میں یہ معاویہ کے ساتھ تھا بعدہ معاویہ کی طرف آرمینیہ کا گورنر رہا ہے۔

۹۵۔ حجاج بن یوسف، ثقفی

راوی بخاری، مسلم، ابوداؤد

تقریب ص ۸۱ میں ہے کہ یہ اس قابل نہیں کہ اس سے روایت لی جائے۔

عقد فرید (۳) ص ۲۵۲ میں ہے کہ امام اوزاعی اسے کافر کہتے تھے اور یہ بھی کہ اس نے اسلام کی رسی کو ٹکڑے ٹکڑے کر دیا۔ امام شعبی کہتے ہیں کہ یہ خبیث اور طاغوت پر ایمان رکھتا تھا اور خدا کے ساتھ کفر کرتا تھا قول عمر بن عبدالعزیز ہے کہ اگر دنیا کی تمام قومیں خباثت میں مقابلہ کریں اور اپنے سارے خبیث لے آئیں تو ہم تنہا حجاج کو پیش کرکے ان پر بازی لے جا سکتے ہیں (خلافت و ملوکیت مودودی ص ۱۸۶)

ابن طاؤس نے اپنے والد سے روایت کی کہ مجھے اپنے عراقی بھائیوں سے تعجب ہے جو حجاج کو مومن کہتے ہیں (طبقات (۵) ص ۴۸۲)

۹۶۔ حارث بن اسد، محاسبی

عارف، امام صوفیہ

بہت سی کتابوں کا مصنف ہے کہا امام ابو زرعہ نے کہ یہ سب کتابیں بدعت اور ضلالت ہیں ہرگز نہ دیکھنا چاہیے۔ امام ذہبی کہتے ہیں کاش امام ابو زرعہ متاخرین صوفیہ کی کتابیں دیکھتے مثلاً قوت القلوب ابو طالب، بہجۃ الاسرار ابن جہضم حقائق تفسیر سلمی اور تصانیف ابو حامد طوسی، اور جو موضوعات احیاء العلوم میں ہے تو کیا

حال ہوتا ابو زرعہ کا اگر دیکھتے غنیۃ الطالبین شیخ عبدالقادر اور فصوص الحکم و فتوحات
مکیہ وغیرہ وغیرہ (میزان الاعتدال ص ۱۹۳)

۹۷۔ حریز بن عثمان رحبی۔

راوی صحاح ستہ

ناصبی ہے (تقریب ص ۴۳) تہذیب (۲) ص ۲۳۹ میں ہے کہ حدیث منزلت میں یہ علی کی نسبت ہارون کی بجائے قارون کہا کرتا تھا۔ اور اسی تہذیب کے ص ۲۴۰ پر ہے کہ یہ صبح شام نماز کے وقت ستر ستر مرتبہ علی پر لعنت کیا کرتا تھا نیز تہذیب ص ۲۳۹ پر بھی یہی ہے (تنقیح اسوۃ الرسول (۱) ص ۴۳ پر ہے) ضحاک بن عبدالوہاب کہتے ہیں کہ وہ متروک الحدیث ہے اور متہم ہے، علامہ ازدی نے اس کو ضعفا میں لکھا ہے۔ ابن حجر عسقلانی کہتے ہیں کہ بخاری نے اس سے دو حدیثیں لی ہیں (تہذیب (۲) ص ۲۴۰)

۹۸۔ حسان بن ثابت

راوی بخاری، مسلم، ابوداؤد، نسائی، ابن ماجہ — عمر ۲۶ ق ھ تا ۵۴ھ

قصہ افک کی تشہیر میں ان پر حد قذف جاری ہوئی (حاشیہ مشکوٰۃ ص ۲۴۲) انہوں نے علی کی بیعت سے انکار کر دیا تھا (تذکرہ خواص الامۃ ص ۳۴ بحوالہ طبری، ابن خلدون اردو (۲) ص ۲۸۵، کامل ابن اثیر (۳) ص ۱۸۰)

۹۹۔ حسن بصری (حسن بن یسار نام ہے) راوی صحاح ستہ — عمر ۲۱ھ تا ۱۱۰ھ

تقریب ص ۶۷ میں ہے کہ یہ ارسال بہت کرتے ہیں اور تدلیس بھی۔ طبقات المدلسین ص ۸ پر بھی ان پر تدلیس کا الزام لگایا گیا ہے۔ ذہبی تذکرۃ الحفاظ، تعجیل المنفعہ ص ۹۹ طبع حیدرآباد ترجمہ عبداللہ بن زیاد ص ۲۲۱ میں ہے کہ حسن بصری ابن زیاد (قاتل امام حسین) سے روایت کرتا ہے آپ نے عقیدہ حقیقیہ اختیار کر لیا تھا۔ ناقدین نے حسن پر کڑی نکتہ چینی کی ہے ان کا خیال ہے کہ یہ روایتوں میں غیر محتاط ہیں۔ ذہبی نے میزان میں انہیں بہت غیر محتاط کہا ہے (ص ۶۶۴ انسائیکلوپیڈیا آف اسلام طبع پنجاب یونیورسٹی) یہ جو قول

Presented by www.ziaraat.com

میت نماز پڑھتے تھے۔ ان کا خود بیان ہے کہ انہوں نے ابوہریرہ سے روایت سنی مگر شعبہ یونس سے روایت کرتے ہیں کہ حسن نے ابوہریرہ سے نہیں سنا۔ آپ کی احادیث میں کم و بیش الفاظ ہوتے تھے (طبقات ج ۷، ۱۹۳)

۱۰۰۔ حسن بن ذکوان البصری

یہ جعلی ساز، غلط کار اور ضعیف فی الحدیث ہیں (قول احمد، ابن معین، نسائی، ترمذی، ابن مدینی لالامام الصادق ص ۹۲)

۱۰۱۔ حسن بن صباح۔ راوی حدیث، اسکندر ابالین من بعد ابوبکر و عمر
یہ وہم کرتا ہے۔ نسائی نے کہا قوی نہیں ہے (فصل الخطاب ص ۱۴۷ حاشیہ)

۱۰۲۔ حسن بن علی بن ابراہیم بن یزداد شامی (استاد ابو علی اہوازی)

تصنیف کی اس نے ایک کتاب صفات میں اگر تصنیف نہ کرتا تو بہتر تھا کیونکہ اس میں بہت سے موضوعات و فضائح کو جمع کیا ہے (میزان الاعتدال ص ۲۴۹)

۱۰۳۔ حسن بن علی بن زکریا بن صالح بصری کا عرف ابو سعید عدوی — م ۔ ۳۱۷ھ

کہا ابن عدی نے وضع کرتا تھا حدیثوں کو۔ کہا ابن حبان نے ایک ہزار حدیث سے زیادہ موضوع اس نے روایت کیں (میزان الاعتدال ص ۲۴۸)

۱۰۴۔ حسن بن عمارہ (بجلی اور ان کے غلام) — م ۔ ۱۵۳ھ عہد ابوجعفر

شعبہ نے کہا حسن بن عمارہ کی نقل کردہ کوئی روایت تمہارے لئے بیان کرنا جائز نہیں اس لئے کہ وہ جھوٹ بولتا ہے (صحیح مسلم ج ۱) حدیث میں ضعیف ہے (طبقات ج ۶/ ۲۸۹)

۱۰۵۔ حسن بن مدرک طحان

راوی بخاری

ابوداؤد کہتے ہیں کہ یہ بڑا جھوٹا ہے۔ فہد بن عوف کی حدیثیں یحییٰ بن حماد کی طرف منسوب کرتا ہے (تہذیب ج ۲/ ۲۲۱)

۱۰۶۔ حسن بن یحییٰ خشانی

کہا ابن جوزی نے اس نے یہ حدیث وضع کی کہ حضرت نے فرمایا معاویہ سے کہ تو

آیۃ الکرسی کہ اگر کوئی اسے پڑھے گا تو اس کا ثواب ہمیشہ جیسی ملتا رہے گا
میزان الاعتدال صفحہ ۲۲۶

۱۰۷۔ حصین بن نمیر کونی

راوی بخاری، ابو داؤد، نسائی، ابن ماجہ

یہ کربلا میں موجود تھا اور خون حسینؑ میں اس کے ہاتھ رنگین ہیں۔ بقول تاریخ صغیر بخاری ص[illegible] ابراہیم بن مالک اشتر نے اس کو اور ابن زیاد کو آگ میں جلا دیا۔

تہذیب التہذیب ۲/۳۸۱ پر ہے کہ یہ علی کو برا کہا کرتا تھا۔ حاکم کہتے ہیں اس کی حدیثیں محدثین کے نزدیک قوی نہیں ہوتیں۔

۱۰۸۔ حفص بن غیاث ۱۱۵ھ – ۱۹۴ھ

بڑے قابل اعتماد شخص تھے مگر تدلیس کر دیتے تھے (طبقات ۶/۳۱۳)

۱۰۹۔ حکم بن عبد اللہ بلخی (ابو مطیع)

قاضی بلخ۔ مرجیہ خیالات رکھتے تھے۔ حدیث میں ضعیف تھے (طبقات ۷/۳۸۵)

۱۱۰۔ حکم بن عبد اللہ بن خطاف (ابو سلمہ)

کہا ابو حاتم نے کذاب ہے، کہا دارقطنی نے وضع احادیث کرتا تھا۔ زہری عن ابن مسیب سے تقریباً پچاس حدیثیں روایت کیں جن کی اصل مطلق نہیں (میزان الاعتدال ص۲۲۳)

۱۱۱۔ حکیم بن جبیر۔ راوی صحاح ستہ

تقریب صفحہ ۱۰۱ پر ہے ضعیف ہے اور شیعہ ہونے کے۔ تہذیب ۲/۴۴۵ پر ہے کہ احمد اسے ضعیف الحدیث مضطرب کہتے تھے۔ ابن معین کہتے ہیں یہ کچھ نہیں یحییٰ بن شعبہ کہتے ہیں ضعیف الحدیث ہے۔ شعبہ کہتے ہیں اس کی حدیث بیان کرتے ہیں جہنم کا خوف ہے۔ نیز دیکھو نمبر [illegible] عبد اللہ بلخی۔

۱۱۲۔ حماد بن ابی سلیمان۔ [illegible]۔ کوفی

راوی بخاری

تقریب صفحہ ۱۰۱ پر ہے حماد کوفی فقیہ ہے مگر وہمی ہے ارجاء کی طرف نسبت دی گئی ہے دیکھنے میں مرجیہ تھا۔ ذہبی میزان الاعتدال و رجال الصحیحین الخ صفحہ ۱۰۱ پر ہے کہ امام

Presented by www.ziaraat.com

اعمش اس کو ثقہ نہیں جانتے تھے۔ محدثین نے کہا ہے کہ حماد حدیث میں ضعیف تھے حدیث صحیح وغیر صحیح کو ملا دیتے تھے (طبقات ۶/۲۵۴)

۱۱۳۔ حماد بن سلمہ (ابو سلمہ)

سلمہ کی کنیت ابو صخرہ ہے۔ وہ بنو تمیم کے آزاد کردہ تھے حمید طویل کے بھانجے ہیں حماد ثقہ اور کثیر الحدیث ہیں بعض اوقات منکر حدیثیں بیان کر جاتے ہیں (طبقات ۷/۲۰۲)

۱۱۴۔ حمید بن ابی حمید طویل (ابو عبیدہ)

آزاد کردہ غلام۔ ابو عبیدہ کا نام طرخان ہے۔ حمید کثیر الحدیث ہیں مگر بسا اوقات انس بن مالک سے تدلیس کرتے ہیں (طبقات ۷/۲۴۱)

۱۱۵۔ حمید بن عبد الرحمن بن عوف (کنیت ابو عبد الرحمن)

باوجودیکہ انہوں نے عمر کو نہیں دیکھا مگر کہتے ہیں کہ میں نے ان کو دیکھا کہ وہ حضرت عمر اشنب تاریک کو دیکھتے تو مغرب کی نماز پڑھتے اور اس کے بعد روزہ افطار کرتے۔ (طبقات ۵/۱۴۹)

۱۱۶۔ خارجہ بن مصعب

راوی ترمذی، ابن ماجہ

ابن عدی نے تقریب میں حدیث کے مناکر و غرائب اس کے ترجمہ میں لکھے ہیں۔ (میزان الاعتدال ص۲۹۲)۔

۱۱۷۔ خلف بن خلیفہ۔

راوی بخاری و مسلم

تقریب صفحہ ۱۱۳ پر ہے کہ اس کا دعویٰ کہ اس نے عمرو بن حریث صحابی کو دیکھا تھا جھوٹا ہے یہی بات تہذیب ۳/۱۵۱ پر بھی ہے۔

۱۱۸۔ خالد بن سلمہ کوفی۔

راوی صحاح ستہ

تقریب صفحہ ۹۱ پر ہے کہ یہ مرجیہ اور ناصبی ہے۔ تہذیب ۳/۹۵ پر ہے کہ مرجیہ ہے اور

عائشہ نے کہا کہ اس نے اولاد مروان کو وہ اشعار پڑھ کر سنائے جن میں ہجو پیغمبر تھی۔

۱۱۹۔ خالد بن عبداللہ قسری

راوی بخاری۔ ابوداؤد

تہذیب ۳/۱۰۲ پر ہے کہ یحییٰ بن معین کہتے ہیں کہ یہ بنی امیہ کی طرف سے گورنر رہا ہے علی کو برا کہتا تھا اور عقیلی کہتے ہیں کہ اس کی حدیثوں کی متابعت نہ کی جائے۔ دول اسلام ۱/۶۶ پر ہے کہ یہ سخی، خطیب مگر ناصبی تھا۔

۱۲۰۔ خالد بن مہران

راوی بخاری

تہذیب ۱ تہذیب میں ہے کہ ابوحاتم لکھتے ہیں کہ اس کی حدیث تو لکھ لو مگر اس سے احتجاج نہ کرو۔ کیونکہ جیسا کہ حماد بن زید نے اشارہ کیا ہے کہ آخر عمر میں اس کا حافظہ خراب ہو گیا تھا اور اس وجہ سے بھی کہ وہ سلطنت کے امور میں داخل ہو گیا تھا۔

۱۲۱۔ خالد بن ولید

راوی بخاری و مسلم

مالک بن نویرہ کا قاتل اور اس کی زوجہ سے زنا کرنے والا (تقریب ص۱۱۱ رجال صحیحین ۱/۱۱۸) اسی الزام پر حضرت عمر اسے سنگسار کیے جانے کا قابل جانتے تھے (اسد الغابہ ۴/۲۹۵ ابو الفداء ۱/۱۵۸) روز فتح مکہ اس نے کچھ ایسے لوگوں کو قتل کر دیا جن کا قتل جائز نہ تھا اس پر رسول نے خالد سے تبرا کیا۔ (نیز دیکھو انوار الغفر ۳۔ ص۱۳۳، ص۱۹۳ البدایہ پ۲۶ ص۹۵) پھر جنگ حنین میں اس نے پھر یہی حرکت کی اور رسول نے پھر تنبیہ کی۔ تاریخ اسلام از شوق امرتسری ص۲۵۱)۔

۱۲۲۔ خراش

بقول علامہ محمد طاہر گجراتی یہ جھوٹی حدیثیں گھڑتا تھا (دو اسلام ص۸۰)

خطیب بغدادی دیکھو زیر ابونعیم"

Presented by www.ziaraat.com

۱۲۳۔ خلاد بن یحییٰ

راوی بخاری

تقریب ص۱۱۵ پر اسے مرجیہ اور تہذیب ۳/۱۷۴ پر اسے قدریہ بتایا گیا ہے۔

۱۲۴۔ داؤد بن حصین

راوی صحاح ستہ۔ موطائے امام مالک

تقریب ص۱۱۲ پر ہے کہ یہ ثقہ ہے مگر جو حدیثیں یہ عکرمہ سے روایت کرتا ہے ان کا اعتبار نہیں خارجی مذہب رکھتا تھا۔ تہذیب ۳/۱۸۲ پر ابن حبان نے بھی اسے خارجی کہا ہے۔ ساجی نے کہا اس کی حدیثیں غلط ہوتی ہیں۔ مدینی نے کہا سفیان ان کی حدیثوں سے پرہیز کرتے تھے۔ ابو زرعہ نے کہا یہ لین الحدیث ہے۔ ابوحاتم نے کہا اس کی حدیثیں قوی نہیں۔ اگر امام مالک اس سے حدیث نہ لیتے تو اس سے روایت لینی ترک کر دی جاتی۔ (تہذیب ۳/۱۸۱) بیہقی نے بھی اسے ضعیف بتایا ہے (کشف الاحوال فی نقد الرجال ۱/۱۲۹)

۱۲۵۔ داؤد بن عفان

یہ ایسے نسخہ موضوعہ کی روایت کرتا ہے انس بن مالک سے جس کی ایک روایت ہے کرز سات ہیں لوح، قلم، اسرافیل، میکائیل، جبرائیل، محمد، معاویہ (میزان الاعتدال ص۳۲۴)

۱۲۶۔ داؤد بن محبر

راوی ابن ماجہ

یہ کذب اور سرقہ حدیث میں متہم ہے (تاریخ حدیث و محدثین ۴/۲)

۱۲۷۔ داؤد بن محمد بن مہذم

راوی سنن ابن ماجہ

کہا دارقطنی نے کتاب العقل کو وضع کیا میسرہ بن عبد ربہ نے اسے چرایا داؤد بن محبر نے اور دوسرے اسناد سے اس کی ترتیب دی۔ پھر سرقہ کیا اس کا عبد العزیز بن رجاء نے۔ پھر سرقہ کیا اس کا سلیمان بن عیسیٰ سجزی نے (میزان الاعتدال ۱/۲۸۸)

۱۱۸ - دینار

بقول علامہ محمد طاہر گجراتی یہ جھوٹی حدیثیں گڑھتا تھا (دو اسلام از برق صـ۸۰)

۱۱۹ - ذر بن عبداللہ

فصیح و بلیغ قصہ گو، عقیدۃً مرجیہ تھا۔ (طبقات ۶/۲۱۹)

۱۲۰ - ذوالنون مصری

عارف زاہد (م - ۲۴۵ھ)

اولیاء اللہ میں داخل ہیں۔ کہا دار قطنی نے کہ اس کی حدیثیں قابل نظر ہیں۔ مصر میں ان پر کفر و زندقہ کا حکم بھی لگایا گیا (میزان ۱/۲۹۲)

۱۲۱ - راشد بن سعد مقرائی

راوی بخاری

دار قطنی، ابن حزم نے کہا یہ ضعیف ہے (تہذیب ۳/۲۲۶) جنگ صفین میں یہ معاویہ کے ساتھ تھا۔

۱۲۲ - رافع بن خدیج

راوی بخاری و مسلم

کامل ابن اثیر ۳/۹۸ پر ہے کہ یہ عثمانی تھا۔ اس نے علی کی بیعت سے انکار کیا۔ (تذکرہ خواص الامہ صـ۲۳)

۱۲۳ - ربیع بن صبیح (ابو حفص)

حدیث میں ضعیف ہیں لوگ آپ سے راوی ہیں مگر عفان نے آپ کو چھوڑ دیا ہے (طبقات ابن سعد ۷/۲۰۷)

۱۲۴ - ربیع بن محمود ماردینی

۵۹۹ھ میں مدعی ہوا کہ میں صحابی رسول ہوں علامہ ذہبی اسے دجال مفتری لکھتے ہیں (میزان ۱/۲۹۸)

Presented by www.ziaraat.com

۱۲۵ - رتن ہندی (م - ۶۳۲ھ)

شیخ دجال ... ۶۰۰ھ میں مدعی صحبت رسول ہوا۔ جب علامہ ذہبی نے اس کی روایت کو جھوٹا قرار دیا تو قاموس کے مصنف علامہ مجد الدین فیروزآبادی (م - ۸۱۲ھ) کو اسی قدر صدمہ پہنچا کہ انہوں نے علامہ ذہبی سے تمام تعلقات توڑ لئے۔ بابا رتن ۳ سو حدیثوں کے راوی ہیں (دو اسلام از برق صـ۹۱ نیز دیکھو زیر موسیٰ بن علی بن بندار)

۱۲۶ - روح بن عبادہ قیسی

حافظ مشہور ہیں ابن عدی سے روایت ہے کہ روح کی ایک لاکھ حدیثوں میں سے دس ہزار میں نے لکھیں۔ بارہ آدمیوں نے ان پر اعتراض کیا۔ ابو داؤد کا بیان ہے کہ قواریری نے اس کی نو سو حدیثوں سے انکار کیا جسے وہ امام مالک سے روایت کرتا ہے

(میزان ۱/۳۴۵)

۱۲۷ - روح بن خطیف

راوی مندرجہ ذیل دو احادیث:-

۱- عید الفطر کے دن راستوں پر فرشتے کھڑے ہوتے ہیں اور ندا کرتے ہیں اے گروہ اسلام پروردگار رحیم کی طرف آؤ ..... الخ

۲- حدیث الدم قدر الدرہم یعنی بقدر درہم خون نکلنے سے دوبارہ نماز پڑھنی ضروری ہے پہلی نماز فاسد ہو جاتی ہے (عن ابو ہریرہ) بخاری نے اسی حدیث کو اپنی تاریخ میں بیان کیا مگر علماء کے نزدیک یہ حدیث غلط اور موضوع ہے۔ (نووی)

عبداللہ بن مبارک کہتے ہیں کہ میں نے حدیث الدم کے راوی روح بن خطیف کو دیکھا اور ان کے پاس جلسہ میں بیٹھا بھی لیکن چونکہ ان کی حدیث ناقابل قبول سمجھی جاتی تھی اس لئے ان کے ساتھ بیٹھنے سے مجھے اپنے ساتھیوں سے شرم معلوم ہوتی تھی (مقدمہ صحیح مسلم ۱/۱۴)

۱۲۸ - زبیر بن بکار بن عبداللہ بن مصعب بن ثابت بن عبداللہ بن زبیر بن عوام

راوی بابت عقدہائے ام کلثوم بنت علی و سکینہ بنت حسین

یہ واضع احادیث اور دشمن اہل بیت ہے (میزان الاعتدال ذہبی ۱/۳۴۸) تاریخ کامل

ابن اثیر ۶/۱۷۶ میں ہے کہ یہ علویوں کی ہجو کیا کرتا تھا چنانچہ لکھا ہے کہ " احمد بن سلیمان بن ابی شیخ نے کہا کہ زبیر بن بکار علویوں سے بھاگ کر وارد عراق ہوا کیونکہ زبیر علویوں کو برا بھلا کہتا تھا اور گالی دیتا تھا جس پر انہوں نے اسے دھمکایا کہ تجھے قتل کر دیں گے اس نے آکر اپنے چچا مصعب بن عبداللہ سے کہا کہ میرا حال معتصم باللہ خلیفہ تک پہنچا دو۔ جب دیکھا کہ اس کا چچا ادھر توجہ نہیں دیتا بلکہ ناراض ہے اور ملامت کرتا ہے تو احمد بن سلیمان سے شکایت کی کہ چچا کو راضی کر دو میرے بارے میں۔ احمد نے اس کے چچا سے شکایت کی کہ زبیر بن بکار کے حال پر کیوں توجہ نہیں کرتے۔ اس نے جواب دیا کہ زبیر میں جہالت ہے اور شرارت کرتا ہے تم اس کو سمجھاؤ کہ وہ علویوں کو راضی و خوشنود کرے میں کسی طرح علویوں کی برائی اس کے (خلیفہ معتصم باللہ کے) سامنے بیان نہیں کر سکتا۔ تم بھی زبیر کو سمجھاؤ کہ وہ علویوں کی ہجو اور مذمت کرنے سے باز آئے (تاریخ کامل ابن اثیر ۶/۱۷۶)

۱۳۹۔ زبیر بن عوام

راوی بخاری

جنگ جمل میں عائشہ کے ساتھ تھے بعد کو کنارہ کش ہو گئے مگر عمرو بن جرموز کے ہاتھوں مارے گئے۔ عقد فرید صـ۳ پر ان کو قاتلین عثمان میں بتایا گیا ہے۔ تذکرہ خواص الامۃ میں ہے کہ جب عائشہ پر حوأب کے کتے بھونکے (تذکرہ خواص الامۃ) اور عائشہ حدیث رسول کو یاد کر کے واپس ہونے لگیں تو طلحہ و زبیر نے کہا یہ حوأب نہیں ہے اور پچاس آدمیوں سے گواہی دلوائی اس کا تذکرہ صـ۳۹ پر ہے کہ امام شعبی کہتے ہیں کہ یہ پہلی جھوٹی گواہی ہے جو اسلام میں دی گئی۔

۱۴۰۔ زرعہ بن عبدالرحمٰن کوفی

راوی ابوداؤد

روضۃ النذیر صـ۱۱۵ پر ہے کہ زرعہ نے یوم کربلا ایک تیر مار کر امام حسین کے تالو کو زخمی کیا تھا۔

Presented by www.ziaraat.com

۱۴۱۔ زفر بن ہذیل (ابوالہذیل)

انہوں نے حدیث سنی مگر ان پر رائے کا غلبہ ہو گیا۔ زفر علم حدیث میں کوئی شے نہیں (طبقات ۶/۱۳)

زمخشری (صاحب تفسیر کشاف) دیکھو زیر عبدالرحمٰن بن کیسان الاصم

زنجی۔ دیکھو مسلم بن خالد

زہری۔ دیکھو محمد بن مسلم

۱۴۲۔ زیاد بن عبداللہ۔ بکائی

محدث۔ راوی بخاری و مسلم (انسائیکلوپیڈیا پیسہ اخبار لاہور)

ابن ہشام نے ابن اسحاق کی کتاب کو زیاد بکائی کے واسطے سے نقل کیا۔ بکائی اگرچہ مرتبہ کے شخص ہیں تاہم محدثین کے اعلیٰ معیار سے فروتر ہیں۔ ابن مدینی (بخاری کے استاد) کہتے ہیں بکائی ضعیف ہے اور میں نے اسے ترک کر دیا۔ ابوحاتم کہتے ہیں وہ استناد کے قابل نہیں۔ نسائی کہتے ہیں وہ ضعیف ہے (سیرۃ النبی شبلی ۱/۴۴)

۱۴۳۔ زیاد بن عبداللہ عامری — م ۱۸۳ در کوفہ

ترمذی نے وکیع سے نقل کیا ہے کہ یہ جھوٹا ہے (امام الصادق صـ۹۲) محدثین کے نزدیک یہ ضعیف ہیں حالانکہ ان سے حدیثیں لی گئی ہیں (طبقات ۶/۱۹)

۱۴۴۔ زیاد بن علاقہ

راوی صحاح ستہ

تقریب صـ۱۳۳ پر ہے کہ یہ ناصبی ہے۔ تہذیب ۳/۳۸۱ پر بھی اسے اہلبیت سے منحرف بتایا ہے۔

۱۴۵۔ زیاد بن میمون

کہا ابوداؤد نے خود اس نے مجھ سے اقرار کیا کہ میں نے یہ حدیثیں وضع کی ہیں

میزان ۱/۳۷۰

۱۴۶۔ زید بن ارقم

راوی صحاح ستہ

یہ غدیر کی روایت کو قصداً چھپا گئے اور علی کی بددعا سے نابینا ہو گئے (سیرۃ حلبیہ ۳/۳۸۴ شواہد النبوۃ از جامی ص ۱۶۸ ۔ مناقب المرتضیٰ از محمد علی کاکوروی ص ۲۰۹)

تحفہ اثنا عشریہ ص ۹۹ پر ہے کہ بغض از اہل بیت و امیر المومنین تاحیات مدت رہا ہے۔

(م ۔ ۶۶ھ)

۱۴۷۔ زید بن ثابت

راوی بخاری و مسلم۔

امام راغب اصفہانی لکھتے ہیں کہ عمر زید بن ثابت کے متعلق کہتے تھے کہ زید تم آج کے دن تک ہمیشہ ظالم و جابر رہے (منقول از استقصا ۲/۶۲ طبع اول از محمدی پریس۔

شرح مسلم از نووی ۱/۱۳۲ پر ہے کہ عمر بن خطاب، ابن عمر اور زید بن ثابت کھڑے ہو کر پیشاب کرتے تھے۔

۱۴۸۔ زید بن حارث بدری

راوی صحاح ستہ

قاتلان امام حسین سے ہے۔ کربلا میں امام حسین نے جو خطبہ دیا تھا اس میں ہے کہ یہ بھی امام کو خط لکھ کر بلانے والوں میں سے تھا (ابن خلدون ۵/۱۱۴ ۔ کامل ابن اثیر ۴/۲۴)

۱۴۹۔ زید بن حسن بن امیرک حسینی

وضع کیں اس نے چالیس حدیثیں (میزان ۱/۳۶۳)

۱۵۰۔ زید بن رفاعہ ہاشمی (ابو الخیر)

کہا ابن جوزی نے کذاب و وضاع دجال تھا۔ وضع حدیث میں مشہور و معروف تھا چالیس وضعی حدیثیں اس کی سرقہ کیں ابن ودعان نے میزان ۱/۳۶۴ ۔ دیکھو ابو نصر بن ودعان

۱۵۱۔ زید بن عبداللہ بن مسعود ہاشمی (ابو القاسم)

متہم ہے بوضع چالیس حدیث کے آداب میں (میزان ۱/۳۶۵)

Presented by www.ziaraat.com

۱۵۲۔ زید بن عیاش

راوی ترمذی، ابو داؤد، نسائی، ابن ماجہ

امام ابو حنیفہ نے کہا زید کی حدیثیں قبول نہیں کی جا سکتیں۔ اور امام اہل حدیث نے ا ص کے اس طعن کو پسند کیا۔ (ہدایہ ص ۳۷ نولکشور)

۱۵۳۔ سالم بن ابی جعد۔ کوفی

راوی بخاری و مسلم

طبقات المدلسین ص ۲۲ میں ذہبی سے روایت ہے کہ یہ تدلیس کیا کرتا تھا تہذیب ۳/۴۳۲ میں ہے کہ سالم ثوبان سے روایت کرتا ہے مگر وہ ان تک نہیں پہنچا۔

۱۵۴۔ سالم بن علاء

راوی حدیث اقتدوا بالذین من بعدی ابوبکر و عمر

ابن معین اور نسائی نے ضعیف کہا (فلک النجاۃ ۲/۸ بحوالہ میزان) دیکھو حسن بن

صباح و عبدالمنعم بن بشیر ساری دیکھو ابراہیم بن عباس (ابو اسحاق)

۱۵۵۔ سعد بن ابی وقاص

راوی بخاری

قتل عثمان میں شریک تھے (ملل و النحل شہرستانی برحاشیہ ملل و النحل ابن حزم)

اس نے عثمان کے بعد علی کی بیعت نہیں کی (طبری ۵/۱۵۴ ۔ عقد فرید ۲/۳۴۸ ۔ تذکرہ خواص الامۃ ص ۳۴) حالانکہ انہوں نے یزید کی بیعت کر لی تھی (تذکرہ خواص الامۃ ص ۳۴)

۱۵۶۔ سعد بن طریف۔ اسکاف حنظلی

کہا ابن حبان نے یہ وضع کرتا تھا حدیث فی الفور (میزان ۱/۳۶۳)۔

۱۵۷۔ سعید بن ابی عروبہ

راوی بخاری و مسلم

میزان الاعتدال ۱/۳۸۷ میں ہے کہ یہ آخر عمر میں بہکنے لگا تھا۔ قدریہ مذہب رکھتا تھا تہذیب ۴/۶۵ پر بھی یہی لکھا ہے اور ص ۶۶ پر ہے کہ یہ ان سے روایت کرتا ہے جن سے اس نے روایت

کرتے نہیں سنا۔ (یعنی مدلس ہے۔ ناقل) نیز دیکھو طبقات ص ۲۹۲۔

۱۵۸۔ <u>سعید بن ابی عمران</u> (ابوالبختری طائی)

کثیر الحدیث۔ درمیان میں کوئی نہ کوئی راوی چھوڑ دیتا ہے وہ صحابہ سے روایت کرتا ہے مگر اس نے کسی صحابی سے نہیں سنا۔ طبقات ص ۲۹۹

۱۵۹۔ <u>سعید بن داؤد بن ابی زبیر</u>

راوی بخاری

تہذیب ۴ ص ۲۴ پر ہے کہ خطیب اس کی روایتوں کو جھوٹا کہتا ہے ابن مدینی نے بھی اس کی تضعیف کی ہے عبداللہ بن نافع الصائغ نے اسے جھوٹا کہا۔

۱۶۰۔ <u>سعید بن عاص۔ اموی</u>

راوی بخاری و مسلم

قتل عثمان میں یہ بھی شریک تھے (طبری ص ۱۴۲)۔

قبر رسولؐ کے پاس امام حسنؑ کے دفن کئے جانے میں یہ بھی مانع ہوا تھا۔ (اتحاف بحب الاشراف ص ۴۹)

۱۶۱۔ <u>سعید بن عبدالرحمٰن۔ قاضی</u>

راوی بخاری و مسلم

تقریب ص ۱۲۶ پر ہے کہ ابن حبان نے اسے ضعیف کہا ہے یہ ثقات کی زبانی جھوٹی باتیں نقل کرتا ہے۔ ابوحاتم کہتے ہیں اس کی روایتوں سے احتجاج نہیں کیا جا سکتا۔

۱۶۲۔ <u>سعید بن عروبہ۔</u> (غالباً سعید بن ابی عروبہ ہے)

امام احمد بن حنبل فرماتے ہیں کہ یہ حکم بن عتبہ سے روایت کرتا ہے حالانکہ اس نے کچھ بھی نہیں سنا۔ (یعنی سعید مدلس ہے) یہی راوی قتادہ، عمرو بن دینار، ہشام بن عروہ، اسماعیل بن خالد، عبداللہ بن عمر، ابوبشر، زید بن اسلم، اور ابوالزناد سے روایت کرتا ہے حالانکہ اس نے کوئی حدیث ان حضرات سے نہیں سنی۔ یزید بن ہارون کہتے ہیں کہ زیادہ میں نے اور مسعر بن کدام اور شریک کے سب کو تدلیس کرتے ہوئے دیکھا۔ (تاریخ حدیث و محدثین ص ۲۵۴)

Presented by www.ziaraat.com

۱۶۳۔ <u>سعید بن فیروز (ابوالبختری)</u>

راوی بخاری و مسلم

موضوعات کبیر سید علی قاری ص ۱۰۳، حیات الحیوان دمیری جلد اوّل میں ہے کہ اس نے ہارون رشید کی خوشامد میں حدیث بیان کر دی کہ رسول اللہ کبوتر اڑایا کرتے تھے اس کے بعد علامہ دمیری کہتے ہیں کہ ہمارے علماء نے اس حدیث متذکرہ و دیگر موضوعات کی وجہ سے اس سے حدیث لینا ترک کر دیا ہے۔

۱۶۴۔ <u>سعید بن مرزبان۔ اعور۔ کوفی</u>

راوی بخاری

تہذیب ۴ ص ۷۹ پر ہے کہ ابن معین نے کہا یہ غیر معتبر ہے۔ عمرو بن علی کہتے ہیں یہ ضعیف متروک الحدیث ہے ابوزرعہ کہتے ہیں اس کی حدیث منکر ہوتی ہے یہ غلط بیانی بھی کرتا تھا۔ عجلی اسے ضعیف بتاتے ہیں۔ ابن حبان کہتے ہیں اس کو وہم بہت ہوتا ہے اور فاحش غلطی کرتا ہے۔

۱۶۵۔ <u>سعید بن مسیب</u> عمر ۹۴-۱۵ھ (تاریخ حدیث و محدثین)

ابوہریرہ

سعید سے جب امام زین العابدینؑ کی نماز جنازہ پڑھنے کو کہا گیا تو اس نے جواب دیا کہ مجھے مسجد میں دو رکعت پڑھنا اس مرد صالح کے پاس مکان صالح میں حاضر ہونے سے زیادہ پسند ہے۔ بخلاف اس کے سلیمان بن یسار نے امام کی نماز جنازہ پڑھی اور کہا کہ مجھے جنازہ میں حاضر ہونا نفل نماز پڑھنے سے زیادہ پسند ہے (طبقات ص ۲۱۵) سعید بن مسیب نے زیاد کو کہا کہ میں نے منبر پر عمر سے سنا کہ مجھے جو شخص معلوم ہوگا کہ اس نے جماع کر کے غسل نہیں کیا خواہ اسے انزال ہوا یا نہ ہو تو میں اسے سزا دوں گا۔ اس پر ان سے پوچھا گیا کہ کیا آپ نے عمر کو پایا ہے انہوں نے کہا نہیں (یعنی تدلیس ہے) طبقات ص ۱۲۸ انکی اکثر روایات کی سند ابوہریرہ سے ہے جن کے وہ داماد تھے۔ طبقات ص ۱۲۹۔

۱۶۶- سعید بن جبیرہ

راوی خطبہ قس بن ساعدہ

ابن حبان نے کہا ثقہ لوگوں سے جعلی حدیثیں روایت کرتا تھا۔ یا تو وہ خود حدیثیں تصنیف کرتا تھا یا رگ اس کیلئے بنا دیتے تھے۔ سیرۃ النبی $\frac{1}{195}$۔

۱۶۷- سفیان بن سعید ثوری (المعروف بہ سفیان ثوری) م شعبان ۱۶۱ھ در بصرہ

راوی بخاری

تقریب ص۱۵۱ پر ہے کبھی کبھی سفیان ثوری تدلیس (غلط بیانی) کرتے تھے۔ تہذیب $\frac{4}{115}$ پر بھی ان کی تدلیس کا ایک واقعہ عبداللہ بن مبارک سے منقول ہے۔

عقد فرید … پر ہے کہ یہ نبیذ پیتے تھے۔ ابن حجر مکی قرات الاوراق … میں کہتے ہیں کہ نبیذ کے جائز ہونے کا کوئی قائل نہیں۔ مجمع البحار شیخ محمد طاہر حنفی اور فوائد المجموعہ محمد بن علی شوکانی میں ہے کہ حضرت عمر نے اپنے بیٹے عبدالرحمان عرف ابو شحمہ کو بسبب نبیذ پینے کے حد ماری تھی۔

فصول المہمہ فی معرفۃ الائمہ ص۲۳۵ پر ہے کہ امام جعفر صادق نے ان کو دربار داری سلاطین کی وجہ سے اپنے پاس سے نکال دیا تھا۔ طبقات شعرانی ص۳۵، ج۱ ص۵۹ پر ہے کہ اس نے امام جعفر صادق کے جبہ مقدسہ پہننے پر اعتراض کیا تھا حالانکہ خود جبہ کے اندر ریشم کا لباس پہنے ہوا تھا۔

یہ ضعیف راویوں سے حدیث لیتے ہیں (طبقات $\frac{6}{249}$ - $\frac{6}{271}$ - $\frac{6}{259}$)

حدیث کے امیر المومنین ہیں مگر تدلیس کرتے ہیں (تاریخ حدیث و محدثین …)

۱۶۸- سفیان بن عیینہ (المعروف بہ ابن عیینہ)

تدلیس فی الحدیث کرتے تھے اور تدلیس کرتے وقت ثقہ راوی کا حوالہ دیتے تھے (تاریخ حدیث و محدثین …)

۱۶۹- سلیمان بن داؤد (المعروف بہ ابو داؤد طیالسی) م ۲۰۳ھ در بصرہ عمر ۷۲ سال

کثیر الحدیث اور ثقہ ہیں۔ بسا اوقات غلطی کر جاتے ہیں (طبقات $\frac{7}{218}$)

Presented by www.ziaraat.com

۱۷۰- سلیمان بن زید محاربی

راوی بخاری

تقریب ص۱۵۰ پر ہے کہ یہ ضعیف ہے۔ تہذیب $\frac{4}{193}$ پر ہے کہ ابن معین اسے غیر معتبر کہتے ہیں۔ اس کی حدیث ایک پیسہ کی بھی نہیں۔ امام نسائی بھی غیر معتبر کہتے ہیں۔

۱۷۱- سلیمان بن طرخان۔ تیمی

راوی بخاری

تقریب ص۱۵۰، تہذیب $\frac{4}{202}$ میں ہے کہ یحییٰ بن معین نے کہا کہ یہ مدلس (غلط گو) ہے۔ بقول یحییٰ بن معین تدلیس کرنے والے کا خون حلال ہے (تہذیب …)

۱۷۲- سلیمان بن عثمان فوزی

خود میزان میں اس کی چار یا پانچ حدیثیں اس کے موضوعات سے لکھی ہوئی ہیں۔ ابو زرعہ نے کہا منکرۃ الاحادیث منزلۃ موضوعۃ (میزان …)

۱۷۳- سلیمان بن عمرو (ابو داؤد نخعی)

کذاب مشہور ہے۔ بڑا عابد و زاہد تھا اور نہایت مرد صالح تھا ظاہر میں مگر جعلساز تھا۔ میزان … علامہ ابن جوزی نے سعد وضاع کہا ہے (علوم اسلام …)

۱۷۴- سلیمان بن عیسیٰ بن نجیح سجزی

کہا جوزجانی نے کذاب معروف ہے کہا ابن عدی نے یہ وضع کرتا تھا حدیث کو۔ اس کی تصنیف ایک کتاب تفضیل العقل ہے دو جز میں۔ یہ راوی ہے اس حدیث کا ان اللہ یحب اربع ابوبکر عمر عثمان و علی (نیز دیکھو داؤد بن محبر)

۱۷۵- سلیمان بن مہران (المعروف بہ اعمش)

راوی صحاح ستہ

تقریب ص۱۶۰ پر ہے کہ یہ تدلیس کرتے تھے۔ تہذیب $\frac{4}{222}$ پر بھی ان کو مدلس کہا گیا ہے۔ عقد فرید … میں ان کو نبیذ خوار کہا گیا ہے۔ یہ تدلیس کرتے تھے (تاریخ حدیث و محدثین …)

۱۷۶۔ سمرہ بن جندب

راوی صحاح ستہ

ابوحنیفہ اپنی رائے اس پر مقدم رکھتے تھے (دیکھو زیر انس بن مالک) النصائح الکافیہ علامہ ابوبکر شہاب ص۵۱، نقل اکبر ص۱۲، فلک النجاۃ ۱/۳۰۴ حاشیہ پر ہے کہ معاویہ نے سمرہ بن جندب سے کہا میں تجھ کو ایک لاکھ درہم انعام دیتا ہوں تم صرف اتنا کرو کہ لوگوں سے بیان کرتے رہو کہ قرآن کی آیت (ومن الناس من یعجبک) علی کی شان میں نازل ہوئی اور آیت (ومن الناس من یشری نفسہ) علی کے قاتل عبدالرحمان بن ملجم کی شان میں نازل ہوئی مگر سمرہ نے اس کو منظور نہیں کیا۔ تب معاویہ نے کہا دو لاکھ دیتا ہوں اس پر بھی سمرہ نے انکار کیا تب معاویہ نے کہا چار لاکھ درہم لے لو مگر اس مضمون کی روایت ضرور کردو آخر سمرہ بن جندب نے منظور کیا اور اس بات کی حدیث گھڑ دی۔

طبری ۶/۱۲۲ پر ہے کہ ایک دفعہ زیاد نے بصرہ میں اپنا قائم مقام بنایا تو اس نے ۸ ہزار بے گناہوں کو قتل کرا دیا۔ کسی نے کہا تو ڈرتا نہیں بولا اسکے دو گنے قتل کرتا تب بھی نہ ڈرتا اسی صفحہ پر ہے کہ بقول ابو سوار عدوی ایک دن صبح سمرہ نے ۴۷ آدمیوں کو قتل کیا جنہوں نے قرآن جمع کیا تھا۔ یہ کربلا میں امام حسین سے لڑنے ابن زیاد کی فوج میں ایک افسر بن کر آیا تھا۔ (شرح ابن ابی الحدید ۱/۳۶۳)

۱۷۷۔ سوید بن ابراہیم۔ بصری۔ عطار (ابو حاتم)

ابن عدی نے اس کے ترجمہ میں چودہ حدیثیں لکھی ہیں۔ پھر کہا بعضہا لا یتابع علیہا احد اور ابن حبان نے کہا فاسق یروی الموضوعات (میزان ۱/۴۲۰)

۱۷۸۔ سوید بن سعید حدثانی

راوی بخاری

تقریب ص۱۵۱ پر ہے کہ یہ کبھی کبھی تدلیس کرتا ہے۔ تہذیب ۴/۲۷۴ پر ہے کہ ابوبکر اسماعیلی کہتے ہیں کہ بسبب تدلیس میرے دل میں سوید کی طرف سے بدگمانی ہے۔ نیز اسی کتاب کے ص۲۷۵ پر ہے کہ یحییٰ بن معین کہتے ہیں کہ اگر میرے پاس نیزہ اور گھوڑا ہوتا تو میں

Presented by www.ziaraat.com

سوید سے لڑتا۔

۱۷۹۔ سیف بن عمر۔ حنفی۔ برجمی۔ کوفی م ۔ ۲۰۰ھ

راوی قصہ ابن سبا۔ مصنف الفتوح والردۃ والجمل والسیر عائشہ

بے شمار گمنام اور مجہول الحال لوگوں سے روایت کرتا ہے اس کی حدیثیں بہت ضعیف ہیں اور وہ کچھ نہیں۔ متروک ہے۔ حدیثیں گھڑتا تھا۔ ساقط الروایہ ہے۔ معتبر اور ثقہ لوگوں سے منسوب کر کے من گھڑت احادیث روایت کرتا ہے۔ اس کی زیادہ حدیثیں منکر ہیں اور وضع اور زندقہ کے ساتھ متہم ہے (فہرست ابن ندیم ص۱۳۷۔ میزان الاعتدال ۱/۴۳۸۔ تہذیب التہذیب ۴/۲۹۵ طبع دائرہ معارف حیدرآباد دکن ۱۳۲۵ھ) سیف بن عمر ضعیف متروک غیر ثقہ اور بدمذہب تھا۔ حدیثیں گھڑا کرتا تھا۔ (حقیقت خلافت و ملوکیت از محمود احمد عباسی ص۱۷۲)۔

علامہ سیوطی نے لئالی فی الاحادیث موضوعہ میں ایک حدیث بطور ثمرہ اس سیف بن عمر کی لکھ کر بیان کیا کہ "یہ حدیث موضوع ہے اس کے سلسلہ اسناد میں سب ہی ضعیف ہیں اور سب سے زیادہ ضعیف خود سیف ہے"

۱۸۰۔ سیف بن محمد۔ کوفی

خواہر زادہ سفیان ثوری کا ہے۔ کذاب۔ خبیث۔ کاہن تھا۔ (میزان ۱/۴۴۲)

۱۸۱۔ شداد بن اوس بن ثابت م ۵۸ھ بعہد معاویہ

حسان بن ثابت (شاعر رسول) کے بھتیجے ہیں۔ کعب الاحبار سے روایت کرتے ہیں (طبقات) نیز دیکھو کعب الاحبار

۱۸۲۔ شرجیل بن سعد

یہ شخص متہم فی الحدیث تھا۔ صحیح مسلم ۱/۱۵ ان سے حدیثیں مروی ہیں مگر ان سے استدلال نہیں کیا جاتا۔ (طبقات ۵/۲۹)

۱۸۳۔ شریح۔ قاضی

راوی بخاری، ابوداؤد، نسائی

شرح ابن ابی الحدید ۱/۳۶۸ میں ابو نعیم اصفہانی سے مروی ہے کہ تین آدمی کبھی علی پر ایمان نہ لائیں گے مسروق۔ مرہ۔ قاضی شریح۔ اخبار الطوال صفحہ ۲۳۱ میں ہے کہ جب ابن زیاد نے ہانی بن عروہ کو قتل کرنے کا حکم دیا تو بنی مذحج جمع ہو گئے ابن زیاد ڈرا اور قاضی شریح کے ذریعہ بنی مذحج کو غلط بیان کر کے مطمئن کر دیا۔

۱۸۴۔ شریک بن عبداللہ قاضی کوفہ   م ۱۷۷ھ بعہد ہارون

ثقہ کثیر الحدیث۔ صحیح احادیث کے ساتھ غلط احادیث بھی روایت کر دیتے تھے۔ طبقات ۶/۲۶۲

۱۸۵۔ شعبہ (عبداللہ بن عباس کے غلام)   م۔ بعہد ہشام اموی

ان کی بہت سی احادیث ہیں مگر ان سے استدلال نہیں کیا جاتا۔ طبقات ۵/۲۸۱ یہ ضعفاء سے روایت کرتے ہیں (طبقات ۶/۳۴۳)۔ مالک بن انس نے ان سے روایت نہیں کی (طبقات ۵/۲۸۱) نیز دیکھو زیر محمد بن عبدالرحمٰن۔

شعبی۔ دیکھو عامر بن شراحیل

۱۸۶۔ شقیق بن سلمہ اسدی۔ کوفی

راوی بخاری و مسلم

شرح ابن ابی الحدید (۱) صفحہ ۱۸ جز ۴ میں ہے کہ یہ عثمانی تھا علی کا مخالف اور منحرف ہے عبدالرحمٰن سلمی بیان کرتے ہیں شقیق سے کلی طور پر احتیاط رکھو اس لئے کہ یہ شقیق خوارج کے عقائد کو درست جانتا تھا (صحیح مسلم ۱/۴۸)

۱۸۷۔ شمر بن ذی الجوشن

راوی بخاری و مسلم

مشہور قاتل امام حسین ہے علامہ ذہبی اس کو ناقابل روایت سمجھتے ہیں (میزان الاعتدال ۱/۴۴۹)

۱۸۸۔ شیبان بن فروخ حبطی

راوی مسلم۔ ترمذی۔ ابوداؤد۔ نسائی

Presented by www.ziaraat.com

تقریب صفحہ ۱۶۱ میں ہے کہ یہ وہمی اور قدری تھا۔ میزان ۲/۱۳۴ پر ہے کہ شیبان کے پاس ۲۵ ہزار حدیثیں ایسی ہیں جو نہیں مل گئیں۔

۱۸۹۔ شیث بن ربعی

راوی ابوداؤد۔ نسائی

تقریب صفحہ ۱۴۸ میں ہے کہ یہ قتل عثمان میں شریک تھا پھر علی کے ساتھ رہا پھر خارجی ہو گیا پھر توبہ کی۔ پھر قتل حسین کیلئے کربلا میں ابن زیاد کی فوج میں موجود رہا۔ نیز یہی تہذیب ۴/۳۰۳ پر بھی ہے۔

۱۹۰۔ صالح مری

حماد نے کہا صالح مری جھوٹا ہے۔ ہمام نے بھی کہا صالح جھوٹا ہے (صحیح مسلم ۱/۱۴) سفیان ثوری کہتے ہیں کہ یہ روایا قصہ گو ہیں گویا آپ ان کو پسند نہیں فرماتے تھے طبقات ۷/۳۴

۱۹۱۔ صخر بن حرب اموی (المعروف بہ ابوسفیان اموی)

راوی بخاری

باتفاق مفسرین یہ شجرۂ ملعونہ میں سے ہے جس پر قرآن میں لعنت وارد ہوئی ہے اور نحو الفاظ از ابن حجر برحاشیہ تاریخ کامل ۸/۸۹ طبع مصر)۔

خود پیغمبر نے اس پر اس کے بیٹوں سمیت لعنت کی ہے (نصائح کافیہ صفحہ ۲۱۹۔ تطہیر الجنان برحاشیہ صواعق محرقہ۔ تذکرہ خواص الامۃ سبط ابن جوزی۔ ثمرات الاوراق ۱/۳۴)

تاریخ خضری ۲/۹۹ طبع مصر میں ہے کہ معاویہ اور اس کا باپ ابوسفیان ہمیشہ خدا اور رسول کے دشمن رہے اور بکراہت مسلمان ہوئے۔

۱۹۲۔ ضحاک بن مزاحم

مفسر قرآن

یہ دو سال اپنی ماں کے پیٹ میں رہا پھر پیدا ہوا۔ (طبقات ۶/۱)

۱۹۳- ضرار بن صرد - تیمی

راوی بخاری

یحییٰ بن معین کہتے ہیں کوفہ میں دو بڑے جھوٹے ہیں ایک ابو نعیم نخعی اور دوسرے ضرار بن صرد تیمی۔ خود امام بخاری نے اور نسائی نے اسے متروک الحدیث قرار دیا۔ دارقطنی نے اس کو ضعیف کہا (تہذیب ۴/۴۵۶)

طبری (مورخ) دیکھو محمد بن جریر بن یزید طبری

۱۹۴- طلحہ بن زید رقی

کہا جاتا ہے کہ قریشی تھا اس کی موضوعات میں یہ روایت زیادہ مشہور ہے۔ ان رسول اللہ قال لعن المتصدق فی الدنیا دولی فی الآخرة۔ کہا علی بن مدینی نے طلحہ وضعی حدیثیں بناتا اور کہا صالح جزرہ نے نہ لکھی جائے اس کی حدیث (میزان ۱/۳۴۸)

۱۹۵- طلحہ بن عبید اللہ - تیمی - قریشی

راوی بخاری

قتل عثمان میں شریک تھے (کامل ابن اثیر ۳/۸۴) جنگ جمل کے دوران مروان نے یہ کہہ کر تیر سے ہلاک کر دیا کہ میں نے قتل عثمان کا بدلہ لے لیا حالانکہ دونوں ایک ہی لشکر میں عائشہ کے ساتھ تھے۔ (ابو الفداء ۱/۱۷۵ - عقد فرید ۳/۸۶ - تہذیب ۵/۲۲)

۱۹۶- طلق بن حبیب

راوی بخاری و مسلم

فرقہ مرجیہ میں سے ہے (تقریب ص ۱۸۳ - طبقات ۷/۲۲۵) سعید بن جبیر نے حماد بن زید سے کہا تم طلق بن حبیب کے پاس نہ بیٹھا کرو۔ حماد کہتے ہیں کہ طلق فرقہ مرجیہ تھا (تہذیب ۵/۳۱ - طبقات ۷/۲۲۶)

۱۹۷- عائشہ بنت ابی بکر

راوی بخاری و مسلم

Presented by www.ziaraat.com

معاویہ نے تو صرف ایک ہی خلیفہ راشد (علی) کے خلاف بغاوت کی تھی وہ بھی مسلمانوں اور حکومت اسلامیہ پر اقتدار حاصل کرنے کی لالچ میں۔ مگر عائشہ نے دو خلفائے راشدین (عثمان و علی) کے خلاف بغاوت کی۔ عثمان پر قتل کا فتویٰ صادر کیا۔ ان کو کافر خصوص و طاغی اور نعثل یہودی کہا (دیکھو اعثم کوفی) امام حسن کو قبر رسول کے پاس دفن ہونے کی اجازت دے کر مکر گئیں اور ان کے دفن میں مانع ہوئیں (اعثم کوفی وغیرہ)

۱۹۸- عاصم بن علی بن عاصم م - رجب ۲۲۱ھ

راوی بخاری

کشف الاحوال فی نقد الرجال ص ۵۵ پر ہے یہ کچھ نہیں (یعنی ناقابل اعتبار ہے)۔ تہذیب جلد ۵ ص ۵۰ پر ہے کہا ابن معین نے یہ ضعیف ہے۔ ناقابل اعتبار ہے ثقہ نہیں ہے۔ کذاب ابن کذاب ہے۔ نسائی اسے ضعیف کہتے ہیں۔ حدیث میں معروف نہیں ہیں روایات میں بہت غلطیاں کرتے ہیں (طبقات ۷/۳۲۵)

۱۹۹- عامر بن ابو موسیٰ اشعری (المعروف بہ ابو بردہ اشعری)

راوی بخاری، مسلم، نسائی

یہ علی کو کافر کہا کرتا تھا (شرح ابن ابی الحدید ۱ جزء ۴ ص ۳۶۳) اس نے عمار یاسر کے قاتل کا ماتھا چوما اور کہا کہ جہنم کی آگ تیرے ہاتھوں کو نہیں جلا سکتی (ر ۰) ابو بردہ کے روایاتی حالات زندگی میں تعلق معلومات کا فقدان نظر آتا ہے۔ اس کے ساتھ ہی یہ خواہش کارفرما نظر آتی ہے کہ ان کے نام کو پہلی صدی ہجری کے فقہ اسلامی عدلیہ کے رائج الوقت نظام کی تصویر میں کسی نہ کسی طرح بٹھا دیا جائے۔ ایک اور روایت سے غرض یہ ہے کہ ابو بردہ کے والد ابو موسیٰ اشعری کو معاذ بن جبل کے مقابلہ میں بڑھایا جائے ابو بردہ کی شہرت ابو حاتم رازی کے وقت تک بخوبی قائم ہو چکی تھی اور اس کے بعد یہ شہرت برابر ترقی کرتی چلی گئی اور اس کے ساتھ ساتھ ان شیوخ کی تعداد میں اضافہ ہوتا چلا گیا جن سے وہ روایت کرتا ہے۔ حتیٰ کہ ابن حجر نے ابن سعد کی طرف یہ قول منسوب کر دیا کہ ابو بردہ ثقہ اور بہت سی روایات کا راوی ہے حالانکہ ابن سعد نے اس قسم کا کوئی بیان نہیں دیا تھا (اردو انسائیکلوپیڈیا آف اسلام طبع

پنجاب یونیورسٹی ۲/۹۶)

۲۰۰ ۔ <u>عامر بن شراحیل</u> (المعروف بہ شعبی) عمر ۱۹ ۔ ۱۰۳ھ

راوی بخاری و مسلم

فتوح البلدان بلاذری ص ۳۲۵ پر ان کی خراجگذاری کا تذکرہ ہے ۔

حیاۃ الحیوان دمیری ۲/۱ ص ۲۹۱ پر ان کی شطرنج بازی کا تذکرہ ہے ۔ امام بیہقی نے ان کو جوا کھیلنے والوں کی فہرست میں لکھا ہے ۔ حنفاء سے روایت کرتے ہیں (طبقات ۶/۲۸۴) آپ روایت میں الفاظ کی پابندی ضروری نہیں سمجھتے تھے (طبقات ۶/۲۴۱)

۲۰۱ ۔ <u>عباد بن کثیر</u>

عبداللہ بن مبارک نے سفیان ثوری سے کہا کہ عباد بن کثیر کی حالت سے آپ واقف ہیں یہ اگر کوئی حدیث بیان کرتے ہیں تو عجیب بیان کرتے ہیں ۔ کیا آپ کی رائے میں یہ مناسب ہے کہ میں لوگوں سے یہ کہہ دوں کہ عباد کی حدیث نہ لیں ۔ سفیان ثوری نے کہا بے شک ایسا ہی کیجئے عبداللہ بن مبارک کہتے ہیں کہ اس کے بعد اگر میں کسی جلسہ میں ہوتا اور وہاں عباد کا ذکر آجاتا تو عباد کی دینداری کی تو تعریف کر دیتا مگر یہ بھی کہہ دیتا کہ ان کی روایت نہ لیا کرو (صحیح مسلم ۱/۱۳) عبداللہ بن مبارک کہتے ہیں کہ میں شعبہ کے پاس آیا تو انہوں نے مجھ سے فرمایا اس عباد بن کثیر کی حدیث سے بچو (صحیح مسلم ۱/۱۳)

۲۰۲ ۔ <u>عباس بن حسین قنطری</u>

راوی بخاری

تہذیب ۵/۱۱۶ میں ہے کہ ابن ابی حاتم اپنے باپ سے کہتے تھے کہ وہ (عباس) مجہول الحدیث ہے ۔

۲۰۳ ۔ <u>عبدالاعلیٰ بن عامر</u> ثعلبی

یہ حدیث میں ضعیف ہیں ۔ سفیان ثوری اور اسرائیل ان سے روایت کرتے تھے

(طبقات ابن سعد ۶/۲۵۶)

Presented by www.ziaraat.com

۲۰۴ ۔ <u>عبداللہ بن ابی جعفر</u>

کہا محمد بن حمید رازی نے کہ میں نے سنا اس سے دس ہزار حدیثیں اور پھینک دیا کہ مرد فاسق تھا (میزان ۲/۴۴)

۲۰۵ ۔ <u>عبداللہ بن ابی قحافہ عثمان</u> (معروف ابوبکر)

علی و عباس نے ان کو اور عمر کو جھوٹا ، دغا باز ، خائن سمجھا (قول عمر در صحیح مسلم مع نووی طبع دہلی ص ۹۱) فاطمہ نے ابوبکر و عمر سے بات کرنا چھوڑ دی تھی اور وصیت کی تھی کہ یہ لوگ میرے جنازے پر نہ آنے پائیں (اہمات الامۃ از مولوی نذیر احمد ص ۱۰۱ ، بخاری (۱) ص ۱۸۳ (۲) ص ۱۸۲ ص ۲۸۲ طبع حمیدیہ پریس دہلی ۔

قول فاطمہ کہ خدا کی ہر نماز میں تیرے لئے بددعا کروں گی (امامت و سیاست از ابن قتیبہ (۱) ص ۱۴ ص ۱۲ امام بیہقی کہتے ہیں کہ ان کا اسلام قبول کرنا اس واسطے تھا کہ ان کو پیشتر سے بذریعہ کاہنوں کے حالات پیغمبر اور اسلام کی ترقیاں کے معلوم ہو چکے تھے (اصابہ از قزلباش ص ۱۰۳ ۔ تاریخ الخلفاء سیوطی بروایت ابن عساکر)

انہوں نے حدیثیں جلا دیں (الفاروق شبلی) نیز دیکھو زیر عبدالرحمان بن عوف و ان

۲۰۶ ۔ <u>عبداللہ بن حبیب</u> (المعروف بہ ابو عبدالرحمٰن اسلمی)

راوی صحاح ستہ

ایک مرتبہ علی نے کوفہ میں مال تقسیم کیا اور اسے اس میں سے کچھ نہ ملا تو علی سے عداوت رکھنے لگا (شرح ابن ابی الحدید ۱/۳۶۸) حضرت عثمان سے روایت کرتے ہیں مگر بقول شعبہ انہوں نے عثمان سے کچھ نہیں سنا (طبقات ۶/۱۹۱) دیکھو عبدالرحمان بن کیسان ۔

۲۰۷ ۔ <u>عبداللہ بن حرب صنعانی</u>

کہا ابن حبان نے کہ یہ دجال تھا عبدالرزاق اور دوسرے شیوخ عراق پر وضعی حدیثیں بنایا کرتا تھا ۔ اس نے عبدالرزاق سے ایک کتاب روایت کی جو سب وضعی ہے میزان ۳/۲۶

۲۰۸ ۔ <u>عبداللہ بن زبیر</u>

راوی صحاح ستہ

استیعاب برحاشیہ اصابہ ۱/۲۰۲ پران کے یہ اوصاف لکھے ہیں۔ بخیل، اخلاق بہت برے۔ طبیعت میں حسد و رشک۔ محمد حنفیہ کو مدینے سے اور ابن عباس کو مکہ سے نکلوا دیا۔ اس نے چالیس دن تک نماز میں نبی پر درود نہیں بھیجا (علامہ ابوبکر شہاب: نصائح کافیہ ص۹۳) تاریخ اسلام از امیر علی میں ہے کہ ابن زبیر عیار، بلند پرواز، شجاع، دمصف مزاج، بخیل و کنجوس تھا۔ امام حسین کے مکہ چھوڑنے پر ابن عباس نے اس کی بابت کہا "اب تو ابن زبیر کی آنکھوں میں ٹھنڈک پڑ گئی" پھر عبداللہ بن زبیر کو دیکھ کر کہا لو تم جو چاہتے تھے وہ ہو گیا۔ حسین نکلے جاتے ہیں اور تمہیں اور حجاز کو چھوڑے جاتے ہیں۔ پھر ایک شعر پڑھا جس کا مطلب یہ ہے کہ اے چنڈول اب میدان خالی پڑا ہے جس جگہ چاہے دانہ چگ اور جہاں چاہے انڈے دے اور آواز کر (تاریخ الخلفاء سیوطی ص۲۲۲۔ کامل ابن اثیر ۴/۱۶)

ابن زبیر نے محمد حنفیہ اور ان کے ساتھیوں کی ہمسائیگی میں برائی کی۔ ان کا محاصرہ کیا اور انہیں ایذا دی۔ محمد حنفیہ کا مقصد بدلہ ڈالنے کا) کیا ان کو دشنام دہی کا اظہار کی اور ان کے عیب نکالے انہیں اور بنی ہاشم کو مکہ میں اپنے شعب میں رہنے کا حکم دیا اور ان پر نگران مقرر کئے جو کچھ وہ ان سے کہتے تھے اس میں یہ بھی تھا کہ یا تو تم لوگ ضرور بیعت کرو گے یا میں تم لوگوں کو ضرور ضرور آگ سے جلا دوں گا جس سے ان لوگوں کو اپنی جان کا خوف ہوا۔ (طبقات ۵/۱۱۶)

۲۰۹۔ عبداللہ بن زید (ابوقلابہ)

راوی بخاری

علی بن ابی طالب پر حملہ کرتا تھا اور اس نے آپ سے ایک روایت نقل کی (تہذیب التہذیب ۵/۲۲۵)۔

ذہبی میزان الاعتدال میں لکھتے ہیں کہ وہ مدلس تھا۔

کتاب اسماء مدلسین میں ہے کہ ابوقلابہ عبداللہ بن زید کی بابت ذہبی لکھتے ہیں کہ یہ حدیثوں میں جن سے ملا تھا اور ان حدیثوں میں جن سے نہیں ملا تھا تدلیس کیا کرتا تھا اس کے پاس حدیث کی کتابیں تھیں جنہیں تدلیس کیا کرتا تھا۔

Presented by www.ziaraat.com

تہذیب التہذیب جلد ۵ میں ہے کہ ابن التین شارح بخاری ناقل ہیں کہ ابوقلابہ نے عمر بن عبدالعزیز سے مسئلہ قسامت کے متعلق روایت بیان کی جس کے مطابق عمر بن عبدالعزیز نے فیصلہ دے دیا۔ اس پر ابوالحسن علی بن محمد قابسی کہتے ہیں کہ تعجب ہے عمر بن عبدالعزیز سے کہ باوجودیکہ وہ کیسے جید عالم تھے انہوں نے ابوقلابہ سے یہ کیوں نہ کہا کہ تیرا شمار تو "بلہ" یعنی احمقوں میں ہے۔

۲۱۰۔ عبداللہ بن سالم

راوی بخاری، ابوداؤد، نسائی

تقریب ص۱۲۲ پر ہے کہ یہ تابعی تھا۔ تہذیب ۵/۲۲۸ پر ہے کہ یہ کہا کرتا تھا کہ علی نے ابوبکر و عمر کے قتل میں اعانت کی۔ ابوداؤد اس کی بہت مذمت کرتے تھے۔

۲۱۱۔ عبداللہ بن سلمہ

اس راوی کا حافظہ اچھا نہ تھا۔ چنانچہ اس نے رسول اللہ سے یہودیوں کے احکام عشرہ گنانے کے وقت ایک حکم غلط نقل کر دیا۔ توراۃ میں حکم تھا کہ باپ کی حرمت و اطاعت کرو۔ اور اس نے بجائے اس کے یوں بیان کر دیا کہ میدان جہاد سے نہ بھاگو (سیرۃ النبی شبلی ۳/۴۷۸ ۴۷۹ میں تفصیل ہے)

۲۱۲۔ عبداللہ بن عمر ۲ - ۷۴ھ

راوی صحاح ستہ

انہوں نے حدیث بیان کی کہ مردہ پر رونے سے اس پر عذاب ہوتا ہے تو عائشہ نے اس کی تکذیب کی اور آیت قرآنی سے اس کا رد کیا۔ (بخاری ۲/۱۲۲۹)

ایک مرتبہ انہوں نے کہا کہ رسول اللہ نے رجب میں عمرہ کیا ہے تو عائشہ نے کہا ہرگز نہیں (صحیح مسلم مع نووی ۱/۴۰۹ طبع دہلی)

ابن خلدون اردو ۴/۲۴ پر ہے کہ معاویہ نے سلسلۂ ولی عہدی یزید ان کو ایک ہزار درہم بھیجے تو انہوں نے کہا میں اپنا دین بعوض دنیا فروخت نہیں کرتا۔ جب معاویہ نے ایک

لاکھ درہم کر دے تو قبول کر لیے (دیکھو تاریخ کامل ابن اثیر ۳/۲۰۳) اور یزید کی بیعت
برضا و رغبت کر لی (ابن خلدون)

۲۱۳۔ عبداللہ بن عمرو بن عاص — م ۔ ۶۵ھ

راوی بخاری

بخاری (۲) ص ۱۹۲ طبع مصر میں محمد و محمد بن جبیر بن مطعم روایت ہے کہ معاویہ کے سامنے انہوں نے (عبداللہ بن عمرو) نے ایک روایت بیان کی کہ عنقریب قحطان میں ایک بادشاہ ہوگا تو معاویہ غصہ سے کھڑے ہو گئے کہ تم لوگ ایسی روایتیں کرتے ہو جو نہ قرآن میں ہیں اور نہ حدیث میں۔ یہ لوگ تمہارے جہال میں سے ہیں یوں معاویہ نے عبداللہ بن عمرو بن عاص کو جھوٹا اور جاہل بنا دیا

جنگ صفین میں یہ معاویہ کی طرف سے شریک تھے (اسد الغابہ ۳/۲۳۴) جب یہ عبداللہ پیدا ہوئے تو ان کا باپ عمرو بن عاص صرف ۱۱ سال کا تھا (تاریخ اسلام از ذاکر حسین) نیز خود عمرو عاص (پسر نابغہ) کی ولدیت چار مردوں کی طرف منسوب تھی۔

عبداللہ بن عمرو عاص کو اہل کتاب کی کتب کا ایک بار شتر ہاتھ لگ گیا تھا اس سے عبداللہ نے قصص بنی اسرائیل اور روایات یہود اس کثرت سے بیان کیں کہ ان کی حدیثوں کی تعداد ابو ہریرہ کی بیان کردہ حدیثوں سے بھی بڑھ گئی (نخبۃ الفکر بحوالہ صحت سماوی ص ۲۸)

۲۱۴۔ عبداللہ بن قیس بن سلیم (المعروف بہ ابو موسیٰ اشعری) — م ۔ ۵۰ھ بعہد معاویہ

راوی بخاری و مسلم

بقول عمار، رسول اللہ نے ابو موسیٰ پر لیلۃ العقبہ کے موقع پر لعنت کی (کنز العمال ۷/۹۳)
ابو حذیفہ یمانی نے کہا ابو موسیٰ دشمن خدا اور رسول ہے اور مومنوں سے لڑنے والا ہے
(شرح ابن ابی الحدید ۳/۱۵۴) علی نے کہا میں ابو موسیٰ کو تو نہیں سمجھتا (ابن خلدون ص ۳۸۶ بر تبع تقرری نکلیں۔ طبری ۶/۳۹)

بعہد عمر، ابو موسیٰ پر عشق پرستی کا الزام اور ان سے لونڈی کا چھینا جانا (الفاروق

Presented by www.ziaraat.com

حصہ دوم)

۲۱۵۔ عبداللہ بن محمد بن جعفر۔ ابو القاسم قزوینی۔ — م ۔ ۳۱۲ھ

فقیہ قاضی شافعی

مذہب شافعی کا بڑا عالم تھا جس کا مصر میں بہت بڑا حلقہ تھا اور طہارت و تقویٰ ظاہر کرتا تھا بہت سی حدیثیں وضع کیں بنائیں متون معروفہ پر۔ اور بہت سے نسخوں میں اس نے زیادہ کیا جس سے فضیحت ہوا اور اس کے سامنے اس کی کتابیں پھاڑی گئیں۔ کہا حاکم نے اس نے کتاب سنن شافعی تصنیف کی جس میں دو سو کے ایسی حدیثیں ہیں کہ ہرگز شافعی نے بیان نہیں کیں۔ (میزان (۲) ص ۴۰)

۲۱۶۔ عبداللہ بن محمد بن سنان

راوی باب خیبر اکھاڑ رکھنے والے خوخہ و شتدان یا دروازہ ابوبکر

حدیثیں بنایا کرتا تھا (ابن عدی) متروک ہے (دار قطنی و عبد الغنی) واضع حدیث ہے (ابن حبان و ابو نعیم) اس کا باپ محمد بن سنان بھی کاذب تھا (ابو داؤد) دیکھو میزان الاعتدال ذہبی و تہذیب التہذیب ابن حجر عسقلانی۔

حضرت ابوبکر رسول اللہ کے عہد میں بلکہ بعد رسول چند ماہ تک مدینہ ہی میں نہیں رہے بلکہ اپنے سسرال مقام سنح میں جو مدینہ سے ۲ میل دور تھے مقیم رہے پھر مدینہ آکر مقیم ہوئے۔ (طبقات (۳) ص ۲۲-۲۳-۲۴ - تاریخ اسلام از شوق امرتسری ص ۲۱۱)
ایسی صورت میں نہ معلوم خوخہ یا دریشتدان یا دروازہ کہاں سے آ گیا جو کھلا رکھا گیا۔ ناقل
اس روایت کے دوسرے راویوں کیلئے دیکھو یحییٰ بن سلیمان و عکرمہ غلام ابن عباس۔

۲۱۷۔ عبداللہ بن مسعود۔

راوی بخاری و مسلم

حضرت عمر نے ان کو روایتیں بیان کرنے پر قید کر دیا تھا (الفاروق شبلی)
تحفہ فریدیہ (۴) ص ۳۳۵ پر ہے کہ یہ نبیذ پیا کرتے تھے اور فیض الباری میں ہے

کہ یہ دوسروں کو بھی نبیذ پلایا کرتے تھے (ساقی گری بھی کرتے تھے) حالانکہ نبیذ حرام ہے اور حضرت عمر نے اپنے بیٹے ابوشحمہ کو نبیذ پینے پر سزا دی تھی (ذیبال معتزم فی الحدیث معتزم طبع مصر صہ ۱ اسجو الطبقات ابن سعد)

۲۱۸۔ عبداللہ بن وہب

علمائے مصر۔ محدث آپ قریش کے آزاد کردہ غلام ہیں علم کے بحرِ ذخار اور ان روایات میں قوی ہیں جنہیں حدثنا کہا ہے اور تدلیس کیا کرتے تھے (طبقات ۷/۵۰۸)

۲۱۹۔ عبدالرحمن بن ابزی۔ خزاعی

راوی بخاری و مسلم۔

یہ بھی قتل حسین میں شریک تھا (اخبار الطوال صہ ۲۹۱) علامہ ذہبی قاتلان حسین کو ناقابل اعتبار سمجھتے تھے اور روایت لینے کے قابل نہیں جانتے تھے (میزان ۱/۴۴۴ ترجمہ عمر) علامہ میرک کے نزدیک تابعی ناقابل اعتبار ہوتا ہے۔ جھوٹا ہے اور ملعون ہے (جمع الوسائل شرح الشمائل صہ ۵۸۶)

۲۲۰۔ عبدالرحمن بن ابوسعید خدری ۴-۱۱۲ھ بعمر ۷۰ سال

تابعی کثیر الحدیث تھے مگر معتبر نہ تھے محدثین انہیں ضعیف سمجھتے ہیں اور ان سے استدلال نہیں کرتے۔ وہ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں (طبقات ۵/۲۴۱)

۲۲۱۔ عبدالرحمن بن داؤد

واحفظ۔ اس نے مغرب (اسپین) میں صحیح بخاری کی حدیث بیان کی ۴۰۸ھ میں اربعین اس کے تقاضوا انجمیں موضوع ہے (میزان ۲/۹۲)

عبدالرحمن بن عبداللہ۔ دیکھو مسعودی

۲۲۲۔ عبدالرحمن بن عوف

راوی بخاری

ابن خلدون مترجمہ ۶/۲۶۸ کے فٹ نوٹ پر کامل ابن اثیر ۵/۲۵۴ کے حوالے سے

Presented by www.ziaraat.com

مسعودی عباسی کا خط لکھا ہے کہ عبدالرحمن نے اپنی رائے سے عثمان کو مقدم کر دیا تھا (یعنی عثمان کو خلیفہ بنا دیا تھا) علی اس کو متہم سمجھتے تھے۔

عقد فرید جلد ۳ پر ہے کہ عبدالرحمن نے کہا "اے عثمان میں نے تم کو اس لئے مقدم کیا تھا کہ ہم لوگوں کے ساتھ وہ طرز عمل اختیار کرو جو ابوبکر و عمر کا تھا تو نے اپنے کنبہ والوں کی جانبداری کی۔ علامہ ابوبکر شہاب نے نصائح کافیہ صہ ۲۶ پر لکھا کہ عثمان نے عبدالرحمن کو کافر کہا۔ بقول عمر بن خطاب، عبدالرحمن قارون امت تھے (ربیع الابرار ندوی ترجمہ صہ ۱۲۸)

۲۲۳۔ عبدالرحمن بن غزوان

راوی قصہ بحیرہ راہب

حقیقت یہ ہے کہ یہ روایت (قصہ بحیرہ راہب) ناقابل اعتبار ہے اس روایت کے جس قدر طریقے ہیں سب مرسل ہیں یعنی راوی اول واقعہ کے وقت خود موجود نہ تھا اور اس راوی کا نام بیان نہیں کرتا جو شریک واقعہ تھا اس حدیث کا ایک راوی عبدالرحمن بن غزوان ہے۔

علامہ ذہبی میزان الاعتدال میں لکھتے ہیں کہ عبدالرحمن منکر حدیثیں بیان کرتا ہے جن میں سب سے بڑھ کر منکر وہ روایت ہے جس میں بحیرہ کا واقعہ ہے (سیرۃ النبی شبلی ۱/۱۷۹ - ۱۸۰)

اس روایت میں مذکور ہے کہ حضرت بلال و ابوبکر بھی اس سفر میں شریک تھے حالانکہ بلال کا اس وقت وجود بھی نہ تھا اور ابوبکر بچے تھے (شبلی نعمانی سیرۃ النبی ۱/۱۸ ۱۸۳،۱۸۱) انسائیکلوپیڈیا طبع پنجاب یونیورسٹی ۴/۱۶ پر ہے کہ "بحیرہ راہب کے واقعہ کے سلسلے میں مسند بزاز کی روایت میں رجل (ایک آدمی) آیا ہے جسے بعد کو ابوبکر کر دیا گیا پھر بلال کا نام بھی داخل ہو گیا۔ ابن قیم نے صاف لکھا ہے کہ ابوبکر و بلال کا نام غلط ہے"

نوٹ ۱۔ یہ روایت ابن سعد، طبری، ابن اثیر، ابن ہشام، سہیلی، ابن خلدون

جامع ترمذی، مستدرک، میزان الاعتدال، زاد المعاد، اصابہ اور عجالۃ النافعہ میں درج ہے۔

۲۲۴۔ عبد الرحمٰن بن کیسان ۔ الاصم

حقیقت یہ ہے کہ بعض معتزلین اپنے عقائد کے مطابق احادیث گھڑتے رہے جن میں عبد الرحمٰن بن کیسان الاصم، ابی الحسن رمانی - زمخشری (صاحب کشاف) ابی عبد الرحمٰن السلمی، ثعلبی اور واحدی خصوصیت سے قابل ذکر ہیں ان لوگوں نے نہایت دور از کار مطالب بیان کئے اور ایسی احادیث وضع کیں کہ عقل سر پیٹ کر رہ جائے (دو اسلام صہ ۸۲)

۲۲۵۔ عبد الرحیم بن حبیب فاریابی

کہا ابن حبان نے کہ ۵۰۰ سے زیادہ حدیثیں اس نے رسول اللہ پر وضع کیں (میزان ۲/۱۱۲)

۲۲۶۔ عبد السلام بن یحییٰ بن ابی الجنوب

راوی ابن ماجہ

یہ کذب اور سرقہ حدیث میں متہم ہے (تذکرۃ حدیث و محدثین ۲/۴۴)

۲۲۷۔ عبد العزیز بن ابان

قاضی واسط۔ سفیان ثوری سے بہت روایت کرتے تھے غلط اور صحیح میں تمیز نہ کر سکتے تھے اس لئے ان کو حدیث کی روایت سے روک دیا گیا تھا۔ طبقات ۷/۳۴۸

۲۲۸۔ عبد العزیز بن ابی رواد

راوی صحاح ستہ

کہا ابن حبان نے ایک نسخہ موضوعہ کا ابن عمر سے راوی ہے فرقہ مرجیہ میں سے تھے ان کا بیٹا عبد المجید بھی راوی ہے طبقات ۵/۳۶۴ ۔

۲۲۹۔ عبد العزیز بن ابی سلیمان (ابو مودود)

عبد المنعم بن بشیر کا شیخ ہے اس کی دو سو وضعی حدیثوں پر ابن معین نے موضوعیت کا حکم لگایا ہے (میزان ۲/۱۲۱)

نوٹ :- یہ وضعی احادیث، عبد المنعم نے لیکر نقل کر دیں دیکھو عبد المنعم بن بشیر

۲۳۰۔ عبد العزیز بن مروان

راوی ابو داؤد

اس کا بیٹا عمر بن عبد العزیز خود اقراری ہے کہ میرا باپ علی پر تبرا بھیجا کرتا تھا (تاریخ خضری صہ ۹۳ - خلف النجاح ۱/۱۵۰) عقد فرید ۲/۳۴۴ پر اس کی منہ زوریوں کا تذکرہ ہے۔

۲۳۱۔ عبد الغنی م - ۱۹۸ھ

راوی بخاری

محمد بن سعید کہتے ہیں وہ قوی الحدیث نہ تھا احمد کہتے ہیں کہ وہ قدری طریق دلدادہ کا آدمی تھا۔ بندار کہتے ہیں کہ قسم بخدا وہ یہ بھی نہ جانتا تھا کہ کون پیرا س کا بیٹا ہے (میزان الاعتدال)

عبد الغنی (محدث) دیکھو زیر ابو نعیم

۲۳۲ عبد القدوس

عبد الرزاق بیان کرتے ہیں کہ میں نے ابن مبارک کو نہیں دیکھا کہ کسی کو صراحتہً کذاب کہتے ہوں ان عبد القدوس کیلئے کہتے سنا ہے (صحیح مسلم اردو ۱/۵۰)

۲۳۳۔ عبد الکریم ۔ ابو امیہ

ایوب سختیانی کو عبد الکریم کے علاوہ اور کسی کی غیبت کرتے نہیں دیکھا عبد الکریم کے متعلق انہوں نے ضرور کہا تھا کہ خدا اس پر رحم کرے وہ قابل اعتبار نہ تھا۔ عبد الکریم نے عکرمہ کی روایت کردہ حدیث مجھ سے دریافت کی تھی پھر خود ہی عکرمہ سے سماعت کا مدعی ہو گیا۔ (صحیح مسلم اردو ۱/۵۰)

۲۳۴۔ عبد الکریم ابن ابی العوجا

اس کو محمد بن سلیمان عباسی امیر بصرہ نے قتل کیا۔ بوقت قتل اس نے بیان کیا کہ میں نے چار ہزار وضعی حدیثیں تم لوگوں میں بنائیں جن میں حلال کو حرام اور حرام کو حلال کیا میزان ۲/۱۳۰ دو اسلام از برق صہ ۷۹ فتح المغیث صہ ۱۲۸ بحوالہ تکملہ الجرحہ بحار ج ۱

۲۲۵- عبدالکریم بن ابی المخارق

راوی بخاری

تہذیب ۶/۳۷۷ پر ہے کہ ابن عدی اسے ضعیف کہتے ہیں تہذیب ۶/۳۷۶ پر ہے کہ ابن معین سے روایت کی ہے کہ عبدالکریم سے روایت نہ لیا کرو۔ یہ معتبر نہیں ہے نیز اسی تہذیب ۶/۳۷۸ پر ہے کہ امام عبدالبر نے کہا کہ اس کے ضعیف ہونے پر اجماع ہے۔

۲۲۶- عبدالمجید بن عبدالعزیز بن ابی رواد۔

کثیر الحدیث اور ضعیف تھے فرقہ مرجیہ سے تھے طبقات ۵/۵۲ (نیز دیکھو عبدالعزیز)

۲۲۷ عبدالملک نیشاپوری (ابوسعید)

صاحب کتاب شرف المصطفیٰ

اس نے کتاب شرف المصطفیٰ آٹھ جلد میں لکھی۔ حافظ ابن حجر اصابہ میں اکثر اس کا حوالہ دیتے ہیں لیکن جو روایتیں حافظ موصوف نے نقل کی ہیں ان میں بعض نہایت مہمل اور لغو روایتیں ہیں جس سے قیاس ہوتا ہے کہ مصنف نے رطب یابس کی کوئی تمیز نہیں رکھی ہے (شبلی، سیرۃ النبی ۱/۴۴)

۲۲۸- عبدالملک بن عبدالعزیز بن جریج اموی (المعروف بہ ابن جریج)

راوی بخاری

تقریب ص۲۱۹ پر علامہ ابن حجر لکھتے ہیں کہ ابن جریج مدلس (غلط بیانی) کیا کرتا تھا طبقات المدلسین ص۱۵ میں امام نسائی و دیگر محدثین نے بھی ابن جریج پر تدلیس کا الزام لگایا ہے دار قطنی نے کہا سب سے زیادہ بری تدلیس ابن جریج کی تدلیس ہے۔

۲۲۹- عبدالملک بن مروان اموی

راوی بخاری

علامہ ذہبی اسے جھوٹا کہتے ہیں (میزان ۲/۱۵۳، تاریخ الخلفاء سیوطی ص۱۴۶ طبع کلکتہ) سبب کہ یہ خونخوار بھی تھا۔ عقد فرید ۲/۳۲۸ پر بھی لکھا ہے کہ امام زین العابدین

Presented by www.ziaraat.com

کا قائل ہے۔

۲۴۰- عبدالمنعم بن ادریس بن سنان (ابو عبداللہ) عمر ۱۲۸ھ تا رمضان ۲۲۲ھ

مشہور قصہ گو۔ معراج والی روایت اسی نے بنائی ہے (رسالہ اصلاح جلد ۴ ص۳)

کہا ابن حبان نے یہ وضع کرتا حدیثوں کو اپنے باپ اور اس کے سوا اور لوگوں پر میزان ۲/۱۴۰۔

آپ احادیث انبیاء و اولیاء کو اور اسرائیلی (یہودی) روایات کو روایت کرتے ہیں طبقات ۷/۲۴۲۔ بغداد میں فوت ہوئے۔

۲۴۱- عبدالمنعم بن بشیر مصری (ابو الخیر انصاری)

کہا حنبلی نے میں نے سنا ابن معین کو کہ عبدالمنعم نے قریب دو سو حدیثوں کی تخریج کی ابوداؤد سے میں نے کہا یہ سب دروغ ہے (میزان وغیرہ) ۲/۱۴۳

سخت ضعیف اور کذاب ہے (فلک النجاۃ ۲/۲۹ بحار الزوائد۔ میزان وغیرہ)

۲۴۲- عبدالمنعم بن نعیمہ

راوی حدیث اقتدوا بالذین من بعدی ابی بکر و عمر

اس کا حافظہ خراب ہو گیا تھا۔ ابو حاتم کہتا ہے یہ حافظ نہیں۔ حافظہ اس کا متغیر ہو گیا تھا احمد کہتا ہے یہ ضعیف ہے غلط بیانی کرتا ہے۔ ابن معین کہتا ہے یہ حدیث میں باطل بنا دیتا ہے (میزان) تقریب میں ہے کہ ثقہ ہے لیکن اس کا حافظہ متغیر ہو گیا تھا۔ اور مدلس بھی ہے (فلک النجاۃ ۲/۲۹ حاشیہ)

۲۴۳- عبدالوہاب بن ضحاک

راوی ابن ماجہ

یہ کذب اور سرقہ حدیث میں متہم ہے (تاریخ حدیث و محدثین ۲/۴۴)

۲۴۴- عبداللہ ابن زیاد

راوی ابوداؤد

معرکہ کربلا کا ہیرو۔ امام حسینؑ اور ان کے اہل خاندان و رفقاء کو قتل کرنے والا
اور ان کے عورتوں بچوں کو قیدی بنانے والا۔

۲۴۵۔ عبیدہ بن معتب۔ ضبیؒ (ابو عبد الکریم)

راوی بخاری

یحییٰ بن معین نے کہا عبیدہ ضبی کا حافظہ خراب تھا اس سے حدیث لینا ترک کر دی گئی ہے عبد اللہ بن مبارک نے کہا اس سے حدیث لینا ترک کر دی گئی ہے یحییٰ بن معین نے اسے غیر معتبر کہا۔ ابوحاتم نے اسے ضعیف الحدیث کہا (تہذیب ۷/۸۶)
ابن مبارک نے کہا جریر کا تمام علم لکھ لیا مگر تین حضرات کی روایت کردہ احادیث نہ لکھا۔ عبیدہ بن معتب، سری بن اسماعیل اور محمد بن سالم (صحیح مسلم اردو ۱/۵۲)
حدیث و روایت میں بہت ضعیف تھے تاہم ان سے سفیان ثوری روایت کرتے ہیں۔ طبقات ۶/۳۴۹۔

۲۴۶۔ عثمان بن عاصم

راوی بخاری و مسلم

تقریب صفحہ ۲۶۰ پر ہے کہ یہ تدلیس کرتا تھا۔ رجال صحیحین ۱/۳۴۹ پر ہے کہ بقول امام مسلم یہ عون صحیح سے روایت کرتا ہے اور تہذیب ۷ میں ہے کہ ابن معین کہتے ہیں کہ قاتل امام حسین معتبر نہیں۔ یہی بات میزان ذہبی ۲/۲۵۸ پر لکھی ہے۔

۲۴۷۔ عثمان بن عفان۔ اموی

راوی بخاری

(دیکھو نوٹ زیر عبد الرحمن بن عوف و عبیدہ معظم۔ تاقتل)
عائشہ و عمر و عاص نے عثمان کے قتل کا فتویٰ دیا۔ عائشہ نے عثمان کو کافر، طاغی اور مغرور کہا (اعثم کوفی صفحہ ۲۴۲، ۲۴۳) عثمان کو عائشہ نے کافر کہا اور نعثل یہودی کہا۔
(ابن اثیر، نہایہ۔ مجمع الانوار از ملا محمد طاہر گجراتی۔ انسان العیون۔ کامل ابن اثیر)

Presented by www.ziaraat.com

۲۴۸۔ عثمان بن مقسم۔ بری　　۲۔ عبید مہدی عباسی

آثر اعلام سے ہے اس کی تصنیف بھی ہے اور بہت سے لوگ اس سے روایت کرتے ہیں یہ میزان کا بروز قیامت منکر تھا۔ کہا جوزجانی نے کذاب ہے۔ یہ شخص ابوہریرہ کو کاذب جانتا تھا۔ کہا یحییٰ بن معین نے عثمان بری مشہور وضاعین و کذابین سے تھا میزان کا انکار کرتا تھا ایسی حدیثیں وہ روایت کرتا ہے علی و عبد اللہ و عمر سے جو کل باطل ہیں۔ کہا ابن عدی نے کہ شعبان کے پاس ۲۵ ہزار حدیثیں عثمان کی نہیں جو نہ لی گئیں۔ ابوداؤد کہتے ہیں میرے سینے میں دس ہزار حدیث عثمان بری کی ایسی ہیں جو بیان کیا میں نے (میزان ۲/۱۶۲) یہ کچھ نہیں اس کی حدیثیں متروک ہیں
(طبقات ۷/۳۰)

۲۴۹۔ عروہ بن زبیر

راوی بخاری

اس نے اپنی خالہ عائشہ سے منسوب کر کے دو حدیثیں نقل کیں ایک یہ کہ علی و عباس دونوں دین اسلام کے خلاف مریں گے اور دوسری یہ کہ یہ دونوں جہنمی ہیں (شرح ابن ابی الحدید ۱/۳۱) منجانب معاویہ یہ بھی حدیث سازی پر مامور تھا (دیکھو زیر ابوہریرہ)

۲۵۰۔ عثمان بن مسلم بصری

اسے خلافت فاروقی سے ایک ہزار درہم ماہانہ ملتے تھے (میزان ذہبی بحوالہ تاریخ الجاحظ حصہ دوم) یہ عثمان نہ تو بصرہ کا امیر تھا نہ فوجی یا سول افسر لے دے کے صاحب تہذیب التہذیب نے ان کی یہ صفت لکھی ہے کہ یہ عثمان مرسل حدیثوں کو موصول اور موقوف کو مرفوع بنایا کرتا تھا یعنی جس حدیث کی روایت صرف صحابہ پر ختم ہو اس کو رسول اللہ سے منسوب کر دیتا اور جس حدیث کے کسی راوی کا نام غائب ہو اسے فرضی کر لیتا)

۲۵۱۔ عکرمہ (غلام ابن عباس)

راوی بخاری و مسلم

میزان ذہبی ۲/۲۴۹ پر ہے کہ سعید بن مسیب اور علی بن عبداللہ بن عباس کے نزدیک یہ جھوٹا خبیث ہے اور صفحہ ۲۰۹ پر ہے کہ مصعب بن زبیر سے منقول ہے کہ یہ خارجی تھا۔ تہذیب ۷/۲۶۷ پر بھی اسے خارجی کہا گیا ہے۔ سعید بن مسیب نے اپنے غلام سے کہا کہ خوف خدا کر کے مجھ پر جھوٹ نہ بولنا جیسا ابن عباس کے مولیٰ نے ابن عباس پر جھوٹ کہا طبقات ۵/۱۵۲۔ سعید نے کہا ابن عباس کا غلام باز نہ آئیگا تاوقتیکہ گردن میں رسی ڈال کر اسے گشت نہ کرایا جائے طبقات ۵/۲۲۴۔ تقریب صفحہ ۱۱ پر ہے کہ داؤد بن حصین ثقہ ہے مگر جو حدیثیں عکرمہ سے روایت کرتا ہے ان کا اعتبار نہیں۔

لوگ اس کے اعتقاد پر اعتراض کرتے تھے مالک اس سے پرہیز کرتے تھے۔ کذاب ہے (یحیی بن سعید انصاری) خبیث واضع احادیث ہے (میزان ذہبی۔ تہذیب التہذیب ابن حجر عسقلانی)۔

۲۵۲۔ <u>علاء بن زید ثقفی۔ بصری</u>

کہا ابن حبان نے کہ روایت کی اس نے انس بن مالک سے ایک نسخہ موضوعات کا۔ قطب ابدال والی روایت کا واضع یہی ہے (میزان ۲/۲۲۱) کذب اور سرقہ حدیث میں متہم ہے (تاریخ حدیث و محدثین ۲/۴۴۴)

۲۵۳۔ <u>علی بن حسین</u> (المعروف بہ ابوالفرج اصفہانی۔ اموی)

مصنف اغانی

دیباچہ طبقات ابن سعد ۱/۱۱ پر ہے کہ مصور توبہ ہے کہ یورپ کے مستشرقین کتاب الاغانی اور الف لیلہ جیسی کتابوں سے تاریخی واقعات کی تکمیل کرتے ہیں حالانکہ خود ابوالفرج اصفہانی کے ذہن میں کبھی یہ بات نہیں آسکی تھی کہ کسی زمانہ میں یورپ کے کوئی بڑے علامہ اس کتاب کو مستند تاریخی کتاب قرار دیں گے۔ وہ تو اپنے زمانے تک کے شاعروں اور گویوں کا تذکرہ لکھ رہا تھا۔ اور وہ بھی محض یادداشت کیلئے نہ اس نے کبھی کسی روایت کی تنقیح کی ہے اور نہ اسے اس کی ضرورت محسوس ہوئی ہے۔ اگر آج کوئی شخص یہ پرچی اور

Presented by www.ziaraat.com

لوگ پر ان سے ہندوستان کی تاریخ مرتب کر دے تو اسے کیا کہا جائے گا۔"

یہ تمام لوگوں سے جھوٹا ہے بازار سے پرانی کتابیں خریدتا پھر اس کی روایتیں انہی کتابوں سے ہوا کرتی ہیں (لسان المیزان ابن حجر عسقلانی)۔

اس نے کتاب الاغانی شائع کرنے سے پہلے اس کو اسپین کے اموی تاجدار المستنصر بن عبدالرحمن ثالث کے سامنے پیش کی اور ایک ہزار دینار انعام حاصل کئے۔ (تاریخ اسلام از ذاکر حسین)۔

۲۵۴۔ <u>علی بن قادم</u> (ابوالحسن) ۲۱۳ھ در کوفہ بعہد مامون

کٹر شیعہ تھے۔ منکر حدیثیں روایت کرتے تھے۔ طبقات ۶/۲۲۸

۲۵۵۔ <u>علی بن مدینی</u> (استاد بخاری)

مسلم بن حجاج (صاحب صحیح مسلم) نے ان کو ضال اور بدعتی بتایا ہے (ذہبی۔ میزان الاعتدال)۔

ان کی احادیث کی کتاب کو امام بخاری نے سرقہ کر کے اسے از سر نو ترتیب دی اور صحیح بخاری کے نام سے شائع کیا۔ دیکھو ذیل محمد بن اسمٰعیل بخاری۔

۲۵۶۔ <u>عمارہ بن اکیمہ۔ لیثی</u>

انہوں نے ابوہریرہ سے روایت کی ہے اور ان سے زہری نے صرف ایک حدیث روایت کی ہے بعض ایسے محدثین ہیں جو یہ کہہ کر ان سے سند نہیں لیتے کہ وہ شیخ مجہول ہیں۔

طبقات ۵/۲۴۹۔

۲۵۷۔ <u>عمارہ بن جوینی</u> (المعروف بہ ابوہارون عبدی)

راوی بخاری

تقریب صفحہ ۲۴۶ پر ہے کہ اس سے روایت لینا ترک کر دی گئی ہے اور بعض نے جھوٹا کہا ہے۔

میزان ذہبی ۲/۲۴۶ پر ہے کہ بقول صالح بن محمد (ابو علی) یہ ابوحنیفہ جماعہ کی کبینت سے زیادہ جھوٹا

سے زیادہ جھوٹا ہے۔ حدیث میں ضعیف ہیں طبقات ۶/۲۹۴ ۔

۲۵۸۔ عمر بن ثابت۔ انصاری خزرجی

راوی مسلم، ترمذی، ابوداؤد، نسائی، ابن ماجہ

شرح ابن ابی الحدید جلد میں مذکور ہے کہ یہ علی کو منافق کہتا تھا اور ان پر تبرا کرتا تھا
اور وعظ کر کے قریہ قریہ سے لوگوں کو بہکاتا تھا۔

۲۵۹۔ عمر بن حفص (ابو حفص) عبدی — م ۲۰۸ھ بعہد مامون

یہ حدیث میں ضعیف ہیں طبقات ۶/۲۹۴ ۔

۲۶۰۔ عمر بن حکام

شعبہ سے روایت کرتے ہیں۔ کہا احمد بن حنبل نے کہ چار ہزار حدیثیں یہ روایت کرتے
تھے جس سے ترک کر دی تھی حدیث ان کی (میزان ۲/۲۵۵)

۲۶۱۔ عمر بن خطاب

راوی بخاری

دیکھو نوٹ زیر ابوبکر۔ ایک مرتبہ عمر نے اسماء بنت عمیس صحابیہ پر فخر کیا تو انہوں
نے عمر کی تکذیب کی (صحیح مسلم ۲/۵۱۲) نیز اسی کے صفحہ ۵۱۲ پر ہے کہ اس واقعہ کو جب رسول اللہ
سے بیان کیا گیا تو آپ نے اسماء کے بیان کی تصدیق کی۔
عائشہ نے گریہ بر میت کے سلسلہ میں عمر کی رد کی (بخاری ۱/۱۷۸ طبع مصر)۔
کنز العمال ۱/۲۸۷ میں ہے کہ ابی بن کعب نے آیۃ استحق علیہم الاولیان کی تلاوت کی تو عمر
نے ان کو جھوٹا کہا تو انہوں نے بھی عمر کو جھوٹا کہا۔
علی عمر سے نفرت کرتے تھے (شبلی، الفاروق بحوالہ بخاری (۱) ص ۳۸۲-۸۳)۔
ایک قاتل کے بارے میں حضرت عمر نے اپنے عامل کو لکھا کہ اس سے قصاص لیا جائے
مگر دوبارہ لکھا کہ وہ دیت لے لے۔ طبقات ۶/۱۶۷ ۔
حضرت ابوبکر نے تو صرف اپنا ہی مجموعہ احادیث جلایا تھا (الفاروق شبلی) مگر حضرت

Presented by www.ziaraat.com

عمر نے تمام صحابہ سے جن کا ان کے جمع کردہ احادیث کے مجموعے منگوائے اور ان سب کو
جلا دیا (دو اسلام از برق، طبقات ۵/۱۹۷)
حضرت عمر نے مغرب کی نماز میں قرأت ہی نہیں کی (طبقات ۵/۸۴ - ۶/۱۴۹)
حضرت عمر کو یہودیوں کی حدیثیں پسند تھیں مگر رسول نے ان کو اس سے منع بھی کیا تھا۔
(مشکوٰۃ (۱) ص ۱۹۵)
حضرت عمر نے بحالت روزہ ایک چھوکری سے مباشرت کی۔ کنز العمال ۴/۲۲۴)
عمر نماز میں بیت المال کا حساب لگایا کرتے تھے (شبلی الفاروق ص ۴۲۵)
عمر بعد حکم قرآن بھی شراب نوشی کرتے رہے (مسند امام ابو حنیفہ، فتح الباری ۵/۲۴۱
تفسیر حسینی پارہ ۷، رکوع اول، تنزیہ الانساب ص ۷۲-۷۳)۔
عمر نے اسلامی معاشی نظام تبدیل کر کے سرمایہ دارانہ نظام رائج کیا (مذکورہ مسند بحوالہ
طلوع اسلام بابت نومبر ۱۹۶۳ء)
جناب علی نے حضرت عمر کو دغا باز خائن سمجھا (قول عمر در صحیح مسلم مع نووی جلد ۲ صفحہ ۹۱)
سردار عبد القیس جارود نے، قدامہ بن مظعون (عمر کے سالے) کی شراب خوری کی
شکایت کی۔ قدامہ بحرین کے عامل تھے بلوائے گئے اس کے بعد عمر نے قدامہ پر حد جاری
کرنے میں ٹال مٹول کی، جارود کو دھمکایا بھی مگر پھر بوجہ مجبوری قدامہ پر حد جاری کی۔
جارود اس کے بعد کہا کرتے تھے کہ میں عمر کے بعد قریش کے خلاف قریشی کے سامنے
شہادت دینے سے ڈرتا تھا۔ (طبقات جلد (۵) ص ۴۹۹ - ۵۰۰)۔

۲۶۲۔ عمر بن سعد

راوی نسائی، مشہور قاتل حسین ہے۔
ابن زہیر کہتے ہیں میں نے ابن معین سے پوچھا کہ عمر بن سعد ثقہ تھا۔ بولے جو شخص
قاتل امام حسین ہو وہ کیونکر ثقہ ہو سکتا ہے (میزان الاعتدال ۲/۲۲۲)۔

۲۶۳۔ عمر بن عبد العزیز۔ اموی — م ۲۰ رجب ۱۰۱ھ عمر ۳۹ سال

یہ مدینہ میں امامت کرتے تھے مگر بسم اللہ نہیں پڑھتے تھے (طبقات ۵/۳۳۸) ان
کی بیعت زبردستی (قتل کی دھمکی دے کر) کرائی گئی طبقات ۵/۳۱۵ - یہ حریص خلافت تھے
طبقات ۵/۳۴۶ - ان کا قول ہے کہ سامرہ (یہودی فرقہ) کے ذبیحوں میں کوئی ہرج نہیں ہے
(طبقات ۵/۳۴۱) انہوں نے تیرہ موذن یک وقت مقرر کر رکھے تھے کہ وہ یکے بعد دیگرے
اس وقت تک اذان دیتے رہیں جب تک وہ نماز کیلئے مسجد نہ پہنچ جائیں (طبقات ۵/۳۴۴)
ان کے دور میں کلمات اذان دو دو بار اور کلمات اقامت ایک ایک بار ہوتی تھی (طبقات ۵/۳۴۴)
یہ ہر نماز کے بعد ۳ بار تکبیر کہا کرتے تھے (طبقات ۵/۳۴۴) یہ قدریہ عقیدہ والوں کو
واجب القتل قرار دیتے تھے (طبقات ۵/۳۴۰) انہوں نے خمس
کی بجائے زکوٰۃ لینے کا فتویٰ دیا۔ (طبقات ۵/۳۴۴) معاویہ کو برا کہنے پر تین کوڑوں
کی سزا دی (طبقات ۵/۳۴۱)

۲۶۴۔ عمرو بن عبید۔ معتزلی

راوی ابوداؤد، ابن ماجہ

تہذیب ۸/۷۰ پر ہے کہ یہ متروک الحدیث ہے اور صاحب بدعت ہے۔ ابوداؤد
طیالسی اسے جھوٹا کہتے تھے۔ نفائح کافیہ ص۱۰ پر ہے کہ امام مالک اور ابوحنیفہ نے اس پر لعنت
کی ہے۔

۲۶۵۔ عمرو بن علی مقدمی (ابوحفص)

سخت تدلیس کے عادی تھے۔ طبقات ۷/۳۱۱

۲۶۶۔ عمرو بن تمیس (لقب مندل)

فحش کلام تھے۔ بقول عمر بن سعد، امام مالک کے ساتھ سخت کلامی کی۔ حدیث میں
ضعیف اور ناقابل اعتبار تھے (طبقات ۵/۳۴۴)

۲۶۷۔ عمرو بن ہارون۔ بلخی

بہت بڑا علامہ تھا۔ ابن جریج اس کے بہنوئی ہیں۔

Presented by www.ziaraat.com

لیا ابوجہان رجیتے ا... ہزار حدیث اس کی پھینک دیں۔ کہا صالح جزرہ نے کہ کذاب
ہے۔ کہا صحن نے کذاب خبیث ہے (میزان ۲/۲۹۵)

۲۶۸۔ عمران بن حطین

راوی صحاح ستہ

شرح ابن ابی الحدید (۱) جز ۴ ص۱۰۲ پر ہے کہ یہ علی سے منحرف تھا۔

۲۶۹۔ عمران بن حطان۔ خارجی

راوی بخاری، ابوداؤد

علامہ دمیری نے حیواۃ الحیوان جلد اول تحت الشان میں بحوالہ کتاب الاذکیا
از سبط ابن جوزی اس عمران کے وہ مدحیہ اشعار نقل کئے ہیں جو اس خبیث نے علی کے
قاتل عبدالرحمان ابن ملجم کی مدح میں کہے تھے (نیز دیکھو اصابہ ۳/۱۷۹ از ابن حجر)
اصابہ ۳/۱۸۰ پر ہے کہ محدث دارقطنی نے کہا اس عمران کی حدیث لیا ترک کر دی گئی
ہے اس لئے کہ اس کا عقیدہ خراب اور مذہب اس کا برا ہے۔
اسی اصابہ ۳/۱۷۹ پر ہے کہ عمران عائشہ سے روایت کرتا ہے مگر بقول عقیلی عمران
کا عائشہ سے روایت سننا ثابت نہیں۔ امام عبدالبر کا بھی یہی خیال ہے نیز دیکھو ملک النجاۃ
(۲/۸۴ حاشیہ ۱/۲۹۵)

۲۷۰۔ عمرو بن دینار

سفیان سے مروی ہے کہ عمرو (حدیث کے متن کی بجائے) معانی بیان کرتے تھے
طبقات ۵/۳۴۹

۲۷۱۔ عمرو بن عاص

راوی بخاری و مسلم

شرجیل کو علی کے خلاف کرنے کیلئے جھوٹا پروپیگنڈہ کرنے کیلئے آدمیوں کو مقرر کرنے کی
رائے اس نے معاویہ کو دی تھی (اخبار الطوال ص۱۶۶ مطبوعہ) تذکرہ خواص الامۃ ص[illegible] میں ہے کہ

جب جنگ معاویہ سے مصر کی گورنری کا وعدہ بھی لیا تھا اس نے کہا تھا اے معاویہ تیرا یہ کہنا
کہ علی نے صحابہ کو قتل عثمان پر ابھارا جھوٹ ہے۔

طبری ۵/۱۵۹ و روضۃ الصفا ۲/۲۱۲ پر ہے کہ عمرو عاص نے لوگوں کو قتل عثمان پر ابھارا
اور فرمایا کہ "[illegible] است"

طبری ۴/۹۰ و صحابت صفحہ ۱۹۵ پر ہے کہ عائشہ عمرو عاص و معاویہ پر محمد بن ابی بکر کے
قتل کی وجہ سے ہر نماز میں بد دعا کرتی تھیں۔

جنگ صفین کے معاملہ میں اس نے اپنے ساتھی حکم ابو موسیٰ اشعری کو دھوکا دیا (تاریخ
اسلام) اسی کے مشورہ پر جنگ صفین میں قرآن نیزوں پر بلند کئے گئے (ابن خلدون ۲/۱۴۴)
انسان العیون حلبی مستطرف زین الدین محمد اور ابو الفداء سے ثابت ہے کہ یہ حرامی النسل
بھی تھا۔ نیز دیکھو کتاب غرۃ الاوراق ۲/۲۵ اس کے کارناموں کیلئے دیکھو کتاب امداد اللہ صفحہ ۲۳۶
جس کی نقل اسلام اور اس کا ریکا جلد ۳ میں دی ہوئی ہے۔

۲۷۲۔ عمرو بن عبداللہ (ابو اسحاق سبیعی)

راوی بخاری و مسلم

یہ خروزی الجرشی سے روایت کرتا ہے جو بقول ذہبی ناقابل اعتبار ہے (دیکھو زیر
خروزی ابو الجرشی)

میزان ذہبی ۲/۲۹۴ پر ہے کہ عبداللہ بن مبارک کہتے تھے کہ اہل کوفہ کی حدیثوں کو دو
آدمیوں نے بگاڑ دیا ایک یہی ابو اسحاق دوسرے الاعمش

طبقات المدلسین صفحہ ۱۲ پر ہے کہ ابو اسحاق سبیعی تدلیس میں مشہور ہے۔ امام نسائی وغیرہ
نے اسے مدلس کہا ہے۔ اسی کتاب کے صفحہ ۱۲ پر ہے کہ شعبہ نے کہا میں نے تمام
لوگوں کو تین آدمیوں کی تدلیس سے بچا لیا ایک اعمش دوسرے ابو اسحاق سبیعی، تیسرے
قتادہ۔ علامہ میری نے اسے جوڑ توڑ باز بھی لکھا ہے۔ ابن حبان کتاب ثقات میں
لکھتے ہیں کہ وہ مدلس تھا اور ایسا ہی حسین کرابیسی اور امام طبری نے ابو اسحاق سبیعی کو

Presented by www.ziaraat.com

مدلسین میں شمار کیا ہے (تہذیب التہذیب)

۲۷۳۔ عمرو بن عبید بن باب (م۔ ۱۴۴ھ)

یونس بن عبید بیان کرتے ہیں کہ عمرو بن عبید کاذب فی الحدیث تھا۔ عوف بن
جمیلہ کہتے ہیں خدا کی قسم عمرو جھوٹا ہے نیز ایوب نے بھی اسے جھوٹا بتایا ہے (صحیح
مسلم اردو ۱/۴۴ ۔ ۴۷)

۲۷۴۔ عون بن عبداللہ بن عتبہ بن مسعود ہذلی۔

مرجیہ تھے مگر اپنی روایت کے سلسلے میں کسی راوی کو چھوڑ دیتے تھے طبقات ۶/۲۴۴

۲۷۵۔ عون بن عمرو

راوی صاحب لوحیہ روایت لگنے درخت ببول اور کبوتروں کا انڈے دینا
بوقت ہجرت رسول در غار ثور

اس روایت کا راوی عون بن عمرو ہے اس کی نسبت امام فن رجال یحییٰ بن معین
کا قول ہے کہ لا شی یعنی ہیچ ہے۔ امام بخاری نے کہا کہ وہ منکر الحدیث اور مجہول
ہے (شبلی سیرۃ النبی ۱/۲۴۲ نیز دیکھو ابو مصعب)

۲۷۶۔ غندر (محمد بن جعفر بصری)

راوی بخاری، مسند احمد بن حنبل وغیرہ

اس کی رعونت و خود پسندی کا نمونہ یہ ہے کہ ابن معین کہتے ہیں کہ ہم غندر سے حدیث
سننے کیلئے گئے جب اس کے پاس پہنچے تو اس نے کہا جب تک تم لوگ ہمارے پیچھے
پیچھے بازار میں نہ چلو گے کہ لوگ دیکھیں اور ہماری تعظیم کریں تب تک ہم تم کو حدیثیں
نہ سنائیں گے (میزان الاعتدال ذہبی) اسی میزان الاعتدال میں ہے کہ ابن ابی جریج
نے ان کا نام غندر (جھگڑالو) اس لئے رکھ دیا تھا کہ یہ سب سے بات بات پر لڑتے
جھگڑتے رہتے تھے۔

٢٧٧۔ غیاث بن ابراہیم نخعی

محدث۔ اس نے مہدی عباسی کی خوشنودی میں حدیث بنائی کہ رسول اللہ کبوتر اڑایا کرتے تھے اور مہدی سے دو ہزار درہم انعام پائے (اخبار عبد الغنی ص ٦٩)

علامہ ابن جوزی نے اس کو وضاع بتایا ہے (دو اسلام از برق ص ٣٠)

ایک مرتبہ ابو ہریرہ کے نام سے اس نے مہدی عباسی کے سامنے یہ حدیث بیان کی کہ مقابلہ تیر اندازی، گھوڑ دوڑ کی طرح کبوتر بازی میں بھی مقابلہ جائز ہے (مہدی عباسی کو کبوتر بازی کا شوق تھا) مہدی نے اس پر دس ہزار درہم انعام دیے (تاریخ بغداد ١٢/١٩٣ - فلک النجاۃ (٢) ص ٩٠ حاشیہ)

قادیانی ۔ دیکھو عبد الرحیم بن حبیب

٢٧٨۔ فضل بن مختار

راوی حدیث کہ میرے بعد اگر کوئی نبی ہوتا تو عمر ہوتے۔

ضعیف ہے، منکرات اور اباطیل روایت کرتا ہے اور دارقطنی نے روایت کی ہے کہ یہ حدیث موضوع ہے (فلک النجاۃ ١/٣ حاشیہ بحوالہ جات مختلفہ)

٢٧٩۔ فلیح بن سلیمان

راوی حدیث بابت کھلا رکھنے خوخہ (روشندان) ابوبکر

یہ غیر ثقہ اور ضعیف الروایہ ہے (ابن معین، میزان الاعتدال ذہبی، تہذیب التہذیب ابن حجر عسقلانی) نیز دیکھو عبد اللہ بن محمد بن سنان، عکرمہ

٢٨٠۔ قاسم بن عبد اللہ

راوی خطبہ قس بن ساعدہ

حدیث بنانے میں بدنام ہے۔ بیہقی نے اس روایت کے متعلق ایک بڑا واقعہ بیان کیا ہے جس میں ابوبکر نے قس بن ساعدہ کا پورا خطبہ اپنی یاد سے بیان کیا ہے

Presented by www.ziaraat.com

یہ روایت پوری کی پوری موضوع ہے - سیرۃ النبی شبلی ١/١٩٥

٢٨١ قتادہ بن دعامہ سدوسی (ابو الخطاب)

یہ بھی تدلیس کرتے تھے۔ شعبہ کہتے ہیں کہ قتادہ جب ہم سے حدیث بیان کرتے تھے تو ہم پہچان جاتے تھے کہ کس حدیث کی سماعت کی ہے اور کس میں نہیں کی ہے جب یہ کہا کہ حدیث بیان کرتے تھے تو وہ ان کی سنی ہوئی حدیث ہوتی تھی اور جب قال کہہ کر حدیث بیان کرتے تو وہ ان کی سنی ہوئی حدیث نہیں ہوتی تھی (تاریخ حدیث و محدثین ٢/٤)۔ یہ سعید بن مسیب کے قول پر قیاس کرتے ہیں پھر اسے سعید سے روایت کر دیتے ہیں یہ سند بیان نہیں کرتے تھے (طبقات ٧/٢٤٤)

٢٨٢۔ قسطلانی (صاحب کتاب مواہب لدنیہ)

مواہب لدنیہ مشہور کتاب ہے۔ متاخرین کا یہی ماخذ ہے۔ قسطلانی بخاری کے مشہور شارح ہیں۔ حافظ ابن حجر کے ہم رتبہ ہیں۔ یہ کتاب (مواہب لدنیہ) اگرچہ نہایت مفصل ہے لیکن ہزاروں موضوع اور غلط روایتیں موجود ہیں (سیرۃ النبی شبلی ١/٤٢)

٢٨٣۔ کثیر بن عبد اللہ بن عمرو بن عوف بن زید۔ مزنی۔

راوی ترمذی

امام ترمذی اس کی روایت کو صحیح سمجھتے ہیں جس کی وجہ سے خود ان کی کتاب بے وثوق نہیں رہی۔ کہا ابن حبان نے کثیر اپنے باپ دادا سے نسخہ موضوعہ کا راوی ہے (میزان ٢/٣٢٠)

٢٨٤۔ کعب الاحبار ۔ م ٣٢ھ در شام بعہد عثمان

یہودی الاصل نو مسلم۔ عمر کے عہد میں مسلمان ہوا۔ اس کی وجہ سے بہت سی بے سروپا اسرائیلی روایات اسلامی لٹریچر میں سرایت کر گئیں (کتاب تابعین از شاہ معین الدین احمد ندوی ص ٣٤٥)

کلبی ۔ دیکھو ہشام بن محمد بن سائب

۲۸۵ مالک بن ربیعہ سلولی

اس نے زیاد کو ابوسفیان اموی کا بیٹا ہونے کی گواہی دی تھی۔ یہ جلیل القدر صحابی بتایا گیا ہے (خلافت و ملوکیت تاریخی و شرعی حیثیت از صلاح الدین بن یوسف ص ۱۵۴) دوسری گواہ جویریہ بنت ابوسفیان اموی ہے

۲۸۶۔ مامون بن احمد ہروی

علامہ ابن جوزی نے اس کو وضاع لکھا ہے (دو اسلام از برق ص ۸۰)

۲۸۷۔ مجاہد بن جبیر

معتبر قرآن ابوبکر بن عیاش سے مروی ہے کہ میں نے اعمش سے کہا لوگوں کو کیا ہوا جو مجاہد کی تفسیر سے پرہیز کرتے ہیں انہوں نے کہا لوگ سمجھتے ہیں کہ مجاہد اہل کتاب سے پوچھتے ہیں۔ طبقات ۵/۳۴۴۔

۲۸۸۔ محمد صقلی (ابوعبداللہ)

ابن حجر فرماتے ہیں کہ میں ایک شخص محمد صقلی سے ملا جس نے بتایا کہ میرے استاد کو حضرت علیؑ سے مصافحہ کرنے کا شرف حاصل ہوا تھا اور یہ کہ اس کی عمر ۴۰۰ برس سے کچھ زیادہ تھی (دو اسلام ص ۱۶۱ بحوالہ تذکرۃ الموضوعات ص ۱۰۱) ابن حجر نے ۸۵۲ھ میں وفات پائی اور علیؑ نے ۴۰ھ میں۔ اگر سال ملاقات ۸۴۰ھ بھی فرض کر لیا جائے تو صقلی کے استاد معظم ۴۴ھ کے قریب مر چکے ہوں گے مگر شاگرد صاحب محض اپنے استاد کی یہ فضیلت ابن حجر کو سنانے کیلئے نویں صدی تک زندہ رہے (دو اسلام)

۲۸۹۔ محمد بن احمد بن عبداللہ بن عبدالجبار عامری م ۴۲۲ھ

کہا ابن یونس نے یہ جھوٹ بناتا تھا اور نسخہ موضوعہ کی روایت کی اس نے

(میزان ۳/۴۴)

۲۹۰۔ محمد بن اسحاق فروی

شیخ بخاری

Presented by www.ziaraat.com

ان کو نسائی نے ثقہ نہیں جانا ابوداؤد ان کو واہی کہتا ہے۔ دارقطنی نے کہا بخاری نے جو محمد بن اسحاق سے روایت لی ہے اس پر ان کو لوگ ملامت کرتے ہیں۔

(ذہبی: میزان الاعتدال)

۲۹۱۔ محمد بن اسحاق (ابوعبداللہ) عمر ۸۵ھ - ۱۵۱ھ

المعروف بہ ابن اسحاق صاحب مغازی و سیرۃ النبی جو بعد کو سیرۃ ابن ہشام کے نام سے دوبارہ ترتیب دے کر شائع کی گئی۔

ابن اسحاق کی نسبت اگرچہ امام مالک اور بعض محدثین نے جرح کی ہے تاہم ان کا رتبہ یہ ہے کہ امام بخاری اپنے رسالہ جزء القراءۃ میں اس کی سند سے روایتیں نقل کرتے ہیں (سیرۃ النبی ۱/...) مالک بن انس (صاحب موطا) کا ہم عصر ہے اسی کی کتاب مغازی مشہور کتاب ہے جو بعد میں لکھی جانے والی کتب مغازی کی بنیاد ہے۔ ابوداؤد اس کو قدری اور معتزلی بتاتا ہے سلیمان بھی اسے کذاب کہتا ہے۔ ہشام ابن عروہ اسے کذاب بتاتا ہے۔ یحییٰ بن معین اور امام مالک، ابن اسحاق کی قدح کرتے ہیں ابن ادریس کہتے ہیں کہ میں امام مالک کے پاس بیٹھا تھا کسی نے کہا ابن اسحاق کہتا ہے کہ علوم مالک کو ہمارے پاس لاؤ ہم اس کے بیطار ہیں۔ امام مالک نے کہا وہ (ابن اسحاق) منجملہ دیگر دجالوں کے ایک دجال ہے۔ (میزان: ذہبی ۳/۴۴۴)

امام مالک اس کے سخت مخالف ہیں (سیرۃ النبی ۱/۲۴) ابن اسحاق شعرائے وقت کو مغازی کے واقعات دے دیتے تھے کہ ان کے بارے میں اشعار لکھو اور ان اشعار کو وہ اپنی کتاب میں شامل کر دیتے تھے۔ یہ دغابازی مختلف اغراض سے کی جاتی تھی۔ زیادہ اس وجہ سے کہ ان خطبوں یا شعروں میں آنحضرتؐ کے مبعوث ہونے کی پیشین گوئی یا اور کوئی بات اسلام کی تصدیق کی شامل کر دیتے تھے۔ سیرۃ النبی شبلی ۱/۱۹۔ ۱۴۱۰ ملخصاً)

۲۹۲۔ محمد بن اسماعیل بخاری (المعروف بہ امام بخاری صاحب صحیح بخاری)

ابوزرعہ (استاد مسلم، ترمذی، ابن ماجہ و نسائی) و امام ابوحاتم نے بخاری کو

متروک کر دیا تھا اور ان کی روایت سے ہاتھ کھینچ لیا تھا (ذہبی: میزان الاعتدال) نیز
دیکھو زیر محمد بن اسحاق فروی و علی بن مدینی) محمد بن یحییٰ ذہلی (استاد بخاری) خود اپنے
شاگرد کو اس قدر برا جانتے تھے کہ جو ان سے ملتا اس کو بھی اپنی صحبت میں بٹھانا
گوارا نہیں کرتے تھے (مقدمہ فتح الباری) امام بخاری نے اپنے استاد علی بن مدینی کی
کتاب چرائی اور اسے دوبارہ ترتیب دے کر بخاری تصنیف کر ڈالی (تہذیب التہذیب
۹/۲۵ از حافظ ابن حجر شارح بخاری بحوالہ اسوۃ الرسول از فرق جلالی)

بخاری صاحب کی تاریخ دانی کا ثبوت اس سے مل جاتا ہے کہ آپ نے کتب
الجنائز میں لکھا کہ ابوسفیان اموی کی موت کی خبر شام سے آئی حالانکہ ابوسفیان اموی مدینہ
میں ۳۲/۳۳ھ میں مر چکا تھا اور شام سے خبر موت ابوسفیان کی نہیں بلکہ اس کے بیٹے کی
آئی تھی دیکھو فتح الباری شرح بخاری از ابن حجر۔

بخاری صاحب کو امام جعفر صادق کی احادیث میں شک تھا (منہاج السنۃ ۲/۱۴۳)

۲۹۳۔ محمد بن بشار (المعروف بہ بندار)

راوی بخاری

عبداللہ بن دورقی بیان کرتے ہیں کہ یحییٰ بن معین کی صحبت میں بندار کا ذکر
آیا تو انہوں نے اس کی طرف کوئی توجہ نہیں کی بلکہ تضعیف کی (میزان ۲/۲۵۲)
تہذیب التہذیب میں ہے کہ بندار نے کہا کہ عائشہ نے کہا رسول اللہ فرماتی ہیں
(یعنی رسول اللہ کیلئے تانیث کا صیغہ استعمال کیا) .... علی بن مدینی (استاد بخاری) کہتے ہیں
ہم نے ابن ابی اسامہ سے حدیث بندار ملیجروا انا فی السجود ... کے
کا بابت پوچھا تو اس نے کہا یہ بالکل جھوٹ ہے اور غلط ہے اور اس سے انکار کیا
اسی طرح قواریری بھی بندار کو پسند نہیں کرتا تھا اور کہتا تھا وہ زکجور باز تھا۔
(تہذیب التہذیب ۹/۷۱)

Presented by www.ziaraat.com

۲۹۴۔ محمد بن تمیم

محمد علی قاری کہتے ہیں کہ ابن عکاشہ اور محمد بن تمیم نے دس ہزار احادیث وضع
کیں (دو اسلام از برق صفحہ ۹۸)

۲۹۵۔ محمد بن جریر بن یزید طبری (المعروف بہ طبری)

مشہور مورخ۔ طبری کے بڑے بڑے شیوخ مثلاً سلمہ بن ابرش، ابن حمید وغیرہ
ضعیف الروایۃ ہیں (سیرۃ النبی شبلی جلد ۱) نہایت تعجب انگیز بات یہ ہے کہ جن
بڑے بڑے نامور مصنفین مثلاً امام طبری وغیرہ نے سیرت پر جو کچھ لکھا اس میں اکثر جگہ
مستند احادیث کی کتابوں سے کام نہیں لیا (سیرۃ النبی شبلی ۱/۵۴)

۲۹۶۔ محمد بن حجاج مصفر (ابوجعفر)

راوی خطبہ قس بن ساعدہ

ابن معین کا قول ہے کہ کذاب اور خبیث ہے ابن عدی نے لکھا ہے کہ ہریسہ
والی حدیث اسی نے وضع کی ہے (سیرۃ النبی شبلی ۱/۱۹۵) اس نے شعبہ اور ابن ابی ذئب
سے حدیثیں سنیں لیکن علماء کے نزدیک حدیث میں ضعیف ہے (طبقات ابن سعد ۱/۳۴۲)

۲۹۷۔ محمد بن حفص حرانی

ابوبکر بن عیاش سے اربعین کا راوی ہے جس کی آفت یہی شخص ہے (میزان ۲/۳۴۰)

۲۹۸۔ محمد بن حمید رازی۔ حافظ

دریائے علم ہے۔ ابوزرعہ نے اس کی تکذیب کی کہا فضلک رازی نے کہ
ابن حمید کے پاس پچاس ہزار حدیث ہے جس کی ایک حرف کی بھی میں روایت نہیں کرتا۔
کہا صالح جزرہ نے میں اس کو ہر حدیث میں متہم جانتا ہوں۔ کہا صالح جزری نے کہ
دروغ گوئی میں اس سے بڑھ کر کوئی کامل نہیں (میزان ۳/۴۱)

۲۹۹۔ محمد بن خازم (ابومعاویہ ضریر)

ثقہ تھے مگر حدیث میں تدلیس کرتے تھے۔ جید مرجی تھے (طبقات ۲/۴۱۹)

۳۰۰- محمد بن خالد بن عبد اللہ واسطی

راوی کہ اذان کے کلمات عمر نے خواب میں سنے اور اسی پر لوگوں کا طریقہ رائج ہوا۔

کذاب ہے (یحییٰ بن معین) ضعیف ہے (ابو زرعہ) منکر الحدیث ہے (ابن عدی) بد معاش ہے اس کی روایت کا کوئی ٹھکانہ نہیں (یحییٰ) الامام الصادق والمذاہب اربعہ صفحہ ۲۸۹۔

۳۰۱- محمد بن زیاد لشکری

علامہ ابن جوزی نے اس کو وضاع بتایا ہے (دو اسلام از برق صفحہ ۸۰)

۳۰۲- محمد بن سعد (المعروف بہ ابن سعد) صاحب طبقات ابن سعد

محمد بن عمر واقدی کا سکریٹری ۱۶۸ھ تا ۲۳۰ھ عمر ۶۲ سال۔

یہ موالی بنو ہاشم سے تھے۔ بصرہ میں پیدا ہوئے بغداد میں سکونت اختیار کی۔ بلاذری مورخ کے شاگرد تھے۔ طبقات ۱۲ جلدوں میں لکھی۔ اس کتاب کا بڑا حصہ واقدی سے ماخوذ ہے (جو مشہور دروغ گو اور جعل ساز ہے دیکھو زیر واقدی) باقی رواۃ میں سے بعض ثقہ ہیں اور بعض غیر ثقہ (سیرۃ النبی شبلی ۱/۲۵ – ۲۶)۔

ابن سعد اور طبری میں کسی کو کلام نہیں لیکن افسوس ہے کہ ان لوگوں کا مستند ہونا ان کی تصنیفات کے مستند ہونے پر چنداں اثر نہیں ڈالتا۔ ۔ ان کے بہت سے راوی ضعیف الروایۃ اور غیر مستند ہیں (سیرۃ النبی شبلی ۱/۴۹) اس تدلیس کا یہ نتیجہ ہے کہ جو روایتیں واقدی کی کتاب میں مذکور ہیں ان کو اکثر لوگ غلط سمجھتے ہیں لیکن ان ہی روایتوں کو جب ابن سعد کے نام سے نقل کر دیا جاتا ہے تو لوگ ان کو معتبر سمجھتے ہیں حالانکہ ابن سعد کی اصل کتاب جب ہاتھ آئی تو پتہ چلا کہ ابن سعد نے اکثر روایتیں واقدی ہی سے لی ہیں (سیرۃ النبی شبلی ۱/۵۵ – ۵۶)۔

۳۰۳- محمد بن سعید شامی

علامہ ابن جوزی نے اس کو وضاع کہا ہے (دو اسلام از برق صفحہ ۸۰)

Presented by www.ziaraat.com

۳۰۵- محمد بن سیرین (ابو بکر) عرف ابن سیرین ۳۳ھ - ۱۱۰ھ

انس بن مالک کے آزاد کردہ۔ سماعت میں قدرے قصور تھا سو تعبیر بالکل صاف نہیں کراتے تھے قرض کی بنا پر جیل میں بھی رہے۔ بعض کا خیال ہے کہ چالیس ہزار کا غلہ خریدا تھا بعض کہتے ہیں کہ ایک لونڈی فروخت کی تھی اور اس کی قیمت غریب ہو گئی تھی اسے واپس نہ کر سکے ابن عمر، ابو ہریرہ سے روایت کرتے ہیں ان کی ایک بیوی سے تیس بچے پیدا ہوئے (طبقات ۱/۴۹) انہی کا قول تھا کہ اگر علی کا جمع کردہ قرآن ہاتھ آ جاتا تو ایک بڑا علمی ذخیرہ مل جاتا (تاریخ الخلفا سیوطی صفحہ ۱۹۴)

۳۰۶- محمد بن عبد اللہ بن سعید بن عمیر۔ لیثی

یحییٰ بن سعید القطان نے محمد بن عبد اللہ کی بہت زیادہ تضعیف کی۔ یحییٰ سے کہا گیا کہ یہ یعقوب بن عطاء سے بھی زیادہ ضعیف فی الحدیث ہے جواب دیا ہاں میرے خیال میں تو کوئی بھی محمد بن عبد اللہ کی حدیث بیان نہیں کرے گا۔ یحییٰ بن سعید نے حکیم بن جبیر عبد الاعلیٰ یحییٰ بن موسیٰ بن دینار کی بھی تضعیف کی ہے (صحیح مسلم اردو ۱/۵۲)

۳۰۷- محمد بن عبد الرحمٰن

امام مالک نے محمد بن عبد الرحمٰن کے متعلق (جو سعید بن مسیب سے روایت کرتے ہیں) کہا وہ ثقہ نہیں ہے یحییٰ بن ابی الحویرث کے متعلق فرمایا وہ غیر معتبر ہے۔ شعبہ کے متعلق (جن سے ابن ابی ذئب روایت کرتے ہیں) اور حرام بن عثمان کے متعلق فرمایا یہ حضرات بھی غیر معتبر ہیں۔ نیز صالح مولیٰ توامہ کو بھی حدیث میں غیر معتبر فرمایا۔ (صحیح مسلم اردو ۱/۵۱)

۳۰۸- محمد بن عبد الرحمٰن (ابو الحویرث)

دیکھو زیر محمد بن عبد الرحمٰن مندرجہ بالا۔

۳۰۸- محمد بن عبد الرحمٰن بن سلیمان

کہا ابن حبان نے کہ اپنے باپ سے روایت کرتا ہے ایک نسخہ موضوع کا جس میں قریب دو سو حدیثیں موضوع ہیں (میزان ۲/۲۵)

۳۰۹۔ محمد بن عمر واقدی

قاضی (استاد محمد بن سعد صاحب طبقات)

یہ امیر المومنین فی الحدیث کہلاتا ہے۔ غزوات میں یہ معتبر مانا گیا ہے لیکن خوارزمی مسند ابوحنیفہ میں یحییٰ بن معین کی تحقیق یا ترجمہ واقدی لکھتے ہیں کہ واقدی نے بیس ہزار احادیث وضع کیں اور رسول سے منسوب کر دیں (اقتباس از ترابلس ایڈیٹر نی روشنی ص ۹) بحوالہ میزان الاعتدال

کہا احمد نے کذاب ہے، کہا ابو حاتم و نسائی نے کہ حدیث وضع کرتا تھا۔ ابن عدی کہتے ہیں واقدی وضاع حدیث ہے اور کہتے تھے کہ ۲۰ ہزار حدیث غریب کا راوی ہے

جو اس کو میں حدیث میں پسند کرتا ہوں نہ نسب میں نہ کسی اور فن میں (میزان ۲/۲۴۴ نیز دو اسلام از برق ص ۸)۔

حق یہ ہے کہ واقدی کسی طرح ثقہ اور قابل اعتبار سمجھا ہی نہیں جا سکتا (طبقات ۱/۸) اور نیز دیکھو زیر ابن سعد)۔

ان میں سے (ابن اسحاق، واقدی، ابن سعد اور طبری میں سے) واقدی تو بالکل نظر انداز کر دینے کے قابل ہے۔ محدثین لکھتے ہیں کہ وہ (واقدی) اپنے جی سے روایتیں گھڑتا ہے۔ (سیرۃ النبی شبلی ۱/۴۵ دیکھو ابن ابی یحییٰ)

۳۱۰۔ محمد بن قاسم طالقانی۔

علامہ ابن جوزی نے اس کو وضاع بتایا ہے (دو اسلام ص ۳۰)

۳۱۱۔ محمد بن محمد بن اشعث۔ کوفی

قریب ہزار حدیث کے ایک نسخہ میں اس نے روایت کی۔ ابن عدی نے تعجب خیز موضوعات اس کے بیان کئے۔ کہا دارقطنی نے کہ اس کی وضاعیت کی دلیل یہی ہے کہ روایت عجائبات

Presented by www.ziaraat.com

۳۱۲۔ محمد بن محمد بن سلیمان (ابو بکر) واسطی المعروف بہ باغندی

یہ تدلیس کرتے ہیں۔ حاکم کے الفاظ ہیں کہ اگر کسی نے بغداد میں تدلیس سے روایت کی ہے تو وہ باغندی سے (تاریخ حدیث و محدثین ص ...)

۳۱۳۔ محمد بن محمد بن عطا۔ مقدسی۔ (ابو طاہر)

راوی حدیث کہ جب ابوبکر کا جنازہ قبر رسول پر پہنچا تو دروازہ خود بخود کھل گیا اور آواز آئی کہ حبیب حبیب کا مشتاق ہے (بروایت خطیب و ابن عساکر)

سیوطی نے لکھا ہے کہ یہ روایت سخت غریب و منکر ہے اس کی اسناد میں ابو طاہر محمد بن محمد بن عطا المقدسی ہے جو بڑا کذاب ہے اور وہ عبد الجلیل سے روایت کرتا ہے جو مجہول ہے (فلک النجاۃ ...)

۳۱۴۔ محمد بن مزید۔ ابی الازہر — م ۳۱۵ھ

راوی دارقطنی

یہ زبیر بن بکار سے روایت کرتا ہے۔ کہا خطیب نے بہت سی روایتیں اس نے وضع کیں۔ (دارقطنی خود اس سے روایت کرتا ہے (میزان ...)۔

۳۱۵۔ محمد بن مسلم زہری (المعروف بہ امام زہری) — م ۵۰ - ۱۲۴ھ

راوی بخاری

ابن حجر عسقلانی طبقات المدلسین میں لکھتے ہیں کہ امام شافعی و محدث دارقطنی و جماعت ان پر تدلیس کا عیب تجویز کیا ہے۔ حاشیہ ... پر ہے کہ ولید اموی زہری کو فاسق کہتا تھا۔ مغازی کا بڑا حصہ امام زہری سے منقول ہے لیکن ان کی روایتیں جو سیرۃ ابن ہشام طبقات ابن سعد وغیرہ میں مذکور ہیں منقطع ہیں۔ (سیرۃ النبی شبلی ۱/۴۴) زہری نے ایک روایت بیان کی کہ غار حرا میں جب وحی آئی اور فرشتہ نظر آئے تو آنحضرت کو اضطراب اور شک ہوا۔ شبلی اس سلسلے میں لکھتے ہیں کہ "یہ روایت امام زہری کے بلاغات میں سے ہے یعنی سند کا سلسلہ زہری تک ختم ہو جاتا ہے اور آگے نہیں بڑھتا۔ چنانچہ خود شارح بخاری نے اس کی

تفریح کردی ہے۔ یہ ظاہر ہے کہ ایسے عظیم الشان واقعہ کیلئے سند مقطوع کافی نہیں (سیرۃ النبی شبلی ۱/۱۴۴)۔ یہ زہری آخری اموی تاجدار (مروان الحمار) سے روایت کرتے ہیں (طبقات ۵/۱۳۴)

۲۱۶۔ محمد بن مسلم۔ ابو الزبیر

ابن مبارک نے فرمایا جریر کا تمام علم لکھ لینا مگر تین حضرات کی روایت کردہ احادیث نہ لکھنا۔ عبیدہ بن معتب، سری بن اسماعیل اور محمد بن مسلم (صحیح مسلم اردو ۱/۵۴)۔

شعبہ نے انہیں کسی وجہ سے ترک کر دیا تھا۔ ان کا دعویٰ تھا کہ انہوں نے کسی معاملہ میں ان کا کوئی فعل دیکھا تھا۔ طبقات ج ۵

۲۱۷۔ محمد بن یحییٰ بن حبان (المعروف بہ ابن حبان)

راوی بخاری و مسلم

یہ امام موسیٰ کاظم کو قابل اعتبار کہتا تھا۔ (تہذیب ۲/۱۲۳) حالانکہ امام موسیٰ کاظم کو صدوق اور عبد صالح کہے گئے ہیں (تہذیب ۴/۳۴۴) ابن حبان امام رضا کو وہمی و خطا کار فی الروایات کہتا تھا (میزان ذہبی ۳/۲۳۹) حالانکہ امام رضا کی جلالت مسلم ہے (تہذیب ۷/۳۸۶)

۲۱۸۔ محمد بن یوسف فریابی

شیخ بخاری، ۱۵۰ حدیثوں میں اس نے غلطی کی۔ (میزان ۳/۱۴۳)

۲۱۹۔ محمد بن یوسف بن یعقوب۔ رازی

ابو بکر بن زیاد نقاش اس سے روایت کرتے ہیں بہت سی حدیثیں قرأت میں بنائیں کہا خطیب نے متہم ہے بوضع حدیث۔ دار قطنی نے کہا قریب ۲۰ نسخہ کے قرأت میں اس نے بنائے جن کی کوئی اصل نہیں۔ اور حدیثیں بنائیں جن کا کوئی شمار نہیں (میزان ۳/۱۴۸)

۲۲۰۔ محمد بن یونس بن موسیٰ۔ قرشی۔ شامی۔ بصری۔

حافظ۔ کہا ابن حبان نے ہزار حدیث سے زیادہ اس نے وضع کیں (میزان ۳/۱۴۳)

۲۲۱۔ محمد بن نافع

راوی حدیث کہ رحم اللہ ابا بکر زوجنی ابنتہ صحبنی الی دار الہجرۃ۔ بخاری نے کہا منکر

Presented by www.ziaraat.com

بن نافع منکر الحدیث ہے۔ (فلک النجاۃ ۲/۹۶ بحوالہ جات میزان و تقریب التہذیب)

مروزی دیکھو احمد بن ابو طیب (ابو سلیمان مروزی)

۲۲۲۔ مسروق بن اجدع

یہ اور اسود بن یزید علی کو برا کہا کرتے تھے (شرح ابن ابی الحدید (۱) جز ۴ ص ۹۸) شعبی کہتے ہیں کہ مسروق کسی جنگ میں بھی علی کے ساتھ نہ تھے (طبقات ۶/۵۴) نیز دیکھو دیر شریح قاضی۔

۲۲۳۔ مسعودی (عبد الرحمن بن عبد اللہ بن عتبہ بن عبد اللہ بن مسعود) م۔ ۱۶۰ھ بغداد

ثقہ ہے۔ کثیر الحدیث ہے لیکن آخر عمر میں قوت حافظہ خراب ہو گئی تھی۔ غلط اور صحیح میں اختلاط ہو گیا تھا وہ متقدمین سے روایت کرتے ہیں (طبقات ۶/۲۸۹)

۲۲۴۔ مسلم بن حجاج قشیری (ابو الحسین) ۲۰۴ھ ۲۶۱ھ

صاحب صحیح مسلم۔ مسلم کے استاد ابو زرعہ کے سامنے جب صحیح مسلم پیش کی گئی تو انہوں نے کہا یہ کتاب صحیح نہیں کہی جا سکتی۔ کیونکہ اس کے راوی کذاب ہیں (میزان الاعتدال حالات احمد بن عیسیٰ)

۲۲۵۔ مسلم بن خالد۔ معروف زنجی

کثیر الحدیث تھے۔ حدیث میں بکثرت خطا اور غلطی کرتے تھے۔ اپنی ذات سے بہت اچھے آدمی تھے لیکن غلطی کرتے تھے (طبقات ۵/۳۵۲)

۲۲۶۔ مسیب

راوی بخاری بابت کفر ابو طالب

شبلی کا بیان ہے کہ "محدثانہ حیثیت سے بخاری کی یہ روایت (بابت کفر ابو طالب) چنداں قابل حجت نہیں کہ آخر راوی مسیب ہیں جو فتح مکہ میں اسلام لائے اور ابو طالب کی وفات کے وقت موجود نہ تھے۔ اسی بنا پر علامہ عینی نے اس حدیث کی شرح میں لکھا ہے کہ روایت مرسل ہے (سیرۃ النبی شبلی ۱/۲۴۹)

۳۲۷۔ حبیب بن شریک (ابو سعید) م ۔ ۱۸۶ھ در بغداد

اعمش، اسماعیل بن ابو خالد اور عبد الملک بن ابو سلیمان سے حدیثیں سنیں اور حدیث میں ضعیف و ناقابل احتجاج ہیں۔ ہارون کے بیت المال کے متولی ہو گئے تھے (طبقات ۷/۳۲۴)

۳۲۸۔ مطر بن طہمان ۔ وراق ۔ خراسانی

حدیث میں ضعیف ہیں۔ (طبقات ۷/۲۴۴)

۳۲۹۔ مصعب بن زیاد ۔ ابو[illegible] ۔ م ۔ ۱۸۵ھ در کوفہ بعہد ہارون

حدیث میں بہت ضعیف تھے (طبقات ۹/۱۳۴)

۳۳۰۔ مظفر بن اسد (ابو سعید)

یہ راوی بیان کرتا ہے کہ میں شاہ ہند سرباتک سے ملا تھا اس نے مجھے بتایا کہ میں تین مرتبہ آنحضرت سے ملا تھا دو دفعہ مکہ میں اور ایک دفعہ مدینہ میں۔ سرباتک کی وفات ۳۳۳ھ میں ہوئی اور اس کی عمر ۸۹۴ برس تھی (یعنی عمر ۵۶۱ء تا ۳۳۳ء)

دو اسلام از برق صفحہ ۹ بحوالہ تذکرۃ الموضوعات صفحہ ۱۰۳۔ ڈاکٹر برق اس پر فرماتے ہیں کہ "حیرت کی بات ہے کہ جب اسحاق بن ابراہیم ۔۔ ۱۰۰ھ کے قریب سرباتک سے ملا تھا تو اس کی عمر ۷۷ برس کی تھی۔ مگر بقول ابو سعید (راوی ہذا) ۳۳۳ھ میں (یعنی ۲۶۸ برس پہلے) اس کی عمر ۸۹۴ سال کی تھی۔ مزید لطف کی بات یہ کہ جب اسحاق بن ابراہیم ۔۔ ۱۰۰ھ میں سرباتک سے ملے تو سرباتک کو مرے ہوئے ۲۳۳ سال ہو چکے تھے۔ کیا کسی یونیورسٹی کے ماہرین ریاضی اس گتھی کو سلجھائیں گے۔" (دیکھو اسحاق بن ابراہیم طوسی کے حالات در تذکرۃ الموضوعات، دو اسلام از برق صفحہ ۱۱۵)

۳۳۱۔ معاویہ بن ابو سفیان اموی

راوی حدیث بخاری (صحابیت صفحہ ۲)

عائشہ ہمیشہ نماز کے بعد عمرو بن عاص کے لئے بددعا کرتی رہیں اور معاویہ کیلئے بھی (صحابیت)

رسول کا یہ ارشاد بالکل واضح تھا کہ عمار بن یاسر کی شہادت اسی جنگ میں ہو گی جس میں حق

Presented by www.ziaraat.com

اور جنت عمار والی پارٹی کی طرف ہو گی اور باطل و دوزخ مخالف پارٹی (یعنی معاویہ کی پارٹی) کی طرف ہو گی (صحابیت صفحہ ۱۱) زبیر بن عوام کو معاویہ کے ایک طرفدار عمرو بن جرموز نے عین نماز میں قتل کر دیا (صحابیت صفحہ ۳۳) معاویہ نے عثمان کو یہ مشورہ دیا تھا کہ بنی ہاشم کے اہم آدمیوں کو قتل کر دیا جائے (صفحہ ۴۳) معاویہ کے جرائم کی تعداد اتنی زیادہ ہے اور ان کی نوعیت اتنی بھیانک ہے کہ خدا کی پناہ۔ لیکن چونکہ وہ صحابی تھے اس لئے ان کو قابل احترام مانا گیا (صفحہ ۳۶) معاویہ نے جمعہ کی نماز بدھ کو پڑھا دی (صفحہ ۱۳۲) اس سنت سیئہ (ولی عہدی یزید) کے قائم کرنے کیلئے معاویہ کو ہر قسم کے مکر و فریب سے کام لینا پڑا، بڑے بڑے لوگوں کو قتل کرانا اور زہر دلانا پڑا۔ بیت المال کا سرمایہ رشوت دینے اور رائیں خریدنے پر خرچ کرنا پڑا۔ کذب و افترا کے حربے استعمال کرنا پڑے۔ حدیثیں وضع کرنی پڑیں اور رسول اللہ کے اہل بیت خصوصاً ان کے پیارے نواسوں کے خلاف محاذ بنانا پڑا (صحابیت صفحہ ۲۴۶ ۔ ۲۴۸)۔

معاویہ کے بارے میں حسن بصری کی رائے قابل توجہ ہے وہ فرماتے ہیں کہ معاویہ کے چار افعال ایسے ہیں کہ اگر ان میں سے ایک بھی ہوتا تو اس کے عذاب کی ضمانت مسلم ہو جاتی۔ اول یہ کہ اس نے بغیر مشورہ کے ایسے وقت حکومت اسلامیہ پر قبضہ کر لیا جبکہ صحابہ اور صاحبان فضیلت لوگ موجود تھے۔ دوم یہ کہ ایک شرابی، نشہ باز کو جانشین بنایا جو ریشم پہنتا اور گاتے بجانے کا دھنی تھا۔ تیسرے یہ کہ اس نے زیاد کو ابو سفیان کا بیٹا قرار دیا جبکہ رسول اللہ نے صاف فیصلہ کر دیا تھا کہ (الولد للفراش وللعاہر الحجر) بیٹا شوہر کے ہوتا ہے اور زانی کیلئے پتھر ہے اور چوتھے یہ کہ اس نے حجر اور ان کے اصحاب کو قتل کرایا (الکامل دیکھو صحابیت صفحہ ۲۵۶)

۳۳۲۔ معلی بن عبد الرحمن ۔ واسطی

کہا دار قطنی نے ضعیف ہے کذاب۔ کہا ابن مدینی نے یہ شخص حدیثیں بناتا تھا۔ کیا ۷۰ حدیثوں کے وضع کرنے کا خود اس نے اقرار کیا (میزان ۲/۴۸۹)

۲۲۳۔ معلی بن ہلال بن سوید۔ طحان کوفی

عابد۔ کہا ابن مبارک و ابن مدینی نے کہ وضع کرتا حدیثوں کو۔ کہا ابن معین نے وہ مشہور کاذبین میں سے تھا۔ کہا احمد نے کل حدیثیں اس کی وضعی ہیں (میزان ۳/۱۹۴) نیز دیکھو (نوح بن مریم (ابو عصمہ)

۲۲۴۔ معمر بن راشد۔ صنعانی

یہ ثقہ اور مامون تو ہیں مگر ان کی سماعت محمد بن واسع سے نہیں ہے مگر یہ تدلیس کرتے تھے)۔ (تاریخ حدیث و محدثین ۲/۳)

۲۲۵۔ مغیرہ بن سعید۔ کوفی

علامہ ابن جوزی نے اس کو وضاع کہا ہے (دو اسلام از برق ص۲۹۸)

ابراہیم نے کہا مغیرہ بن سعید اور عبد الکریم (عبد الرحیم بن حبیب فارابی) سے احتیاط کرو اس لئے کہ یہ دونوں بہت جھوٹے ہیں (صحیح مسلم ۱/۱۴)

۲۲۶۔ مغیرہ بن شعبہ

ابو ہریرہ، سمرہ بن جندب، عمرو بن عاص، مغیرہ بن شعبہ اور عروہ بن زبیر معاویہ کی طرف سے حدیث سازی پر مامور تھے (تنزیہ الانساب ص۱۰۵)

معاویہ اموی نے اسے حاکم کوفہ مقرر کرتے وقت ہدایت کر دی تھی کہ سب علی ضرور کرتے رہنا لہٰذا یہ برابر اس پر عامل رہا۔ (تفاریخ کوفہ ص۳۸ بحوالہ تاریخ کامل ۳/۱۸۴ و ص۱۹۴ فلک النجاۃ ۱/۹۵)۔

مغیرہ اتنا مکار تھا کہ اگر شہر کے آٹھ دروازے ہوتے اور بغیر مکر کے کسی سے نکلنا ممکن نہ ہوتا تو یہ صاحب سب سے گزر جاتے (تاریخ تمدن اسلام ۱/۹۵)

امام شافعی نے ربیع سے کہا کہ چار صحابیوں کی گواہی قبول نہ کی جائے۔ معاویہ، عمرو عاص، مغیرہ اور زیاد (فلک النجاۃ ۱/۹۵)

رسول اللہ نے مغیرہ کی ساری قوم پر لعنت فرمائی ہے (خطبہ امام حسن در فلک النجاۃ ۱/۹۶)

Presented by www.ziaraat.com

مغیرہ پر زنا کا الزام اور اس کی تحقیقات بعہد عمر (تنزیہ الانساب ص۵۲۔۵۴ بحوالہ طبری واقعات ۱۷ھ۔ صحابیت ص۱۱۶ و ۱۱۷) نیز اسد الغابہ مترجمہ مولوی عبد الشکور لکھنوی ۴/۵۳ پر ہے کہ مغیرہ نے اپنے بچاؤ کیلئے حضرت عمر کے غلام پر تابانی کو رشوت دی تھی اسی مغیرہ کے غلام ابو لؤلؤ فیروز نے حضرت عمر کو ہلاک کیا تھا۔ (دیکھو مقالہ قتل عثمان کا پس منظر)

تاریخ الخلفاء سیوطی ص۱۰۳ پر حسن بصری سے مروی ہے کہ دین کے کام میں دو شخصوں نے فساد پیدا کیا ہے ایک عمرو عاص ہے اور دوسرا مغیرہ بن شعبہ۔

فرماویں امیر کوفہ جس کی شہادت پر مغیرہ الزام زنا سے بچا گئے تھے (معاویہ اموی کے نسب میں ملانے میں یہی مغیرہ بن شعبہ بڑے بھاری پیروکار تھے (تاریخ تمدن اسلامی از جرجی زیدان (۱) ص۱۶۳ اردو ترجمہ)

۲۲۷۔ مقاتل بن سلیمان م۔ ۱۵۰ھ

آپ کی تفسیر مشہور ہے آپ ضحاک بن مزاحم اور عطا سے راوی ہیں۔ محدثین کرام آپ کی حدیثوں سے بچتے ہیں اور آپ کو متروک قرار دیتے ہیں (طبقات ۲/۸۵)

ان کا علم دریا کے مانند ہے۔ کہا شافعی نے ہر شخص تفسیر میں ان کا محتاج تھا۔ وکیع نے کذاب تھا۔ کہا عباس بن مصعب نے کہ مقاتل جامع مسجد مرو میں وعظ کیا کرتا تھا جب جہم وہاں آیا اور دونوں میں عداوت ہوئی تو ہر ایک نے وضعی روایتوں کی کتابیں ایک دوسرے کی رد میں بنائیں۔ کہا جوزجانی نے دجال تھا جسور۔ اس کی کتاب سے خیانت ہوئی (میزان ۳/۱۹۶)

جس کی روایت کرتا ہے ابو النضیر۔ کہا ابن حبان نے کہ یہود و نصاریٰ کی روایتیں تفسیر قرآن میں داخل کرتا تھا۔ اور وضعی حدیثیں بناتا تھا (میزان ۳/۱۹۶) ابی یحییٰ مدینہ میں واقدی بغداد میں اور مقاتل بن سلیمان خراسان میں احادیث گھڑا کرتے تھے (دو اسلام از برق بحوالہ نسائی)

مقدسی دیکھو محمد بن محمد بن طاہر مقدسی۔ (ابو طاہر)

۲۲۸۔ مکحول دمشقی۔ م۔ ۱۱۸ھ (یا بقولے ۱۱۳ھ)

راوی حدیث۔ محدث (غلام عمرو بن سعید بن عاص)
قدریہ تھے اور حدیث روایت میں ضعیف ہیں (طبقات ٥/٥٩)

مندل دیکھو عمر بن قیس

٣٣٩۔ منصور بن عبد الحمید۔ جزری
(عن ابی امامہ باہلی)
کہا ابن حبان نے ایک کتاب روایت کرتا ہے جس میں ٣ سو حدیث ہے کہ اکثر ان میں سے موضوع ہیں۔ نہیں جائز ہے اس سے روایت کرنا (میزان ٢/٢٠٥)

٣٤٠۔ موسیٰ بن عبد الرحمن ثقفی۔ صنعانی
کہا ابن حبان نے دجال ہے۔ وضع کیا اس نے ایک کتاب تفسیر میں سعید ابن جریج عن عطا عن ابن عباس (میزان ٣/٢١١)

٣٤١۔ موسیٰ بن علی بن بندار
امام ذہبی کا خیال ہے کہ باطنیت کی تمام روایتوں کا واضع موسیٰ بن علی بن بندار ہے جس نے ۱۰۰ کے قریب احادیث وضع کیں (دو اسلام از برق صفحہ ٩٢)

٣٤٢۔ موسیٰ بن مطیر
عن ابیہ عنہ ابو داؤد طیالسی
یحییٰ بن معین نے اس کی تکذیب کی ابن حبان نے کہا صاحب عجائب و مناکیر کا راوی ہے۔ کہ ہر سننے والا اس کو موضوع کہے۔ ایک بڑی کتاب اپنے باپ سے روایت کر کے (میزان ٣/٢٢١)

٣٤٣۔ مہلب بن ابی صفرہ
خلیفہ عبد الملک کا سردار لشکر۔ اگرچہ پرہیزگار تھا مگر اس نے اپنے مخالف گروہ خوارج کو شکست دینے کیلئے بکثرت حدیثیں وضع کیں اور ان کو شہرت دی (مقدمہ تذکرۃ الموضوعات صفحہ ٨)

٣٤٤۔ میسرہ بن عبد ربہ

Presented by www.ziaraat.com

فارسی۔ ثم البصری
فضائل سورہ قرآنیہ کا یہی راوی ہے۔ محمد بن عیسیٰ الطباع نے پوچھا تو یہ روایتیں کہاں سے لاتا ہے فضائل قرآن میں۔ تو کہا خود میں نے وضع کیا واسطے ترغیب ناس کے۔ کہا ابن حبان نے یہ روایت کرتا ہے موضوعات کی اثبات سے۔ اور خود وضعی حدیثیں بناتا ہے کہا ابو زرعہ نے یہ حدیثیں اس نے بنائیں فضائل قرآن میں اور کہتا تھا کہ میں خدا سے ثواب کا امیدوار ہوں۔ میسرہ ہی کی ایک کتاب بنائی [illegible] (میزان ٣/٥٢٢) حضور کا خطبہ حجۃ الوداع تمام تر جعلی ہے اور اسی میسرہ کا وضع کردہ ہے (دو اسلام از برق صفحہ ٨٠)

٣٤٥۔ نافع بن ابی نعیم
یکے از قراء سبعہ
کہا ابن عدی نے اس کی ایک کتاب ہے جس میں سو حدیثیں ہوں گی (دمشقی طبقات ٥/٢٤٩)

٣٤٦۔ نافع بن عمرو (المعروف بہ ابو مسعود انصاری)
راوی بخاری
ابن ابی الحدید شرح (ج ١) صفحہ ٣٨٠ میں لکھتے ہیں کہ ابو مسعود علی سے منحرف تھا چنانچہ اسی صفوں پر مسئلہ عدت (حاملہ عورت) پر علی نے ابو مسعود کے خلاف فتویٰ دیا تو اس نے کہا میں جانتا ہوں کہ آخری زمانہ بدتر ہو گا (رجال بخاری)

٣٤٧۔ نعمان بن ثابت (المعروف بہ امام ابو حنیفہ) م: در بغداد رجب یا شعبان ١٥٠ ہجری بعال
فقیہ۔ دیکھئے از فقہائے اربعہ
جزتیم اللہ بن ثعلبہ کے آزاد کردہ غلام۔ آپ حدیث میں ضعیف ہیں۔ صاحب رائے ہیں (طبقات ٦/٢٥٦، ٧/٢٣٢) نیز دیکھو ابو یوسف

٣٤٨۔ نعیم بن سالم
بقول علامہ طاہر گجراتی یہ جعلی حدیثیں گھڑتا تھا (دو اسلام از برق صفحہ ٨١)

٣٤٩۔ نوح بن مریم (ابو عصمہ مروزی) م۔ ١٧٣ھ
عالم و قاضی مرو

کہا حاکم نے وضع کیا ابو عصمہ نے فضائل قرآن میں طولانی احادیث (میزان ج۴ ص۵۴) اور بیان کرنے پر وجہ یہ بیان کی کہ لوگ قرآن سے غافل ہو رہے تھے اس لئے میں نے برنا ضرورت یہ حدیثیں وضع کر دیں تاکہ فقہ ابو حنیفہ اور مغازی محمد ابن اسحاق کی بجائے قرآن پڑھا جائے بحوالہ الامام الصادق ص۳۳۹۔ بخاری نے اسے معلی بن ہلال کے درجہ کا جعل ساز قرار دیا ہے (شرح الفیہ عراقی الفوائد البہیہ فی تراجم حنفیہ ص۲۲۱)

ابن حجر نے اس کی تکذیب کا اجماعی قرار دیا (لسان المیزان)

واحدی — دیکھو زیر عبد الرحمن بن کیسان الاصم

واقدی — ” محمد بن عمر واقدی

۳۵۰۔ وحشی بن حرب۔ حبشی

راوی حدیث (ابوبکر نے خالد کو سیف اللہ کہا جانے کی حدیث بیان کرتا ہے)

قاتل جناب حمزہ بن عبد المطلب ہے۔ پھر مسلمان ہوا مسیلمہ کذاب کا بھی قاتل ہے پھر حمص میں جا بسا۔ حمص میں شراب خواری کرنے پر مار کھائی (گویا اسلام لانے کے بعد بھی اس نے شراب ترک نہیں کی۔ طبقات ج۷ ص۲۸۴ -

۳۵۱۔ وکیع بن جراح

یہ ضعیف راویوں سے روایت لیتے تھے (طبقات ج۶ ص۲۷۵) وکیع کے حالات کے لئے طبقات ج۶ ص۳۹۴ -

۳۵۲۔ وهب بن وهب بن کثیر۔ مدنی قریشی (ابو البختری) م۔ ۲۰۰ھ در بغداد

قاضی بغداد بر عہد ہارون عباسی

کہا ابن معین نے جھوٹ بولتا تھا کہا عثمان بن ابی شیبہ نے مجھے گمان ہے بر قیامت یہی دجال ہوگا۔ کہا خبہ نے اگر اس کو کوئی ایک پیسہ دے دیتا تو (...) حدیثیں بنا دیتا (میزان ج۴ ص[illegible])

آپ حدیث میں اچھے نہ تھے آپ نے منکر حدیثیں بیان کیں لہذا آپ کی حدیثیں چھوڑ دی گئیں (طبقات ج۷ ص[illegible])

Presented by www.ziaraat.com

علامہ ابن جوزی نے اسکو وضاع کہا ہے (دو اسلام از برقعی ص۳)

اس نے ہارون کے سامنے برجستہ روایت بیان کی کہ ہشام نے عروہ سے اور اس نے اپنے باپ کے واسطے سے حضرت عائشہ سے نقل کیا ہے کہ رسول اللہ کبوتر اڑایا کرتے تھے (الامام الصادق والمذاہب اربعہ ص۲۷۶)

ھروی — دیکھو ماموں بن احمد

۳۵۳۔ ہشام بن ابو ہشام (ابو المقدام)

ابو ہشام کا نام زیاد تھا جو عثمان کے آزاد کردہ تھے۔ ہشام حدیث میں ضعیف رہے (طبقات ج۷ ص۲۸۹)

۳۵۴۔ ہشام بن اسماعیل

راوی حدیث

گورنر مدینہ بجناب عبد الملک اموی طبقات ج۵ ص۲۴۶

یہ علی بن حسین کو اور ان کے اہل بیت کو ایذا دیا کرتا تھا منبر پر اس کے متعلق بیان کرتا اور علی کی بدگوئی کرتا تھا۔ (طبقات ج۵ ص۲۴۲)

۳۵۵۔ ہشام بن محمد بن سائب۔ (ابو المنذر) المعروف بہ کلبی م۔ ۲۰۴ھ در کوفہ بعہد جعفر

عالم نساب

کہا احمد نے میں نہیں گمان کرتا کسی نے اس سے حدیث لی ہو۔ [illegible] اس کی تصانیف ۱۵۰ سے زیادہ ہیں (میزان ج۴ ص۵۵)

امام احمد بن حنبل نے کہا اس کی ایک بھی حدیث صحیح نہیں (دو اسلام از برقعی ص[illegible])

کلبی مشہور دروغ گو ہے (سیرۃ النبی شبلی ج۱ ص۴۲ حاشیہ)

یہ حجاج کے معرکے میں محمد بن اشعث کے ساتھ شریک جنگ ہوا۔ عرب کے انساب اور اسلام جاہلیت کے عالم تھے۔ محدثین کہتے ہیں ان کی روایتوں میں بڑا ضعف ہے طبقات ج۶ ص[illegible]

۲۵۶۔ بلال (غلام ربعی)

راوی حدیث (دیکھو زیر عبد المنعم بن عمیر)۔

مجہول ہے سوائے عبد الملک بن عمیر کے کسی نے اس سے روایت نہیں کی علامہ ابن حجر

۲۵۷۔ ہناد بن ابراہیم۔ ابو المظفر۔ نسفی۔ م۔ ۴۶۵ھ کے بعد

اس کی روایتیں بہت ہیں مگر اکثر موضوعات ہیں۔ میزان ۴/۵۵۲

۲۵۸۔ ہشیم بن بشیر۔ سلمی (ابو معاویہ) ۱۰۵۔ ۱۸۳ھ

حافظ۔ احد الاعلام۔ یہ تدلیس کو جائز جانتے تھے۔ ۲۰ ہزار حدیثیں ان کے پاس تھیں (میزان ۴/۳۰۶) کثیر الحدیث ہیں اور کثرت سے تدلیس کرتے ہیں طبقات ۷/۳۲۴

۲۵۹۔ یحییٰ بن ابی انیسہ

عبد اللہ بن عمرو نے کہا زید بن ابی انیسہ کا قول ہے کہ میرے بھائی یحییٰ کی روایت نہ لیا کرو (صحیح مسلم اردو ۱/۱۵) عبد اللہ بن عمرو بیان کرتے ہیں کہ یحییٰ بن انیسہ کذاب تھا (صحیح مسلم اردو ۱/۱۵)

۲۶۰۔ یحییٰ بن سعید۔ اموی

ضعفاء سے روایت کرتے ہیں طبقات ۶/۲۴۴

۲۶۱۔ یحییٰ بن سعید قطان

راوی حدیث

یہ کہتا تھا کہ امام جعفر صادق سے مجالد محبوب تر ہے کیونکہ صادق سے میرے دل میں کچھ کھٹکا ہے (فلک النجاۃ ۲/۳۲۴) حالانکہ یہ مجالد کو ضعیف جانتا تھا (فلک النجاۃ ۲/۳۲۴) گویا یہ امام جعفر صادق کو ضعیف راوی سے بھی کمتر جانتا تھا۔

یحییٰ امام ابو حنیفہ کا معتقد تھا (فلک النجاۃ ۲/۳۲۴) اور امام ابو حنیفہ خود امام جعفر صادق کے شاگرد رہے ہیں۔

۲۶۲۔ یحییٰ بن مسلم (محمد بن مسلم کے بھائی) م۔ عہد موسیٰ عباسی

روایت میں بہت ضعیف تھے (طبقات ۶/۳۲۴)

Presented by www.ziaraat.com

یحییٰ بن موسیٰ بن دینار۔ دیکھو زیر محمد بن عبد اللہ بن عبید بن عمیر لیثی

۲۶۳۔ یحییٰ بن یمان۔ عجلی (ابو زکریا) م رجب ۱۸۹ھ بعہد ہارون

بہت حدیثیں روایت کرتے تھے مگر غلطیاں بھی بہت کرتے تھے طبقات ۶/۲۱۳

۲۶۴۔ یزید بن ابان رقاشی

یہ ضعیف و قدریہ ہیں طبقات ۷/۲۴۲

۲۶۵۔ یزید بن سفیان (ابو المہزم)

ان سے حماد بن سلمہ راوی ہیں۔ شعبہ ان کو ضعیف جانتے ہیں۔ ثابت البنانی کی مسجد میں پڑے رہتے تھے اور بقول شعبہ اگر کوئی ان کو ایک پیسہ دیتا تو ستر حدیثیں بیان کر دیتے (طبقات ۷/۲۵۶)

۲۶۶۔ یزید بن عبد الرحمٰن (ابو خالد الدالانی)

یہ حدیث منکر ہیں۔ طبقات ۶/۲۶۴

یعقوب دیکھو ابو یوسف

۲۶۷۔ یعقوب بن عطا۔

دیکھو زیر "محمد بن عبد اللہ بن عبید بن عمیر۔ لیثی"

۲۶۸۔ یوسف بن خالد بن عمیر۔ سمتی۔ م۔ رجب ۱۸۹ھ [illegible]

سہل بن عمرو بن قریش کنعانی کے آزاد کردہ۔ صحابی رسول

لوگ آپ کی رائے کی وجہ سے آپ کی حدیثوں سے بچتے تھے۔ یہ حدیث میں ضعیف تھے ان کو سمتی ان کی داڑھی اور مخصوص ہیئت اور سمت کی وجہ سے کہا جاتا تھا (طبقات ۷/۲۹۲)

۲۶۹۔ یونس بن یزید۔ ایلی

محدث و علمائے ایلہ (

آپ کثیر الروایت اور کثیر الحدیث ہیں لیکن حجت نہیں کیونکہ اکثر منکر روایات بیان کرتے ہیں۔ طبقات ابن سعد اردو ۷/۵۵۱۔

ضمیمہ ب

(روایات احادیث جو خود اکثریت کے نزدیک ان دروغ گو راویوں نے گھڑی ہیں)

وضعی روایات واحادیث	حوالہ راوی
۱- یہ کہ جب کوئی کلمہ پڑھتا ہے تو ہر لفظ پر ایک پرندہ پیدا ہوتا ہے جس کے پر زمرد کے ہوتے ہیں [illegible] ۔ دو اسلام از برق صـ ۸۸ میں اور چونچ اس کی سونے کی ہوتی ہے ... الخ	
۲- حدیث الدرہم (یعنی اگر ایک درہم کے برابر خون لگا ہو تو دوبارہ نماز پڑھنا پڑتی ہے اور پہلی نماز فاسد ہو جاتی ہے)	روح بن غطیف
۳- غسل جنابت واجب ہے چاہے انزال ہو یا نہ ہو	سعید بن مسیب
۴- یہ کہ عید الفطر کے دن راستوں پر فرشتے کھڑے ہو جاتے ہیں اور ندا کرتے ہیں کہ اے گروہ اسلام پروردگار رحیم کی طرف صبح کو آؤ۔	روح بن غطیف
۵- فضائل القرآن کے متعلق روایتیں قرأت قرآن	میسرہ بن عبدربہ، نوح بن مریم، محمد بن [illegible]
۶- قرآن میں وقف کے نشانات	اسحاق بن ابراہیم بن کاجار
۷- وصال سے قبل عمرہ رجب میں کیا	عبداللہ بن عمر
۸- یہ کہ حج میں مقام جعرانہ سے احرام باندھا جائے	احمد بن عبدہ موسیٰ جنبی
۹- یہ کہ موقع ہجرت غار ثور کے دہانہ پر جالا کا	ابو مصعب مکی، عون بن عمرو

Presented by www.ziaraat.com

وضعی روایات واحادیث	حوالہ راوی
درخت اگ آیا تھا اور کبوتر نے انڈے دیئے تھے	
۱۰- یہ کہ رسول اللہ کبوتر باز تھے	سعید بن فیروز، وھب بن وھب
۱۱- یہ کہ تیر اندازی اور گھوڑ دوڑ کی طرح کبوتر بازی میں بھی مقابلہ جائز ہے۔	غیاث بن ابراہیم نخعی
۱۲- تفصیل بابت واقعہ معراج رسول اللہ	میسرہ بن عبدربہ، نوح بن مریم
۱۳- خطبہ حج الوداع	میسرہ بن عبدربہ
۱۴- یہ کہ پہلی وحی کے نزول پر رسول اللہ ڈر گئے	محمد بن مسلم زہری
۱۵- یہ کہ ابوطالب کفر پر مرے۔	مسیب
۱۶- منقصت علی سے متعلق تمام روایتیں	سمرہ بن جندب، حریز بن عثمان، ابوہریرہ وغیرہ
۱۷- یہ کہ حدیث ثقلین میں قرآن تو وضعی ہے۔	مقالہ ہذا کا صفحہ ۲ کا حاشیہ صـ ۲۵
۱۸- حدیث مدینۃ العلم میں دروازے کے علاوہ دیواریں چھت اور پرنالے بھی ہیں۔	" " " صـ ۲۴
۱۹- یہ کہ کعبہ میں علی کے سوا کوئی اور بھی پیدا ہوا	" " " صـ ۲۵
۲۰- یہ کہ امیر المومنین علاوہ علی کے خلفاء ثلاثہ کے لئے بھی بولنا جائز ہے۔	" " " صـ ۲۳
۲۱- یہ کہ سیف اللہ علی کی بجائے خالد بن ولید ہے۔	" " " صـ ۲۳ وضعی از عرب
۲۲- یہ کہ علی و عباس دونوں بغیر اسلام کے انتقال کریں گے	عروہ بن زبیر
۲۳- یہ کہ علی و عباس دونوں جہنمی ہیں	" "
۲۴- یہ کہ حدیث منزلت میں رسول اللہ نے علی کو ہارون کے بجائے قارون کہا تھا۔	حریز بن عثمان رحبی
۲۵- قرآن کی آیت ومن الناس من یعجبک علی کی شان میں نازل ہوئی	سمرہ بن جندب
۲۶- قرآن کی آیت ومن الناس من یشری - علی	

Presented by www.ziaraat.com

کے قاتل ابن ملجم کی شان میں نازل ہوئی۔	〃
۲۷- علی نے ابوبکر و عمر کے قتل میں اعانت کی۔	عبداللہ بن مسلم
۲۸- یہ کہ جب دو مسلمان لڑیں تو قاتل و مقتول دونوں دوزخی ہیں۔	ابوبکرہ
۲۹- روایات بابتہ فضائل صحابہ	مقالہ ہذا کا صفحہ ۱۰۳ فرمان معاویہ
۳۰- روایت بابتہ عقد ام کلثوم نقل بر سکینہ بنت حسین	زبیر بن بکار - ابوالفرج اصفہانی
۳۱- یہ کہ رسول اللہ کے چار یار ابوبکر عثمان عمر علی ہیں	مقالہ ہذا کا صفحہ ۱۶ حاشیہ ۱۰
۳۲- یہ کہ خدا چار آدمیوں سے یعنی ابوبکر عمر عثمان و علی سے محبت کرتا ہے۔	سلیمان بن [illegible]
۳۳- یہ کہ ابوبکر پہلے مسلمان ہیں۔	مقالہ ہذا کا صفحہ ۱۵ حاشیہ ۱
۳۴- یہ کہ ابوبکر صدیق ہیں	مقالہ ہذا کا صفحہ ۱۵ حاشیہ ۲
۳۵- یہ کہ مسجد نبوی میں ابوبکر کا دروازہ کھلا رکھا گیا۔	عبداللہ بن محمد بن سنان [illegible]
۳۶- یہ کہ روز قیامت اللہ خلائق پر عام طور سے اور ابوبکر کیلئے خاص طور پر اپنا جلوہ دکھائے گا۔	احمد بن محمد بن عمر
۳۷- یہ کہ میرے بعد دین میں ابوبکر و عمر کی پیروی کرو۔	حسن بن عمارہ، سالم بن علاء، عبد المنعم بن بشیر
۳۸- یہ کہ ابوبکر نے خطبہ میں جو سامعہ پڑھا	احمد بن سعید [illegible] عبداللہ [illegible] سعید بن بشیر
۳۹- قصہ عمیر و صاحب [illegible] ابوبکر [illegible]	عبدالرحمن بن عزوان
۴۰- یہ کہ جب ابوبکر کا جنازہ قبر رسول پر پہنچا تو دروازہ خود بخود کھل گیا اور آواز آئی کہ حبیب کو حبیب سے ملا دو	محمد بن محمد بن عطا مقدسی
۴۱- یہ کہ اللہ ابوبکر پر رحم کرے انہوں نے اپنی بیٹی مجھے بیاہی اور بوقت ہجرت میرا ساتھ دیا	مختار بن نافع
۴۲- یہ کہ عتیق ابوبکر کا لقب ہے	مقالہ ہذا کا صفحہ ۱۵ حاشیہ ۳

۴۳- یہ کہ عمر کے خطبہ [illegible] پر اذان کی ابتدا ہوئی۔	محمد بن خالد
۴۴- یہ کہ اگر میرے بعد نبوت ہوتی تو عمر نبی ہوتے۔	مقالہ ہذا کا صفحہ ۱۵ حاشیہ ۴
۴۵- یہ کہ عمر دنیا و آخرت میں میرے ساتھی ہیں	محمد بن زید عقیلی
۴۶- یہ کہ اے معاویہ تو [illegible] اگر کوئی [illegible] پڑھے گا تو اس کا خطاب چشمہ تجھے ملتا رہے گا۔	حسین بن [illegible] حقانی
۴۷- یہ کہ امین سات ہیں اللہ، قلم، اسرافیل، میکائیل، جبرائیل، محمد اور معاویہ	داؤد بن عفان
۴۸- قصہ ابن سبا	سیف بن عمر
۴۹- فضائل ابوبردہ اشعری	عامر بن ابو موسیٰ اشعری
۵۰- فضیلت امام ابوحنیفہ (کہ وہ مجدد وقت تھے)	احمد بن عبداللہ جویباری
۵۱- یہ کہ نبیذ پینا جائز ہے۔	سفیان ثوری، عبداللہ بن مسعود
۵۲- یہ کہ مردے پر پسماندوں کے رونے سے عذاب ہوتا ہے۔	عبداللہ بن عمر
۵۳- فضائل ابو موسیٰ اشعری (بابتہ [illegible])	حبیب بن ابی حبیب
۵۴- روایت بابتہ قطب و ابدال	عطا بن زید
۵۵- حدیث مسح و آثار فی السجود برکتہ	محمد بن مختار بغدادی
۵۶- روایت مفاخرہ	عبدالمنعم بن ادریس
۵۷- اشعار امیہ بن ابی صلت	مقالہ ہذا حاشیہ [illegible] الامیر [illegible] شبلی ۱۴۹

ضمیمہ ج

مشکوک کتب اور ناقابل اعتبار کتابیں جن کی بنیاد جھوٹے راویوں کے بیانات پر رکھی گئی۔

نام کتاب	حوالہ
صحاح ستہ یعنی	
۱۔ صحیح بخاری	محمد بن اسحاق بخزری۔ محمد بن اسماعیل بخاری وغیرہ
۲۔ صحیح مسلم	مسلم بن حجاج قشیری وغیرہ
۳۔ ترمذی شریف	کثیر بن عبداللہ بن عمرو وغیرہ
۴۔ مسند ابوداؤد	بشر بن رافع حارثی وغیرہ
۵۔ سنن نسائی	اسماعیل بن عیاش۔ بشر بن ارطاۃ، بشیر بن جابر وغیرہ
۶۔ سنن ابن ماجہ یا بعض لے	بشر بن رافع حارثی وغیرہ
موطا امام مالک	داؤد بن حصین وغیرہ
جامع ترمذی	عبدالرحمن بن غزوان
سنن امام شافعی	عبداللہ بن محمد بن جعفر
مستدرک	الحاکم۔ عبدالرحمن بن غزوان
تفسیر مجاہد	مجاہد بن جبیر
تفسیر مقاتل	مقاتل بن سلیمان بلخی
تفسیر کشاف	عبدالرحمن بن کیسان الاصم
تفسیر موسیٰ بن عبدالرحمن	موسیٰ بن عبدالرحمن

Presented by www.ziaraat.com

سیرۃ ابن اسحاق	محمد بن اسحاق
ابن ہشام	محمد بن اسحاق عن مسلم زہری، بکائی عبدالرحمن بن غزوان
مغازی ابن اسحاق	محمد بن اسحاق
تمام کتب مغازی	محمد بن اسحاق۔ محمد بن مسلم زہری
فتوح الردہ والجمل و سیر عائشہ	سیف بن عمر تمیمی
تمام کتب کلبی	ہشام بن محمد بن سائب کلبی
تمام کتب امام غزالی	حرب بن اسد
تمام کتب مسعودی	مسعودی
معارف ابن قتیبہ	ابن قتیبہ
تمام کتب صوفیاء۔ مثلاً ۱۔ قوت القلوب۔ ابوطالب ۲۔ بہجۃ الاسرار۔ ابن جہضم ۳۔ حقائق التفسیر۔ سلمی ۴۔ غنیۃ الطالبین۔ شیخ عبدالقادر ۵۔ فصوص الحکم۔ ۶۔ فتوحات مکیہ ۷۔ احیاء العلوم	حرب بن اسد
کتاب شرف المصطفیٰ	عبدالملک نیشاپوری
کتاب العقل	داؤد بن محمد بن محبر
کتاب تفضیل العقل	سلیمان بن عیسیٰ
کتاب العروس	جعفر بن محمد بن علی
کتاب الاغانی	علی بن حسین (ابوالفرج اصفہانی)

Presented by www.ziaraat.com

کتاب جز مغزاة بخاری .. .. محمد بن اسحاق

کتاب الاربعین از ابوبکر بن عیاش ؛ محمد بن حفص

تاریخ طبری - تمام کتب طبری .. - .. محمد بن جریر طبری محمد بن سعد عبدالرحمن بن غزوان

تاریخ ابن خلدون ؛ .. .. .. عبدالرحمن بن غزوان

تاریخ کامل ابن اثیر .. .. عبدالرحمن بن غزوان

طبقات ابن سعد دیگر کتب ابن سعد ـ محمد بن عمر واقدی محمد بن سعد عبدالرحمن بن غزوان

مواہب لدنیہ .. .. قسطلانی

انوار سہیلی ؛ .. .. .. عبدالرحمن بن غزوان

میزان الاعتدال ذہبی .. .. // //

زاد المعاد .. .. // //

اصابہ .. .. // //

حجۃ اللہ البالغہ از محدث دہلوی .. .. .. // //